1

The Message of Forgiveness

مغفرت کا پیغام

Pre-Reading

Being kind is an act which is highly appreciated in society. Can you think of the times you have been kind to the people around you?

پری ریڈنگ مہربان ہونا ایک ایسا عمل ہے جسے معاشرے میں بے حد سراہا جاتا ہے۔ کیا آپ اس وقت کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جب آپ نے اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ مہربانی کی ہے؟

The trait of kindness is a noble one. Any human who possesses empathy in themselves is instinctually kind to the people, animals, and things around them. The act of kindness means doing good deeds, forgiving, and helping a person in time of need. The best way to be kind is to forgive a person who has harmed us.

مہربانی کی خصوصیت ایک عظیم صفت ہے۔ کوئی بھی انسان جو اپنے آپ میں ہمدردی رکھتا ہے وہ فطری طور پر لوگوں، جانوروں اور ان کے آس پاس کی چیزوں کے ساتھ مہربان ہوتا ہے۔ احسان کے عمل سے مراد نیک اعمال کرنا، معاف کرنا اور ضرورت کے وقت کسی شخص کی مدد کرنا ہے۔ مہربان ہونے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو معاف کر دیا جائے جس نے ہمیں نقصان پہنچایا ہے۔

Hazrat Muhammad had gentle manners.

He spoke softly, was kind hearted, and behaved nicely with his family, relatives, and friends. He helped his neighbors, travelers and strangers.

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرم اخلاق کے مالک تھے۔ وہ نرمی سے بات کرتا تھا، مہربان تھا، اور اپنے خاندان، رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا تھا۔ وہ اپنے پڑوسیوں، مسافروں اور اجنبیوں کی مدد کرتا تھا۔

He was loving towards children and showed a lot of respect to elders. Even while dealing with his enemies, he was very fair. He was trusted and respected because of his honest nature.

وہ بچوں سے محبت کرتے تھے اور بڑوں کا بہت احترام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے دشمنوں سے نمٹنے کے دوران بھی، وہ بہت منصفانہ تھا. وہ اپنی ایماندار فطرت کی وجہ سے قابل اعتماد اور قابل احترام تھے۔

The examples of Hazrat Muhammad's forgiving and merciful nature are numerous. When he started preaching the teachings of Allah and many people began to embrace Islam, the Quraish started to feel threatened. They started to mistreat the Muslims, but Hazrat Muhammad still remained calm and steadfast.

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخشش اور مہربان فطرت کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ جب انہوں نے اللہ کی تعلیمات کی تبلیغ شروع کی اور بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کیا تو قریش کو خطرہ محسوس ہونے لگا۔ انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی شروع کر دی لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر بھی پر سکون اور ثابت قدم رہے۔

Instead of taking revenge from his enemies, he forgave them.

اپنے دشمنوں سے بدلہ لینے کے بجائے انہیں معاف کر دیا۔

Similarly, when he went to the city of Taif to preach Islam, the residents made fun of him. They threw stones at him till his feet bled. He was upset about the incident.

اسی طرح جب وہ طائف شہر میں تبلیغ اسلام کے لیے گئے تو مکینوں نے ان کا مذاق اڑایا۔ انہوں نے اس پر پتھر پھینکے یہاں تک کہ اس کے پیروں سے خون بہہ گیا۔ وہ اس واقعے سے پریشان تھا

When an angel was sent by Allah to punish the people of Taif for their cruelty, Hazrat Muhammad told the angel that he had forgiven those people and also blessed them. (Sahih al-Bukhari 3231; Book 59, Hadith 42: Vol. 4, Book 54, Hadith 454)

جب اللہ کی طرف سے طائف کے لوگوں کو ان کے ظلم کی سزا دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا گیا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتے کو بتایا کہ انہوں نے ان لوگوں کو معاف کر دیا ہے اور انہیں برکت بھی دی ہے۔ (صحیح بخاری: 3231) کتاب 59، حدیث 42: جلد 4، جلد 54، حدیث 454

We can learn this lesson from him to be kind to the people around us. We should talk to others politely and help them when they are in need. If the people around us treat us harshly, we should forgive them.

ہم اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ مہربانی کرنے کے لئے اس سے یہ سبق سیکھ سکتے ہیں۔ ہمیں دوسروں سے شائستگی سے بات کرنی چاہئے اور ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کرنی چاہئے۔ اگر ہمارے آس پاس کے لوگ ہمارے ساتھ سخت برتاؤ کرتے ہیں تو ہمیں انہیں معاف کر دینا چاہیے۔

Discussion

What are some of the examples of the merciful nature of Hazrat Muhammad

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربان فطرت کی چند مثالیں کیا ہیں؟

Shabbir Sharif and the Nishan-e-Haider

Do you remember reading about Major Aziz Bhatti and the Nishan-e-Haider military award in Grade 4? It is the highest award that a member of the armed forces can receive. It is given for acts of bravery during combat and only a select few have been awarded it, such as Raja Aziz Bhatti, Tufail Mohammad, and others.

One of those select few is Major Muhammad Shabbir Sharif.

شبیر شریف اور نشان حیدر کیا آپ کو میجر عزیز بھٹی اور گریڈ 4 میں نشان حیدر ملٹری ایوارڈ کے بارے میں پڑھنا یاد ہے؟ یہ سب سے بڑا اعزاز ہے جو مسلح افواج کے رکن کو مل سکتا ہے۔ یہ جنگ کے دوران بہادری کے کاموں کے لئے دیا جاتا ہے اور صرف چند منتخب افراد کو اس سے نوازا گیا ہے، جیسے راجہ عزیز بھٹی، طفیل محمد، اور دیگر۔ ان چند منتخب افراد میں سے ایک میجر محمد شبیر شریف ہیں۔

The Nishan-e-Haider

The Indo-Pakistan War of 1971 lasted only thirteen days. It is one of the shortest wars in history but many people were injured, killed, or displaced during it. During the war, Major Shabbir Sharif was ordered to lead his company of soldiers on a mission to take control of an area of land near what is now the Western border between the two countries. Major Shabbir Sharif led his company to meet their target and then held off attacks from the other side. A few days later, they came under attack again.

نشان حیدر 1971ء کی پاک بھارت جنگ صرف تیرہ دن تک جاری رہی۔ یہ تاریخ کی مختصر ترین جنگوں میں سے ایک ہے لیکن اس کے دوران بہت سے لوگ زخمی، ہلاک یا بے گھر ہوئے۔ جنگ کے دوران، میجر شبیر شریف کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ دونوں ممالک کے مابین مغربی سرحد کے قریب زمین کے ایک علاقے کا کنٹرول حاصل کرنے کے مشن پر اپنے فوجیوں کی ٹیم کی قیادت کریں۔ میجر شبیر شریف نے اپنی کمپنی کو اپنے ہدف کو پورا کرنے کی قیادت کی اور پھر دوسری طرف سے حملوں کو روک دیا۔ کچھ دنوں کے بعد، ان پر دوبارہ حملہ کیا گیا۔

This time the strikes came from the air as well as ground forces. During this battle, when a gunner from his company was injured, Major Shabbir Sharif stepped in to take over. It was while he was firing at the approaching tanks that he was hit and killed. He was awarded the Nishan-e-Haider for his bravery during the battle.

اس بار فضائی اور زمینی افواج کی جانب سے حملے کیے گئے۔ اس لڑائی کے دوران جب ان کی کمپنی کا ایک گنر زخمی ہوا تو میجر شبیر شریف نے ذمہ داری سنبھالی۔ جب وہ قریب آنے والے ٹینکوں پر فائرنگ کر رہا تھا تو اسے نشانہ بنایا گیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ جنگ کے دوران ان کی بہادری پر انہیں نشان حیدر سے نوازا گیا۔

Other key information: On completion of his training, he was awarded the Sword of Honour. He is the only person to have received both the Nishan-e-Haider and the Sitara-e-Jurat. He is regarded as the most decorated officer of the Pakistan Army. He enjoyed playing squash and was a good swimmer.

دیگر اہم معلومات: تربیت مکمل ہونے پر انہیں سولڈ آف آنر سے نوازا گیا۔ وہ نشان حیدر اور ستارہ جرات دونوں حاصل کرنے والے واحد شخص ہیں۔ انہیں پاک فوج کا سب سے زیادہ اعزاز یافتہ افسر مانا جاتا ہے۔ وہ اسکواش کھیلنے سے لطف اندوز ہوتا تھا اور ایک اچھا تیراک تھا۔

More about the armed forces

Most countries have at least some armed forces. Pakistan has huge numbers of army, navy, and military personnel. This is because our population and territories are large. In times of conflict, the Armed Forces are called on to defend Pakistan It takes a lot of courage to fight in a battle.

مسلح افواج کے بارے میں مزید زیادہ تر ممالک کے پاس کم از کم کچھ مسلح افواج ہیں. پاکستان میں فوج، بحریہ اور فوجی اہلکاروں کی بڑی تعداد موجود ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری آبادی اور علاقے بہت بڑے ہیں۔ جنگ کے اوقات میں مسلح افواج کو پاکستان کا دفاع کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے، جنگ میں لڑنے کے لئے بہت ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔

During peacetime, the armed forces continue to train and carry out exercises, so dealing with problems facing the country offers them the chance to put their training into action. For example, when floods destroy homes and leave people stranded, the armed forces are often called in to help.

قیام امن کے دوران مسلح افواج تربیت اور مشقیں جاری رکھتی ہیں لہٰذا ملک کو درپیش مسائل سے نمٹنے سے انہیں اپنی تربیت کو عملی جامہ پہنانے کا موقع ملتا ہے۔ مثال کے طور پر، جب سیلاب گھروں کو تباہ کر دیتا ہے اور لوگوں کو پھنسا دیتا ہے، تو مسلح افواج کو اکثر مدد کے لئے بلایا جاتا ہے۔

Once someone is part of the Armed Forces, they may move up through the ranks New members of the armed forces who are still training are called cadets. Serving members of the armed forces can progress through the following ranks: second lieutenant, lieutenant, captain, major, lieutenant colonel, colonel, brigadier, lieutenant general, general, and field marshal.

ایک بار جب کوئی مسلح افواج کا حصہ بن جاتا ہے تو، وہ صفوں میں آگے بڑھ سکتا ہے، مسلح افواج کے نئے ارکان جو ابھی بھی تربیت حاصل کر رہے ہیں انہیں کیڈٹ کہا جاتا ہے۔ مسلح افواج کے حاضر سروس ارکان درج ذیل عہدوں کے ذریعے ترقی کر سکتے ہیں: سیکنڈ لیفٹیننٹ، لیفٹیننٹ، کیپٹن، میجر، لیفٹیننٹ کرنل، کرنل، بریگیڈیئر، لیفٹیننٹ جنرل، جنرل اور فیلڈ مارشل۔

The Nishan-e-Haider is the highest honour available to members of the armed forces. Nishan-e-Haider means Emblem of the Lion. The second and third highest honours are the Hilal-i-Jurat (Crescent of Courage) and the Sitara-e-Jurat (Star of Courage).

نشان حیدر مسلح افواج کے ارکان کو ملنے والا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ نشان حیدر کا مطلب شیر کی علامت ہے۔ دوسرا اور تیسرا سب سے بڑا اعزاز ہلال جرأت اور ستارہ جرات ہے۔

2 The World in a Wall

ایک دیوار میں دنیا

This extract is from the autobiography, My Family and Other Animals, by Gerald Durrell. Durrell was an expert in studying animals. When he was ten years old, Durrell, his older siblings, and his mother moved to Corfu in Greece to live with Durrell's grown-up brother, Larry. It was here that Durrell began to collect and keep animals as pets.

یہ اقتباس جیرالڈ ڈورل کی سوانح حیات 'مائی فیملی اینڈ دراینیمل' سے لیا گیا ہے۔ ڈورل جانوروں کا مطالعہ کرنے میں ماہر تھا. جب وہ دس سال کا تھا تو، ڈیورل، اس کے بڑے بہن بھائی، اور اس کی والدہ ڈیورل کے بڑے بھائی لیری کے ساتھ رہنے کے لئے یونان کے کورفو چلے گئے۔ یہیں سے ڈیورل نے جانوروں کو پالتو جانوروں کے طور پر جمع کرنا اور رکھنا شروع کیا۔

The crumbling wall that surrounded the garden alongside the house was a rich hunting ground for me. It was an ancient brick wall that had been plastered over, but now this outer skin was green with moss, bulging and sagging with the damp of many winters. The whole surface was an intricate map of cracks, some several inches wide, others as fine as hair. Here and there large pieces had dropped off and revealed the rows of rose-pink bricks lying beneath.

گھر کے ساتھ ساتھ باغ کو گھیرنے والی گرتی ہوئی دیوار میرے لئے شکار کی ایک بھرپور جگہ تھی۔ یہ ایک قدیم اینٹ کی دیوار تھی جس پر پلاسٹر لگایا گیا تھا، لیکن اب یہ بیرونی جلد کائی سے ہرا بھرا ہوا تھا، بہت سے موسم سرما کی نمی کے ساتھ ابھر رہا تھا۔ پوری سطح دراڑوں کا ایک پیچیدہ نقشہ تھی، کچھ کئی انچ چوڑی، کچھ بالوں کی طرح باریک تھیں۔ یہاں اور وہاں بڑے بڑے ٹکڑے گر گئے تھے اور نیچے گلابی اینٹوں کی قطاریں پڑی ہوئی تھیں۔

The inhabitants of the wall were a mixed lot, and they were divided into day and night workers, the hunters and the hunted. At night, the toads and geckos were the hunters.

دیوار کے باشندے ملے جلے تھے، اور وہ دن اور رات مزدوروں، شکاریوں اور شکار کرنے والوں میں تقسیم تھے۔ رات کے وقت، ٹوڈز اور گیکو شکاری تھے۔

Their prey was the population of stupid, absent-minded crane-flies, moths of all shapes and sizes, and rotund beetles hurrying with their night's work By day, it was difficult to tell the difference between the prey and the predators Everything seemed to feed oft everything else. The hunting wasps searched out caterpillars and spiders; the spiders hunted for flies; the dragon-flies fed off the spiders and the flies; and the swift, multi-coloured wall lizards fed off everything

ان کا شکار احمق، غیر حاضر ذہن والی کرین مکھیوں، ہر شکل اور سائز کے کیڑے، اور رات کے کام میں جلدی کرنے والے روٹنڈ بیٹلوں کی آبادی تھی، دن تک، شکار اور شکاریوں کے درمیان فرق بتانا مشکل تھا۔ شکار کرنے والوں نے کیٹر پیلر اور مکڑیوں کی تلاش کی۔ مکڑیاں مکھیوں کا شکار کرتی تھیں۔ اژدھے کی مکھیوں نے مکڑیوں اور مکھیوں کو کھانا کھلایا۔ اور تیز رفتار، کثیر رنگوں والی دیوار چھپکلیوں نے ہر چیز کو کھلا دیا

But my favourites were the shyest members of the wall community who did not seek any attention. They were also the most dangerous; you hardly ever saw one unless you looked for it, and yet there must have been several hundred living in the cracks of the wall. If you gently lifted a piece of the loose plaster away from the brick, there crouching beneath it, would be a little black scorpion an inch long, looking as though he were made out of polished chocolate.

لیکن میرے پسندیدہ وال کمیونٹی کے شرمیلے ترین ارکان تھے جنہوں نے کوئی توجہ نہیں دی۔ وہ سب سے زیادہ خطرناک بھی تھے۔ آپ نے شاید ہی کبھی کسی کو دیکھا ہو جب تک کہ آپ اسے تلاش نہ کریں، اور پھر بھی دیوار کی دراڑوں میں کئی سو لوگ رہ رہے ہوں گے۔ اگر آپ نرمی سے ڈھیلے پلاسٹر کا ایک ٹکڑا اینٹ سے دور اٹھائیں تو اس کے نیچے ایک انچ لمبا چھوٹا سا کالا بچھو ہو گا، ایسا لگتا ہے جیسے وہ پالش شدہ چاکلیٹ سے بنا ہو۔

They were weird-looking things, with their flattened, oval bodies, their neat, crooked legs, the enormous crab-like claws, bulbous and neatly jointed as armour, and the tail like a string of brown beads ending in a sting like a rose-thorn The scorpion would lie there quite quietly as you examined him only raising his tal as a warning sign if you breathed too hard on him.

وہ عجیب و غریب نظر آنے والی چیزیں تھیں، ان کے چپٹے، بیضوی جسم، ان کی صاف ستھری ٹانگیں، کیکڑے جیسے بڑے پنجے، بلب دار اور صاف ستھرے جوڑے ہوئے تھے، اور بھوری موتیوں کی ایک تار کی طرح دم گلاب کے کانٹے کی طرح ڈنک میں ختم ہوتی تھی۔ بچھو وہاں بہت خاموشی سے لیٹ جاتا تھا کیونکہ آپ اسے صرف انتباہ کی علامت کے طور پر اٹھاتے تھے اگر آپ اس پر بہت زیادہ سانس لیتے تھے۔

Then one day, I found a fat female scorpion in the wall, wearing what at first glance appeared to be a pale fawn fur coat. Closer inspection proved that this strange garment was made up of a mass of tiny babies clinging to the mother's back. I was enraptured by this family, and I made up my mind to smuggle them into the house and up to my bedroom so that I might keep them and watch them grow up. With infinite care I moved the mother and family into a matchbox, and then hurried to the villa.

پھر ایک دن، میں نے دیوار میں ایک موٹی مادہ بچھو دیکھی، جس نے پہلی نظر میں پیلا رنگ کا کھال کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ قریب سے معائنہ کرنے سے پتہ چلا کہ یہ عجیب و غریب لباس ماں کی پیٹھ سے چپکے ہوئے چھوٹے بچوں کی ایک بڑی تعداد پر مشتمل تھا۔ میں اس خاندان سے متاثر ہوا، اور میں نے انہیں گھر اور اپنے بیڈ روم میں اسمگل کرنے کا ارادہ کیا تاکہ میں انہیں رکھ سکوں اور انہیں بڑا ہوتے ہوئے دیکھ سکوں۔ لامحدود دیکھ بھال کے ساتھ میں نے ماں اور خاندان کو ماچس باکس میں منتقل کیا، اور پھر جلدی سے ولا میں چلا گیا۔

It was rather unfortunate that just as I entered the door, lunch was served. However, I placed the matchbox carefully on the mantelpiece in the drawing room and made my way to the dining room and joined the family for the meal. Dawdling over my food, feeding Roger surreptitiously under the table and listening to the family arguing, I completely forgot about my exciting new captures.

یہ بد قسمتی کی بات تھی کہ جیسے ہی میں دروازے میں داخل ہوا، دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ تاہم، میں نے میچ باکس کو ڈرائنگ روم میں مینٹل پیس پر احتیاط سے رکھا اور کھانے کے کمرے میں چلا گیا اور کھانے کے لئے خاندان کے ساتھ شامل ہو گیا. اپنے کھانے کے بارے میں سوچتے ہوئے، میز کے نیچے چھپ کر راجر کو کھانا کھلانا اور گھر والوں کی بحث سن کر، میں اپنی دلچسپ نئی تصاویر کے بارے میں مکمل طور پر بھول گیا۔

Oblivious that the end of my happy days was about to come, I watched my eldest brother interestedly as, still talking loudly, he opened the matchbox.

اس بات سے بے خبر کہ میرے خوشی کے دنوں کا اختتام آنے والا ہے، میں نے اپنے بڑے بھائی کو دلچسپی سے دیکھا کیونکہ وہ اب بھی اونچی آواز میں بات کر رہا تھا، اس نے ماچس کا ڈبہ کھولا۔

Now I insist, to this day, that the female scorpion meant no harm. She was nervous and a little annoyed at being shut up in a matchbox for so long, and so she seized the first opportunity to escape. She pulled herself out of the box with great rapidity, her babies clinging on desperately, and scuttled on to the back of Larry's hand. There, not quite certain what to do next, she paused, her sting curved up at the ready. Larry, feeling the movement of her claws, glanced down to see what it was, and from that moment things got increasingly confused.

اب میں آج تک اصرار کرتا ہوں کہ مادہ بچھو کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ وہ اتنے لمبے عرصے تک ماچس کے ڈبے میں بند رہنے پر گھبرائی ہوئی تھی اور تھوڑی ناراض تھی، اور اس لیے اس نے فرار ہونے کے پہلے موقع کا فائدہ اٹھایا۔ اس نے بڑی تیزی کے ساتھ خود کو باکس سے باہر نکالا، اس کے بچے بے چینی سے چپکے ہوئے تھے، اور لیری کے ہاتھ کی پشت پر چڑھ گئے۔ وہاں، بالکل یقین نہیں تھا کہ آگے کیا کرنا ہے، وہ رک گئی، اس کا ڈنک تیار ہونے پر گھوم رہا تھا۔ لیری نے اپنے پنجوں کی حرکت کو محسوس کرتے ہوئے نیچے جھانک کر دیکھا کہ یہ کیا ہے، اور اس لمحے سے چیزیں تیزی سے الجھن کا شکار ہو گئیں۔

He uttered a roar of fright that brought Roger out from beneath the table, barking wildly. With a flick of his hand, he sent the unfortunate scorpion flying down the table, and she landed midway between Margo and Leslie, scattering babies like confetti as she thumped on the cloth.

اس نے خوف کی ایک گڑگڑاہٹ کہی جس نے راجر کو میز کے نیچے سے باہر نکالا اور زور زور سے بھونک رہا تھا۔ اپنے ہاتھ کے جھٹکے سے اس نے بد قسمت بچھو کو میز سے نیچے اتارا اور وہ مارگو اور لیسلی کے درمیان میں اتر گئی اور کپڑے پر تھپڑ مارتے ہوئے بچوں کو کنفیٹی کی طرح بکھیر رہی تھی۔

And with that there was a rapid change from peace to chaos: thoroughly enraged at this treatment, the creature sped towards Leslie, her sting quivering with emotion. Leslie leapt to his feet, overturning his chair, and flicked out desperately with his napkin, sending the scorpion rolling across the cloth towards Margo, who promptly let out a scream that any railway engine would have been proud to produce.

اوراس کے ساتھ ہی امن سے افراتفری کی طرف تیزی سے تبدیلی آئی: اس سلوک پر پوری طرح غصے میں، مخلوق لیسلی کی طرف دوڑ گئی، اس کا ڈنک جذبات سے کانپ رہا تھا۔ لیسلی نے اپنی کرسی پلٹتے ہوئے اپنے پیروں پر چھلانگ لگائی اور اپنے نیپکن کے ساتھ بے تابی سے باہر نکل گیا اور بچھو کو کپڑے کے پار مارگو کی طرف بھیج دیا، جس نے فوری طور پر ایک ایسی چیخ نکالی جس پر ریلوے کا کوئی بھی انجن فخر محسوس کر سکتا تھا۔

'Eek! Look out! Look out! They're coming!' screamed Margo.

'All we need is a book,' roared Leslie; 'don't panic, hit them with a book.'

''ہاں! باہر دیکھو! باہر دیکھو! وہ آرہے ہیں!' مارگو نے چیخ کر کہا۔ "ہمیں صرف ایک کتاب کی ضرورت ہے،" لیسلی نے گڑگڑا کر کہا۔ 'گھبرائیں نہیں، انہیں کتاب سے ماریں۔'

Mother, completely bewildered by this sudden and rapid change from peace to chaos, put on her glasses and peered down the table to see what was causing the pandemonium, and at that moment Margo, in a vain attempt to stop the scorpion's advance, hurled a glass of water at it.

امن سے افراتفری کی طرف اس اچانک اور تیزی سے ہونے والی تبدیلی سے مکمل طور پر پریشان ماں نے اپنا گلاس پہنا اور ٹیبل کے نیچے جھانک کر دیکھا کہ ہنگامہ آرائی کی وجہ کیا ہے، اور اسی لمحے مارگو نے بچھو کی پیش قدمی کو روکنے کی ناکام کوشش میں اس پر پانی کا گلاس پھینک دیا۔

The shower of water missed the animal completely, but successfully drenched Mother, who, not being able to stand cold water, promptly lost her breath and sat gasping at the end of the table, unable to protest even.

پانی کی بارش نے جانور کو مکمل طور پر کھو دیا، لیکن کامیابی سے بھیگی ہوئی ماں، جو ٹھنڈے پانی کو برداشت کرنے کے قابل نہیں تھی، فوری طور پر اپنی سانس کھو بیٹھی اور میز کے آخر میں بیٹھ گئی، یہاں تک کہ احتجاج کرنے سے بھی قاصر تھی۔

'Get a knife, hit them with a book!' shouted Larry. "That boy will kill the lot of us! Bah! Look at the table, knee deep in scorpions! Kill them.'

'چاقو لے لو، انہیں کتاب سے مارو!' لیری نے چیخ کر کہا۔ "وہ لڑکا ہم میں سے بہت سے لوگوں کو مار ڈالے گا! نہیں! ٹیبل کو دیکھو، بچھوؤں میں گھٹنے کی گہرائی! انہیں مار ڈالو۔"

'Oh no! Don't hurt them. I'll catch them, I pleaded until, eventually, backed up by Mother, Leslie's suggestion that the whole lot be killed was quashed.

نہیں! انہیں تکلیف نہ دیں۔ میں انہیں پکڑ لوں گا، میں نے التجا کی، یہاں تک کہ آخر کار، ماں کی حمایت میں، لیزلی کی اس تجویز کو رد کر دیا گیا کہ پورے لوگوں کو قتل کر دیا جائے۔''

By the time a certain amount of order had been restored, all the baby scorpions had hidden themselves under various plates and bits of cutlery. The results of this incident were numerous. While the family, still feeling angry and frightened, moved to the sitting room, I spent half an hour rounding up the babies, picking them up in a teaspoon, and returning them to their mother's back. Then I carried them outside on a saucer and, reluctantly, released them on the garden wall. Roger and I went and spent the afternoon on the hillside, for I felt it would be wise to allow the family to have a break before seeing them again.

جب تک آرڈر کی ایک خاص مقدار بحال ہو چکی تھی، تمام بچھو خود کو مختلف پلیٹوں اور کٹلری کے ٹکڑوں کے نیچے چھپا چکے تھے۔اس واقعے کے نتائج بے شمار تھے۔جب فیملی اب بھی غصے اور خوف کا شکار تھی، بیٹھنے والے کمرے میں چلی گئی، تو میں نے آدھا گھنٹہ بچوں کو گھیرنے، انہیں ایک چائے کے چمچ میں اٹھانے اور ان کی ماں کی پیٹھ پر واپس کرنے میں گزارا۔ پھر میں انہیں ایک طشتری پر باہر لے گیا اور ہچکچاہٹ کے ساتھ انہیں باغ کی دیوار پر چھوڑ دیا۔ راجر اور میں نے دوپہر پہاڑی کے کنارے گزاری، کیونکہ میں نے محسوس کیا کہ انہیں دوبارہ دیکھنے سے پہلے فیملی کو وقفہ دینا دانشمندانہ ہو گا۔

Larry developed a phobia about matchboxes. But, from my point of view, the worst repercussion of the whole affair was that Mother decided to try to stop me from exploring the animal world.

لیری نے ماچس بکس کے بارے میں ایک فوبیا پیدا کیا۔ لیکن، میرے نقطہ نظر سے، اس سارے معاملے کا بدترین نتیجہ یہ تھا کہ ماں نے مجھے جانوروں کی دنیا کی کھوج کرنے سے روکنے کی کوشش کرنے کا فیصلہ کیا.

'You are running wild again. It is high time you received a little more education,' she said. 'I'm getting you a tutor.'

Gerald Durrell (adapted)

''تم پھر سے جنگلی ہو رہے ہو۔اب وقت آ گیا ہے کہ آپ کو تھوڑی زیادہ تعلیم حاصل ہو۔"میں تمہیں ایک استاد دے رہا ہوں۔"جیرالڈ ورل (موافق)

Challenge

Pick out three of Gerald's descriptive phrases about scorpions. How does he feel about scorpions?

چیلنج بچھوؤں کے بارے میں جیرالڈ کے تین وضاحتی جملے منتخب کریں۔ وہ بچھوؤں کے بارے میں کیسا محسوس کرتا ہے؟

About the Author

Gerald Durrell (1925-1995) was an English naturalist, zookeeper, conservationist, author, and television presenter, but he is perhaps best remembered for the books he wrote about his life os an animal collector and enthusiast. Durrell was taken to a zoo when he was very young and he said that this was when his lifelong love of animals began.

جیرالڈ ڈورل (1925-1995) ایک انگریز ماہر فطرت، چڑیا گھر کی دیکھ بھال کرنے والے، تحفظ پسند، مصنف اور ٹیلی ویژن پیش کار تھے، لیکن شاید انہیں ان کتابوں کی وجہ سے یاد کیا جاتا ہے جو انہوں نے جانوروں کو جمع کرنے اور شوقین کے طور پر اپنی زندگی کے بارے میں لکھی تھیں۔ ڈورل کو ایک چڑیا گھر میں لے جایا گیا جب وہ بہت چھوٹا تھا اور اس نے کہا کہ یہ وہ وقت تھا جب جانوروں سے اس کی زندگی بھر کی محبت شروع ہوئی۔

Stopping by Woods on a Snowy Evening

Whose woods these are I think I know.

His house is in the village though;

He will not see me stopping here To watch his woods fill up with snow.

My little horse must think it queer To stop without a farmhouse near, Between the woods and frozen lake The darkest evening of the year.

He gives his harness bells a shake To ask if there is some mistake. The only other sound's the sweep Of easy wind and downy flake.

The woods are lovely, dark and deep. But I have promises to keep, And miles to go before I sleep, And miles to go before I sleep.

Robert Lee Frost

ایک برفانی شام پر ووڈز کے پاس رکنا جس کے جنگل ہیں مجھے لگتا ہے کہ میں جانتا ہوں۔ حالانکہ ان کا گھر گاؤں میں ہے۔ وہ مجھے یہاں رکتے ہوئے نہیں دیکھے گا تاکہ اپنے جنگلوں کو برف سے بھرا ہوا دیکھ سکوں۔ میرے چھوٹے گھوڑے کو یہ سوچنا عجیب لگتا ہے کہ قریب میں فارم ہاؤس کے بغیر رکنا، جنگل اور منجمد جھیل کے درمیان سال کی تاریک ترین شام۔ وہ اپنے ہارنس کی گھنٹیاں ہلا کر پوچھتا ہے کہ کیا کوئی غلطی ہوئی ہے۔ واحد دوسری آواز آسان ہوا اور نیچے کی جھونکی ہے۔ جنگل خوبصورت، تاریک اور گہرے ہیں. لیکن میرے پاس وعدے پورے کرنے ہیں، سونے سے پہلے میلوں کا سفر کرنا ہے، اور سونے سے پہلے میلوں کا سفر کرنا ہے۔ رابرٹ لی فراسٹ

About the Poet

Robert Lee Frost (1874-1963) was born in San Francisco. He was a poet, a teacher, and also a farmer. He won two Pulitzer Prizes for his poetry.

شاعر رابرٹ لی فراسٹ (1874-1963) سان فرانسسکو میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ شاعر، استاد اور کسان بھی تھے۔ انہوں نے اپنی شاعری کے لئے دو پلٹزر انعام جیتے۔

3 Does He Remember?

کیااسے یاد ہے؟

Moin stood at the It was firmly locked. On the wall beside the gate, there was a large round button. Above the button, there was a sign that said: 'BELL'. Moin had already pressed it once but he now pressed it again. He had thought about climbing over the gate and entering the compound, but he knew that the large sign on the gate meant what it said:

معین اس مقام پر کھڑا تھا جو مضبوطی سے بند تھا۔ گیٹ کے ساتھ والی دیوار پر ایک بڑا گول بٹن لگا ہوا تھا۔ بٹن کے اوپر ایک نشان تھا جس پر لکھا تھا: 'بیل'۔ معین نے پہلے ہی اسے ایک بار دبایا تھا لیکن اب اس نے اسے دوبارہ دبایا۔ اس نے دروازے پر چڑھنے اور احاطے میں داخل ہونے کے بارے میں سوچا تھا، لیکن وہ جانتا تھا کہ گیٹ پر بڑے نشان کا مطلب کیا ہے:

BEWARE OF DOGS

Below the lettering of this sign someone had scrawled:

کتوں سے ہوشیار رہو اس نشان کے حروف کے نیچے کسی نے لکھا تھا:

THEY WILL HAVE YOU FOR BREAKFAST

Moin thought this was amusing, but he also knew that it might be true, judging by the barking he could hear coming from the house. He was not going to take the risk and become food for these creatures Besides, he was now too old to be climbing over gates Perhaps the dogs bad heard the bell ringing again or possibly they had sensed their preu for the bouing became more frantic It was not a yelp or a howl. but a deep throated and prolonged bouing The animals were obviously hungry

وہ آپ کو ناشتے کے لئے لے کر آئیں گے معین نے سوچا کہ یہ مضحکہ خیز ہے، لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ سچ ہو سکتا ہے، اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ گھر سے آنے والی بھونکنے کی آواز سن سکتا ہے۔ وہ خطرہ مول لینے والا نہیں تھا اور ان جانداروں کے لیے خوراک بننے والا نہیں تھا، اس کے علاوہ، وہ اب اتنا بوڑھا ہو چکا تھا کہ دروازوں پر چڑھ نہیں سکتا تھا، شاید کتوں نے دوبارہ گھنٹی بجنے کی آواز سنی ہو یا شاید انہوں نے محسوس کیا ہو کہ بونگ کے لیے ان کی پیش گوئی مزید پریشان ہو گئی تھی۔ لیکن ایک گہرا گلا اور لمبے عرصے تک چیختے رہنے والے جانور واضح طور پر بھوکے تھے۔

Moin waited and mused about the old days. He shifted from one foot to the other thinking about all the occasions he had visited this very house. Those were the good old days. Nobil was such good company And those dogs of his, they were little puppies then. How he had teased them! How time had moved on! He was an adult now.

معین انتظار کر رہا تھا اور پرانے دنوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں پر منتقل ہو گیا اور اس گھر میں آنے والے تمام مواقع کے بارے میں سوچتا رہا۔ وہ اچھے پرانے دن تھے. نبیل اتنی اچھی کمپنی تھی اور اس کے وہ کتے، وہ اس وقت چھوٹے کتے تھے۔ اس نے انہیں کس طرح تنگ کیا تھا! وقت کیسے گزر گیا تھا! اب وہ بالغ ہو چکا تھا۔

At last, just as Moin was becoming a Little annoyed, an old man came scurrying out of the side door of the house. He appeared, with his urgent shuffle, to be hurrying, but he took forever to reach the gate. On this seemingly long trip he searched all the while in one pocket after another. When he finally reached the gate, his smile indicated that he had found what he had been looking for the key to the padlock.

آخر کار، جیسے ہی معین تھوڑا سا ناراض ہو رہا تھا، ایک بوڑھا آدمی گھر کے سائیڈ دروازے سے باہر آیا۔ وہ اپنی فوری حرکت کے ساتھ جلد بازی میں دکھائی دے رہا تھا، لیکن اسے گیٹ تک پہنچنے میں ہمیشہ کے لیے وقت لگ گیا۔ اس بظاہر لمبے سفر میں اس نے ایک کے بعد ایک جیب میں سارا وقت تلاش کیا۔ آخر کار جب وہ گیٹ پر پہنچا، تو اس کی مسکراہٹ نے اشارہ کیا کہ اسے وہ مل گیا ہے جو وہ تالے کی چابی تلاش کر رہا تھا۔

The old man fumbled with the keys, and in due course opened the lock. The heavy gate squeaked and screeched, as it was swung open with some difficulty.

بوڑھا شخص چابیوں کے ساتھ جھوم اٹھا، اور مقررہ وقت پر تالا کھول دیا۔ بھاری دروازہ چیخ رہا تھا اور چیخ رہا تھا، کیونکہ یہ کچھ مشکل سے کھلا ہوا تھا۔

The old man stood to one side to let Moin in. He then used some effort to heave the gate shut again. It was apparent that the gate had not been opened in a long while.

بوڑھا شخص معین کو اندر جانے دینے کے لیے ایک طرف کھڑا تھا۔ اس کے بعد اس نے گیٹ کو دوبارہ بند کرنے کے لئے کچھ کوشش کی۔ یہ واضح تھا کہ دروازہ کافی عرصے سے نہیں کھولا گیا تھا۔

Moin waited for the old man to lock the gate-more fumbling-then he followed him to the front door.

معین اس بوڑھے شخص کے گیٹ کو بند کرنے کا انتظار کر رہا تھا اور پھر وہ اس کے پیچھے سامنے والے دروازے کی طرف چلا گیا۔

The baying from the depths of the house reached new heights. Moin was determined to keep close to the old man, staying a step behind him.

گھر کی گہرائیوں سے نکلنے والا جھونکا نئی بلندیوں پر پہنچ گیا۔ معین نے اس بوڑھے شخص کے قریب رہنے کا تہیہ کر رکھا تھا اور اس سے ایک قدم پیچھے رہ گیا تھا۔

On entering the hall, Moin was shown into a large, dark living room. The heavy curtains on the windows kept out the light. Although it was three o'clock in the afternoon, and there was bright sunlight outside, a table lamp in one corner emitted a dull glow that partially illuminated a small section of the room. Moin could just make out the figure of someone sitting on the sofa near the lamp.

ہال میں داخل ہوتے ہی معین کو ایک بڑے اندھیرے کمرے میں دکھایا گیا۔ کھڑکیوں پر لگے بھاری پردے روشنی کو دور رکھتے تھے۔ اگرچہ دوپہر کے تین بج رہے تھے اور باہر تیز دھوپ تھی، لیکن ایک کونے میں ایک ٹیبل لیمپ سے ہلکی سی چمک نکل رہی تھی جس نے کمرے کے ایک چھوٹے سے حصے کو جزوی طور پر روشن کر دیا تھا۔ معین صرف چراغ کے قریب صوفے پر بیٹھے کسی شخص کی تصویر بنا سکتا تھا۔

'Hello, dear Moin,' came a greeting from the shadowy form. 'It's been many years.'

'Ah, Nabil! Is that you?' asked Moin nervously.

'Yes,' came the reply.

''ہیلو، پیارے معین،" سایہ دار شکل سے سلام آیا۔ "کئی سال ہو گئے ہیں۔ ""اوہ نبیل! کیا یہ تم ہو؟" معین نے گھبرا کر پوچھا۔ "ہاں۔" جواب آیا۔

The baying continued, but since there was no visible movement in the room, Moin was hopeful that the hounds were behind a secure door somewhere. But he was not completely convinced that this was true.

بینگ جاری رہی، لیکن چونکہ کمرے میں کوئی حرکت نظر نہیں آ رہی تھی، اس لیے معین کو امید تھی کہ شکاری کہیں محفوظ دروازے کے پیچھے ہوں گے۔ لیکن وہ مکمل طور پر قائل نہیں تھا کہ یہ سچ ہے.

Moin edged forward, towards Nabil.

معین نے نبیل کی طرف پیش قدمی کی۔

'Wait there, Moin!' said Nabil. 'The dogs have been locked in the bedroom, but old Ballubari is asleep here beside me.'

''وہیں ٹھہرو، معین!"نبیل نے کہا۔"کتوں کو بیڈروم میں بند کر دیا گیا ہے، لیکن بوڑھا بلو باری یہاں میرے بغل میں سو رہا ہے۔

'Ballubari?' said Moin, aghast, stopping dead in his tracks. 'The old Ballubari? The dog I used to tease when he was just a pup?'

''بلو باری؟"معین نے حیرت سے کہا اور اپنی پٹریوں پر مردہ حالت میں رک گیا۔"پرانی بلو باری؟ جس کتے کو میں اس وقت تنگ کرتا تھا جب وہ صرف ایک کتا تھا؟"

'Yes,' replied Nabil. 'You remember Ballubari.'

''ہاں۔"نبیل نے جواب دیا۔"تمہیں بلو باری یاد ہے۔"

'I... I do,' stuttered Moin. 'It's... it's been a long time. I hope you have him on a leash. I remember I used to worry him no end!'

"میں... میں کرتا ہوں،"معین نے کہا۔"یہ ہے... یہ ایک طویل وقت ہو گیا ہے. مجھے امید ہے کہ آپ اسے پکڑ لیں گے۔ مجھے یاد ہے کہ میں اسے پریشان کرتی تھی، کوئی انتہا نہیں!'

'I don't think he will remember that far back,' said Nabil. 'He is old and blind now, and likes to sleep. And, by the way, no, he is not on a leash.'

''مجھے نہیں لگتا کہ اسے اتنی یاد ہو گی،"نبیل نے کہا۔"وہ اب بوڑھا اور اندھا ہے، اور سونا پسند کرتا ہے۔ اور، ویسے، نہیں، وہ پٹہ پر نہیں ہے۔"

'Can you be sure?' asked Moin.

''کیا آپ یقین کر سکتے ہیں؟"معین نے پوچھا۔

'Sure of what?' asked Nabil. 'That he is asleep? You can hear him snoring, can't you?'

''یقین ہے کیا؟"نبیل نے پوچھا۔"کیا وہ سو رہا ہے؟"تم اسے خراٹے لیتے ہوئے سن سکتے ہو، ہے نا؟"

'No, no!' whispered Moin. 'Are you sure that he does not remember me?'

''نہیں، نہیں!"معین نے سرگوشی سے کہا۔"تمہیں یقین ہے کہ وہ مجھے یاد نہیں کرتا؟"

Just then the snoring stopped abruptly. The dark form on the sofa stirred. A large head was raised, and two great nostrils sniffed the air loudly. Nabil and Moin did no make a sound.

تبھی خراٹے اچانک بند ہو گئے۔ صوفے پر سیاہ شکل ہل گئی۔ ایک بڑا سر اٹھایا گیا اور دو بڑے نتھنوں نے زور زور سے ہوا کو سونگھ لیا۔ نبیل اور معین نے کوئی آواز نہیں نکالی۔

Then there was chaos.

پھرافراتفری مچ گئی۔

The dark form leapt into the air, urgently scrambling to get off the sofa. A snarling, raging Ballubari, leaping forward towards Moin, drowned out the baying from the distant bedroom.

اندھیری شکل نے ہوامیں چھلانگ لگائی اور فوری طور پر صوفے سے اترنے کی کوشش کی۔ معین کی طرف چھلانگ لگاتے ہوئے بلوباری نے دور کے بیڈروم سے چھلانگ لگادی۔

'Stop him! Do something!' screamed Moin, as he too scrambled behind a large armchair.

اسے روکو! کچھ کرو!' معین نے چیخ کر کہا، جب وہ بھی ایک بڑی کرسی کے پیچھے دوڑ رہا تھا۔''

Nabil acted just in time. He threw himself on top of the dog, pinning it firmly to the floor, slowing it down. Moin saw his chance, and took to his heels immediately, heading straight for the front door. Nabil could not keep the writhing animal trapped for very long; it was almost as big as he was, and much stronger. Moin reached for the door handle, wrenched it down, pulled open the door, and shot outside, slamming the door firmly behind him. It was not a moment too soon. Looking over his shoulder, as he raced for the gate, Moin saw Ballubari's great paws up against the windowpanes next to the door. The animal's large, unseeing eyes blazed like garnets, and his teeth were bared. His ferocious barks and growls had encouraged the other dogs to bay louder. It seemed as if all the dogs of the neighbourhood had joined in the cacophony.

نبیل نے بس وقت پر کام کیا۔اس نے خود کو کتے کے اوپر پھینک دیا، اسے مضبوطی سے فرش پر لٹکا دیا، اسے آہستہ کر دیا۔ معین نے موقع کو دیکھا اور فوری طور پر اپنی ایڑیوں پر چڑھ گیا اور سیدھا سامنے کے دروازے کی طرف چلا گیا۔ نبیل اس جانور کو زیادہ دیر تک پھنسا نہیں رکھ سکا۔ یہ تقریباً اتنا ہی بڑا تھا جتنا وہ تھا، اور بہت مضبوط تھا. معین دروازے کے ہینڈل کے پاس پہنچا، اسے نیچے اتارا، دروازہ کھولا، اور باہر گولی چلائی اور اپنے پیچھے مضبوطی سے دروازے کو ٹکر ماری۔ یہ ایک لمحہ بھی جلدی نہیں تھا. اپنے کندھے پر نظر ڈالتے ہوئے، جیسے ہی وہ گیٹ کی طرف دوڑ رہا تھا، معین نے دیکھا کہ بلوباری کے بڑے پنجے دروازے کے بغل میں کھڑکیوں کے شیشے سے ٹکرا رہے ہیں۔اس جانور کی بڑی بڑی، نظر نہ آنے والی آنکھیں گارنیٹ کی طرح جل رہی تھیں، اور اس کے دانت ٹوٹے ہوئے تھے۔اس کی وحشیانہ چھالوں اور گڑگڑاہٹ نے دوسرے کتوں کو زور سے بولنے کی ترغیب دی تھی۔ایسا لگ رہا تھا جیسے محلے کے سبھی کتے اس شور شرابے میں شامل ہو گئے ہوں۔

Moin leaped up and over the gate, like an athlete in his prime, and collapsed in a heap on the dusty ground. He stood up shakily, and still breathless, dusted his jacket and trousers with trembling hands. From his pocket he took a large white handkerchief and wiped the sweat off his brow.

معین نے گیٹ پر چھلانگ لگائی، جیسے کوئی ایتھلیٹ اپنے پرائم میں تھا، اور دھول بھری زمین پر ایک ڈھیر میں گر گیا۔ وہ تیزی سے کھڑا ہوا، اور اب بھی سانس لے رہا تھا، کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اپنی جیکٹ اور پتلون کو دھول جھونک رہا تھا۔اس نے اپنی جیب سے ایک بڑا سفید رومال نکالا اور اپنے منہ سے پسینہ پونچھ لیا۔

'Bye, Nabil!' he called out and waved, as he hastily made his way down the road, without even turning to look. 'I'll call you sometime. Perhaps we can meet in town one day?'

الوداع، نبیل!"اس نے پکارااور ہاتھ ہلایااور جلد بازی میں سڑک پر چلا گیا، یہاں تک کہ اس نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔"میں تمہیں کبھی فون کروں گا۔ شاید ہم ایک دن شہر میں مل سکتے ہیں؟"

They never did see each other again.

انہوں نے ایک دوسرے کو دوبارہ کبھی نہیں دیکھا۔

4 Robinson Crusoe

4رابنسن کروسو

Robinson Crusoe is the name of a book by Daniel Defoe. Daniel Defoe was born in 1660. His father was a butcher, and Daniel Defoe worked at a number of trades before he started to write, at the age of forty. He wrote poems and occasionally wrote criticisms of the government. Sometimes he was sent to prison. When he was nearly sixty, he wrote the story of Robinson Crusoe. It was a great success, and has been popular with children ever since. It is the first great English novel. In this short piece from the book, Robinson Crusoe tells us how he became shipwrecked.

رابنسن کروسوڈینیئل ڈیفو کی ایک کتاب کا نام ہے۔ڈینیئل ڈیفو1660 میں پیدا ہوا تھا.اس کے والد ایک قصائی تھے،اور ڈینیئل ڈیفو نے چالیس سال کی عمر میں لکھنا شروع کرنے سے پہلے متعدد کاروباروں میں کام کیا۔انہوں نے نظمیں لکھیں اور کبھی کبھار حکومت پر تنقید بھی کی۔ کبھی کبھار اسے جیل بھیج دیا جاتا تھا۔جب وہ تقریباساٹھ سال کا تھا تو اس نے رابنسن کروسو کی کہانی لکھی۔یہ ایک بڑی کامیابی تھی،اور تب سے بچوں میں مقبول ہے. یہ پہلا عظیم انگریزی ناول ہے۔کتاب کے اس مختصر ٹکڑے میں،رابنسن کروسو ہمیں بتاتا ہے کہ وہ کس طرح جہاز تباہ ہو گیا۔

Je started off on our voyage in good weather, although it was very hot. WA After about twelve days, however, a violent tornado came from the north. The waves rose high, the skies were black, and the wind howled through the sails. Two members of the crew were washed overboard, and after a day or two the ship began to leak. We changed our course and sailed out of the hurricane but the next day a second terrible storm attacked us. We could see the shore of some unknown land but the sea was very rough, the rain dashed down, and we were afraid to approach close to the land.

جی نے ہمارے سفر کا آغاز اچھے موسم میں کیا،حالانکہ یہ بہت گرم تھا۔تاہم،تقریبا بارہ دنوں کے بعد،شمال سے ایک پر تشدد طوفان آیا۔لہریں اونچی ہو گئیں،آسمان سیاہ ہو گیا،اور ہوا کشتیوں سے گزر رہی تھی۔عملے کے دو ارکان جہاز میں بہہ گئے اور ایک یا دو دن بعد جہاز لیک ہونا شروع ہو گیا۔ہم نے اپنا راستہ تبدیل کیا اور طوفان سے باہر نکل آئے لیکن اگلے دن ایک دوسرے خوفناک طوفان نے ہم پر حملہ کیا۔ہم کسی نامعلوم زمین کے ساحل کو دیکھ سکتے تھے لیکن سمندر بہت سخت تھا،بارش ختم ہو گئی تھی،اور ہم زمین کے قریب پہنچنے سے ڈرتے تھے۔

Our only hope was to clamber into a small boat and try to row to the shore. Four of us managed to get the boat into the sea and we jumped into it. We rowed with all our might but the waves were like mountains. We struggled on, but at last a gigantic wave, greater than all the others, hurled our little boat into the air and it sank beneath us.

ہماری واحد امید یہ تھی کہ ہم ایک چھوٹی کشتی میں سوار ہو کر ساحل تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ہم میں سے چار کشتی کو سمندر میں لے جانے میں کامیاب رہے اور ہم نے اس میں چھلانگ لگا دی۔ ہم نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ کشتی چلائی لیکن لہریں پہاڑوں کی طرح تھیں۔ہم نے جدوجہد کی،لیکن آخر کار ایک بہت بڑی لہر،جو دوسروں سے زیادہ بڑی تھی،نے ہماری چھوٹی سی کشتی کو ہوا میں پھینک دیا اور وہ ہمارے نیچے ڈوب گئی۔

I'm a good swimmer and for an hour and a half I battled in that stormy sea. As I caught sight of the coast, a huge wave would lift me up and carry me out to the sea again. I tried to reach the shore again and again; and I was thrown away by the raging seas again and again. At last, I was hurled towards the shore and fell down exhausted on the sand.

میں ایک اچھا تیراک ہوں اور ڈیڑھ گھنٹے تک میں اس طوفانی سمندر میں لڑتا رہا۔ جیسے ہی میری نظر ساحل پر پڑی، ایک بہت بڑی لہر مجھے اوپر اٹھاتی اور مجھے دوبارہ سمندر میں لے جاتی۔ میں نے بار بار ساحل تک پہنچنے کی کوشش کی۔ اور مجھے بار بار سمندر میں پھینک دیا گیا۔ آخر کار، مجھے ساحل کی طرف پھینک دیا گیا اور ریت پر تھک کر گر گیا۔

The night was dark without a star in the sky and I knew that lying on the sand would be dangerous. I crawled away from the sea as fast as I could and came to some bushes and trees. I didn't know what wild animals there would be in the forest so I climbed up one of the trees and made myself comfortable between two great branches. There I slept the night as well as I could.

آسمان میں ستارے کے بغیر رات اندھیری تھی اور میں جانتا تھا کہ ریت پر لیٹنا خطرناک ہوگا۔ میں جتنی جلدی ہو سکے سمندر سے رینگ تا رہا اور کچھ جھاڑیوں اور درختوں کے پاس آیا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ جنگل میں کون سے جنگلی جانور ہوں گے لہذا میں ایک درخت پر چڑھ گیا اور خود کو دو بڑی شاخوں کے درمیان آرام دہ بنایا۔ وہاں میں رات بھر سوتا رہا۔

In the morning I looked out across the sea and there was our ship, a quarter of a mile away from the shore. I came down the tree and found a stream where I drank some of the cool fresh water. I lay down and slept again. The sun was high in the sky when I woke up. I resolved to go out to the ship and to try and bring back some things which would be useful to me on the island.

صبح میں نے سمندر کے اس پار دیکھا تو ساحل سے ایک چوتھائی میل کی دوری پر ہمارا جہاز تھا۔ میں درخت سے نیچے آیا اور ایک نہر دیکھی جہاں میں نے کچھ ٹھنڈا تازہ پانی پیا۔ میں لیٹ گیا اور دوبارہ سو گیا۔ جب میں بیدار ہوا تو آسمان پر سورج بلند تھا۔ میں نے جہاز پر جانے اور کچھ چیزیں واپس لانے کی کوشش کرنے کا ارادہ کیا جو جزیرے پر میرے لئے مفید ہوں گی۔

I plunged into the sea and made for the ship. At last after a hard swim I managed to reach it, and discovered a rope hanging over the side. With great difficulty I pulled myself up the rope and reached the deck. The storm had damaged everything. There were broken masts and torn sails and pieces of rope all over the ship. I went down into the cabins and found an axe. On deck again, I cut the masts and ropes and made myself a small raft. I managed to get this raft into the sea and tie it to the vessel with a rope. I found some of the seamen's boxes on board and filled them with stores-bread, rice, and cheese. All these I piled on to the raft and, having found a broken oor, I cast off from the vessel and started for the shore. When I reached the sand, I carried the things up on to dry land.

میں سمندر میں ڈوب گیااور جہاز کے لئے تیار ہوا۔ آخر کار ایک سخت تیراکی کے بعد میں اس تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا،اور ایک طرف سے لٹکی ہوئی ایک رسی ملی۔ بڑی مشکل سے میں نے خود کو رسی کھینچی اور ڈیک پر پہنچ گیا۔ طوفان نے سب کچھ تباہ کر دیا تھا۔ پورے جہاز پر ٹوٹی ہوئی چادریں اور ٹوٹی ہوئی کشتیاں اور رسی کے ٹکڑے تھے۔ میں کیبن میں گیااور مجھے ایک کلہاڑی ملی۔ ڈیک پر، میں نے ایک بار پھر ماسٹ اور رسیوں کو کاٹ دیااور خود کو ایک چھوٹا سا بیڑا بنالیا۔ میں اس کشتی کو سمندر میں لے جانے میں کامیاب رہااور اسے رسی سے کشتی سے باندھ دیا۔ میں نے جہاز پر سمندری باشندوں کے کچھ ڈبے دیکھے اور انہیں اسٹورز سے بھر دیا-روٹی، چاول اور پنیر۔ یہ سب میں کشتی پر چڑھ گیااور ایک ٹوٹا ہوا دروازہ دیکھ کر میں نے کشتی سے اتر کر ساحل کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب میں ریت پر پہنچا، تو میں چیزوں کو خشک زمین پر لے گیا۔

The next morning I walked along the shore and up a little hill. From there I could see that I was on an island. I was a prisoner, without a friend in the world! There was no one living on the island but wild beasts.

اگلی صبح میں ساحل کے ساتھ ساتھ ایک چھوٹی سی پہاڑی پر چلا گیا۔ وہاں سے میں دیکھ سکتا تھا کہ میں ایک جزیرے پر ہوں۔ میں ایک قیدی تھا، دنیا میں کوئی دوست نہیں تھا! جزیرے پر جنگلی جانوروں کے سوا کوئی نہیں رہتا تھا۔

The next day, I went back across the sea and brought more stores from the ship. Every day I toiled. I brought tools, wood, rope, nails, sails, and clothes; guns and ammunition; and sugar and flour and bread. In one of the wooden boxes I found gold and silver coins. The sunshine made them sparkle.

اگلے دن، میں سمندر کے پار واپس گیااور جہاز سے مزید دکانیں لے آیا۔ میں نے ہر روز محنت کی. میں اوزار، لکڑی، رسی، ناخن، کشتیاں اور کپڑے لاتا تھا۔ بندوقیں اور گولہ بارود۔ اور چینی، آٹااور روٹی۔ لکڑی کے ڈبوں میں سے ایک میں مجھے سونے اور چاندی کے سکے ملے۔ دھوپ نے انہیں جگمگا دیا۔

'What use are you to me?' I asked. 'Everyone in the world desires you but me.'

''تم مجھ سے کیا فائدہ اٹھا رہے ہو؟''میں نے پوچھا۔"دنیا میں ہر کوئی تجھے چاہتا ہے سوائے میرے۔"

When I got back to my island I noticed that the sky was black. Great clouds rolled up from the west, the rain poured down. I saw the ship out at sea rise and then sink beneath a huge wave.

جب میں اپنے جزیرے پر واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ آسمان سیاہ تھا۔ مغرب کی طرف سے بڑے بڑے بادل منڈلا رہے تھے، بارش برس رہی تھی۔ میں نے جہاز کو سمندر میں اٹھتے ہوئے دیکھا اور پھر ایک بڑی لہر کے نیچے ڈوب گیا۔

During the next few months I busied myself in making a house with a strong stockade round it. I used one of the sails from the ship for the roof. I cut down tree trunks and carried them to the house, and slowly built a strong stockade to keep out wild animals.

اگلے چند مہینوں کے دوران میں نے ایک ایسا گھر بنانے میں خود کو مصروف کر لیا جس کے ارد گرد ایک مضبوط اسٹاک تھا۔ میں نے جہاز سے ایک کشتی کو چھت کے لئے استعمال کیا۔ میں نے درختوں کے تنوں کو کاٹ کر گھر تک پہنچایا، اور آہستہ آہستہ جنگلی جانوروں کو دور رکھنے کے لیے ایک مضبوط ذخیرہ بنایا۔

The months passed in hard work, and one day I set out to explore the whole island. The journey took me three days, and when I got to the other side of the island I found a delightful valley. There were wild grapes and limes, and I collected a quantity of these and took them back to my house.

مہینے سخت محنت میں گزر گئے، اور ایک دن میں پورے جزیرے کو تلاش کرنے کے لئے نکلا. اس سفر میں مجھے تین دن لگے، اور جب میں جزیرے کے دوسری طرف پہنچا تو مجھے ایک خوشگوار وادی ملی۔ وہاں جنگلی انگور اور لیموں تھے، اور میں نے ان کی ایک مقدار جمع کی اور انہیں واپس اپنے گھر لے گیا۔

One day, in the forest not far from my house. I found some wild goats. I was just about to shoot one when I saw at my feet a baby goat. I picked it up and carried it home with me. In a few days it became quite tame, and after that it never left my side.

ایک دن، جنگل میں، جو میرے گھر سے زیادہ دور نہیں تھا۔ مجھے کچھ جنگلی بکریاں ملیں۔ میں ابھی ایک گولی مارنے ہی والا تھا کہ میں نے اپنے پیروں پر ایک بکری کا بچہ دیکھا۔ میں نے اسے اٹھایا اور اپنے ساتھ گھر لے گیا۔ کچھ ہی دنوں میں یہ کافی حد تک ٹھنڈا ہو گیا، اور اس کے بعد اس نے کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا۔

After a year or two on the island. I decided to make a small boat. I chose the wood carefully, and cut and worked the timber for many months. I made a sail from some of the canvas I had brought on shore from the ship, and with a good wind the boat sailed well.

جزیرے پر ایک یا دو سال کے بعد. میں نے ایک چھوٹی کشتی بنانے کا فیصلہ کیا. میں نے لکڑی کا انتخاب احتیاط سے کیا، اور لکڑی کو کاٹ کر کئی مہینوں تک کام کیا۔ میں نے جہاز سے ساحل پر لائے گئے کچھ کینوس سے ایک کشتی بنائی، اور اچھی ہوا کے ساتھ کشتی اچھی طرح سے چل پڑی۔

I taught myself how to make pots out of mud, and how to make thern hard and durable by burning them. I grew some corn and rice, and also some wheat, and I taught myself to make bread. My life on the island was a happy one: I had a good house, plenty to eat, and plenty of work to do. One day I was walking along the sea-shore thinking about my home across the seas, when I suddenly looked down. There, on the sand in front of me, was a clear footprint: it was not mine, but the footprint of another man!

میں نے اپنے آپ کو سکھایا کہ مٹی سے برتن کیسے بنائے جاتے ہیں، اور انہیں جلا کر کس طرح سخت اور پائیدار بنانا ہے۔ میں نے کچھ مکئی اور چاول، اور کچھ گیہوں بھی اگائے، اور میں نے خود کو روٹی بنانا سکھایا۔ جزیرے پر میری زندگی خوشگوار تھی: میرے پاس ایک اچھا گھر تھا، کھانے کے لئے بہت کچھ تھا، اور کرنے کے لئے بہت سا کام تھا. ایک دن میں سمندر کے کنارے اپنے گھر کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک نیچے کی طرف دیکھا۔ وہاں، میرے سامنے ریت پر، ایک واضح قدم کا نشان تھا: یہ میرا نہیں تھا، بلکہ ایک اور آدمی کے قدموں کے نشان تھا!

Extract from Robinson Crusoe by Daniel Defoe (adapted)

ڈینیئل ڈیفو کی طرف سے رابنسن کروسو سے اقتباس (موافق)

About the Author

Daniel Defoe (1660-1730) was an English merchant, writer, journalist and spy, as well as a novelist and poet. He wrote on many topics, both fiction and non-fiction. Robinson Crusoe is his best-known novel.

ڈینیئل ڈیفو (1660-1730) ایک انگریز تاجر، مصنف، صحافی اور جاسوس ہونے کے ساتھ ساتھ ناول نگار اور شاعر بھی تھے۔ انہوں نے فکشن اور نان فکشن دونوں موضوعات پر لکھا۔ رابنسن کروسو ان کا سب سے مشہور ناول ہے۔

35

Sour Grapes

کھٹے انگور

A fox was trotting on one day, And just above his head He saw a vine with lovely grapes, Rich, ripe, and purple-red;

ایک دن ایک لومڑی تڑپ رہی تھی اور اس کے سر کے بالکل اوپر اس نے ایک انگور دیکھی جس میں خوبصورت انگور تھے، امیر، پکے ہوئے اور جامنی سرخ۔

Eager, he tried to snatch the fruit, But, ah! It was too high; Poor Reynard had to give it up, And heaving a deep sigh,

بے چین ہو کر اس نے پھل چھیننے کی کوشش کی، لیکن آہ! یہ بہت اونچا تھا۔ بیچارے رینارڈ کو اسے چھوڑنا پڑا، اور ایک گہری سانس لیتے ہوئے،

He curled his nose and said, 'Dear me! I would not waste an hour Upon such mean and common fruit I'm sure those grapes are sour!'

اس نے اپنی ناک جھکا کر کہا، 'پیارے مجھے! میں ایک گھنٹہ بھی ضائع نہیں کروں گا اس طرح کے معمولی اور عام پھل پر مجھے یقین ہے کہ وہ انگور کھٹے ہیں!

'Tis thus we often wish thro' life When seeking wealth and pow'r; And when we fail, say, like the fox, 'We're sure the grapes are sour!'

اس طرح ہم اکثر دولت اور ثواب کی تلاش میں زندگی کی خواہش کرتے ہیں۔ اور جب ہم ناکام ہو جاتے ہیں، تو لومڑی کی طرح کہو، 'ہمیں یقین ہے کہ انگور کھٹے ہیں!'

Anonymous

گمنام

About the Poem

The poem Sour Grapes is based on a fable by Aesop. Fables are imaginary tales or myths; usually these have a moral message. Do you know any other fables?

نظم کے بارے میں ترش انگور ایسوپ کے ایک افسانے پر مبنی ہے۔ افسانے خیالی کہانیاں یا افسانے ہیں۔ عام طور پر ان کا ایک اخلاقی پیغام ہوتا ہے۔ کیا آپ کسی اور افسانے کو جانتے ہیں؟

In order to keep the lines to a certain length, the poet has used certain words instead of others. In the first line, for example, the poet says that the fox was trotting or, he does not use the word along. The word on has only one syllable whereas along has two. This is why the poet has also used an apostrophe instead of a vowel in the words curl'd, 'tis, and pow'r.

سطروں کو ایک خاص لمبائی تک رکھنے کے لئے شاعر نے دوسروں کے بجائے کچھ الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ مثال کے طور پر پہلی سطر میں شاعر کہتا ہے کہ لومڑی تڑپ رہی تھی یا وہ اس لفظ کا استعمال نہیں کرتا۔ لفظ میں صرف ایک حرف ہے جبکہ ساتھ میں دو حرف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شاعر نے کرل، تیس اور پوور کے الفاظ میں صوت کے بجائے اپوسٹروف کا استعمال بھی کیا ہے۔

5-Collecting Things

5-چیزیں جمع کرنا

Have you ever thought about making a collection of something? Collecting has always been a pleasant pastime for millions of children all over the world. The world is so full of interesting things that quite often children, and adults too, become interested in collecting.

کیاآپ نے کبھی کسی چیز کا مجموعہ بنانے کے بارے میں سوچا ہے؟جمع کرنا ہمیشہ دنیا بھر میں لاکھوں بچوں کے لئے ایک خوشگوار مشغلہ رہا ہے۔دنیا دلچسپ چیزوں سے اتنی بھری ہوئی ہے کہ اکثر بچے اور بڑے بھی جمع کرنے میں دلچسپی لیتے ہیں۔

What kind of things do people collect? The answer to this is 'anything and everything'; there is no rule that says a particular kind of object must not be collected. Stamps, shells, butterflies, hats, feathers, leaves, stones, matchbox covers, antiques, plates, costumes, cars, and a thousand and one other things are collected by people in every corner of the world.

لوگ کس طرح کی چیزیں جمع کرتے ہیں؟اس کا جواب 'کچھ بھی اور سب کچھ' ہے۔ایسا کوئی قاعدہ نہیں ہے جو کہتا ہو کہ کسی خاص قسم کی چیز کو جمع نہیں کیا جانا چاہئے۔ڈاک ٹکٹ،خول،تتلیاں، ٹوپیاں،پنکھے،پتے،پتھر،ماچس بکس کور،نوادرات،پلیٹیں،ملبوسات،کاریں اور ایک ہزار اور ایک دوسری چیزیں دنیا کے ہر کونے میں لوگوں کی طرف سے جمع کی جاتی ہیں۔

Some people begin a collection as a hobby; it is an enjoyable way to spend a rain afternoon or some free time. Quite often what starts off as a hobby or pastime develops into a more serious study or even a profession. For example, a child who is interested in stamps may, in adult life, want to work with stamps. One who collects old coins may, later on, become interested in history and archaeology; a collector of flowers may become a botanist.

کچھ لوگ شوق کے طور پر مجموعہ شروع کرتے ہیں۔یہ بارش کی دوپہر یا کچھ خالی وقت گزارنے کا ایک خوشگوار طریقہ ہے۔اکثر جو مشغلہ یا مشغلہ کے طور پر شروع ہوتا ہے وہ زیادہ سنجیدہ مطالعہ یا یہاں تک کہ ایک پیشے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔مثال کے طور پر،ایک بچہ جو ڈاک ٹکٹوں میں دلچسپی رکھتا ہے،بالغ زندگی میں،ڈاک ٹکٹوں کے ساتھ کام کرنا چاہتا ہے۔جو شخص پرانے سکے جمع کرتا ہے،وہ بعد میں تاریخ اور آثار قدیمہ میں دلچسپی لے سکتا ہے۔پھولوں کو جمع کرنے والا نباتات دان بن سکتا ہے۔

How does a person start a collection? This is not as easy a question as it seems. First of all, you have to decide what you are going to collect. You will, of course, b influenced by a number of things. In the end, you will want to collect something the you are interested in. Your decision will depend on whether the things you wish to collect are available near you. For example, it is no use collecting seashells if you live miles away from the sea, seldom visit the seaside, and know no one living ne the sea who might send you seashells. It is no use collecting flowers if you seldom visit a garden or the countryside.

ایک شخص ایک مجموعہ کیسے شروع کرتا ہے؟ یہ اتنا آسان سوال نہیں ہے جتنا لگتا ہے۔ سب سے پہلے، آپ کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ آپ کیا جمع کرنے جا رہے ہیں. یقیناً، آپ بہت سی چیزوں سے متاثر ہوں گے. آخر میں، آپ کچھ ایسا جمع کرنا چاہیں گے جس میں آپ دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ کا فیصلہ اس بات پر منحصر ہوگا کہ جو چیزیں آپ جمع کرنا چاہتے ہیں وہ آپ کے قریب دستیاب ہیں یا نہیں۔ مثال کے طور پر، اگر آپ سمندر سے میلوں دور رہتے ہیں، شاذ و نادر ہی سمندر کے کنارے جاتے ہیں، اور سمندر میں رہنے والے کسی بھی شخص کو نہیں جانتے ہیں جو آپ کو سمندر کے خول بھیج سکتا ہے تو سمندر کے خول جمع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے. اگر آپ شاذ و نادر ہی کسی باغ یا دیہی علاقوں کا دورہ کرتے ہیں تو پھول جمع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

One of the reasons why stamp collecting was so popular is because stamps were easily obtained; most people had friends in distant places who wrote letters to them. Quite often children became interested in writing to a penfriend, a person whom they had never met and who lived in a foreign country. When an envelope with a colourful stamp arrives in the post you might say, 'What a lovely stamp! It's a pity to throw it away.' That stamp then becomes the first in your collection. It is the start of a new and interesting hobby.

ڈاک ٹکٹ جمع کرنا اتنا مقبول ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ ڈاک ٹکٹ آسانی سے حاصل کیے جاتے تھے۔ زیادہ تر لوگوں کے دور دراز علاقوں میں دوست تھے جو انہیں خطوط لکھتے تھے۔ اکثر بچوں کو ایک پین فرینڈ کو لکھنے میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے، ایک ایسا شخص جس سے وہ کبھی نہیں ملے تھے اور جو کسی بیرونی ملک میں رہتا تھا۔ جب ایک رنگین ڈاک ٹکٹ کے ساتھ ایک لفافہ پوسٹ میں آتا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں، 'کیا خوبصورت ڈاک ٹکٹ ہے! اسے پھینک دینا افسوس کی بات ہے۔" اس کے بعد یہ ڈاک ٹکٹ آپ کے مجموعے میں پہلا بن جاتا ہے۔ یہ ایک نئے اور دلچسپ شوق کا آغاز ہے.

Here are some tips to start a collection of flowers:

1. Never pick more flowers than you need for study.

2. Some of the things you will need:

a. a notebook

b. a pencil

C. an album or scrapbook

d. two pieces of hardboard (approx. 25 cm x 20 cm)

e. clean newspaper

f. a magnifying glass (useful but not essential)

3. Practise drawing so that you can copy a leaf or a flower with accuracy and speed.

پھولوں کا مجموعہ شروع کرنے کے لئے یہاں کچھ تجاویز ہیں:1. مطالعہ کے لئے ضرورت سے زیادہ پھول کبھی نہ چنیں.2. آپ کو جن چیزوں کی ضرورت ہو گی ان میں سے کچھ: ایک نوٹ بک ب. ایک پنسل .C ایک البم یا اسکریپ بک .d ہارڈ بورڈ کے دو ٹکڑے (تقریباً 25 سینٹی میٹر x 20 سینٹی میٹر) ای. صاف اخبار .f میگنفائنگ گلاس (مفید لیکن ضروری نہیں).3 ڈرائنگ کی مشق کریں تاکہ آپ درستگی اور رفتار کے ساتھ پتے یا پھول کی کاپی کر سکیں۔

There are many ways of keeping a collection. Stamps may be put into an album; stones or bottles will have to be kept in cabinets or in boxes; and flowers can be pressed and pasted into a scrapbook.

مجموعہ رکھنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ ڈاک ٹکٹوں کو البم میں ڈالا جا سکتا ہے۔ پتھروں یا بوتلوں کو الماریوں یا ڈبوں میں رکھنا ہو گا۔ اور پھولوں کو دبایا اور اسکریپ بک میں چسپاں کیا جا سکتا ہے۔

Preserving flowers and leaves is quite easy. When you have picked the sample you want, place it on a sheet of newspaper. Place the newspaper on a sheet of hardboard, On top of the flower put another piece of newspaper and another piece of hardboard. Put a few heavy books on top and leave it for a few days. If the flower or the leaves are juicy you may need to change the newspaper. The flower will be ready to put into your album in about two weeks.

پھولوں اور پتوں کو محفوظ کرنا کافی آسان ہے۔ جب آپ اپنی مطلوبہ نمونہ منتخب کر لیں تو، اسے اخبار کی شیٹ پر رکھیں۔ اخبار کو ہارڈ بورڈ کی چادر پر رکھیں۔ پھول کے اوپر اخبار کا ایک اور ٹکڑا اور ہارڈ بورڈ کا ایک اور ٹکڑا رکھیں۔ کچھ بھاری کتابوں کو اوپر رکھیں اور اسے کچھ دنوں کے لئے چھوڑ دیں۔ اگر پھول یا پتے رس دار ہیں تو آپ کو اخبار تبدیل کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ پھول تقریباً دو ہفتوں میں آپ کے البم میں ڈالنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔

When the flower has been taken out of the press, place it on some clean paper. Fix it with tiny drops of glue or with strips of gummed paper. Paste the whole page in your album.

جب پھول کو پریس سے نکال لیا جائے تو اسے کسی صاف کاغذ پر رکھ دیں۔ اسے گوند کے چھوٹے قطروں کے ساتھ یا گم شدہ کاغذ کی پٹیوں کے ساتھ ٹھیک کریں۔ اپنے البم میں پورے صفحے کو چسپاں کریں

In addition to putting samples of flowers in your record book, you will have to make notes about the flowers. You can record the name, when and where it was found, its size, the colour and shape, and any other detail you wish.

پھولوں کے نمونے اپنی ریکارڈ بک میں ڈالنے کے علاوہ، آپ کو پھولوں کے بارے میں نوٹ بنانا ہو گا. آپ نام، کب اور کہاں پایا گیا، اس کا سائز، رنگ اور شکل، اور کوئی بھی دوسری تفصیلات جو آپ چاہتے ہیں ریکارڈ کر سکتے ہیں۔

If you are good at drawing, you can make drawings of the flowers and the plants that they come from.

Here is a page from a flower record book:

اگر آپ ڈرائنگ میں اچھے ہیں تو، آپ پھولوں اور پودوں کی ڈرائنگ بنا سکتے ہیں جن سے وہ آتے ہیں۔ پھولوں کے ریکارڈ کی کتاب کا ایک صفحہ یہ ہے:

Challenge

Can you think of some more examples of hobbies that could turn into professions?

چیلنج کیا آپ مشاغل کی کچھ اور مثالوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جو پیشوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں؟

The Skylark

دی اسکائی لارک

The earth was green, the sky was blue: I saw and heard one sunny morn A skylark hang between the two, A singing speck above the corn;

زمین سبز تھی، آسمان نیلا تھا: میں نے دیکھا اور سنا کہ ان دونوں کے درمیان ایک اسکائی لارک لٹکا ہوا ہے، مکئی کے اوپر ایک گانا گا رہا ہے۔

A stage below, in gay accord, White butterflies danced on the wing, And still the singing skylark soared, And silent sank, and soared to sing.

ایک اسٹیج کے نیچے، ہم جنس پرستوں کے ساتھ، سفید تتلیاں پنکھوں پر رقص کر رہی تھیں، اور پھر بھی گاتی ہوئی اسکائی لارک بلند ہو گئی، اور خاموش ہو گئیں، اور گانے کے لیے بلند ہو گئیں۔

The cornfield stretched a tender green To right and left beside my walks; I knew he had a nest unseen Somewhere among the million stalks.

مکئی کے کھیت نے میری چہل قدمی کے ساتھ دائیں اور بائیں طرف ایک نرم سبز رنگ پھیلایا۔ میں جانتا تھا کہ اس کا ایک گھونسلہ ہے جو لاکھوں ڈنڈوں میں کہیں نظر نہیں آتا۔

And as I paused to hear his song, While swift the sunny moments slid, Perhaps his mate sat listening long, And listened longer than I did.

Christina Rossetti

اور جیسے ہی میں ان کا گانا سننے کے لیے رکی، دھوپ کے لمحات تیزی سے پھسل رہے تھے، شاید ان کا ساتھی لمبے وقت تک بیٹھ کر سن رہا تھا اور مجھ سے زیادہ دیر تک سن رہا تھا۔ کرسٹینا روسیٹی

6-Perseus and the Gorgon

پرسیوس اور گورگون

In the Northern skies, if you look up on a clear night, you can see a constellation of stars called Perseus. The constellation is named after a Greek hero.

شمالی آسمان میں، اگر آپ ایک صاف رات کو دیکھتے ہیں، تو آپ کو ستاروں کا ایک مجمع نظر آتا ہے جسے پرسیس کہا جاتا ہے. مجمع النجوم کا نام ایک یونانی ہیرو کے نام پر رکھا گیا ہے

When he was a baby, Perseus and his mother, Danae, were sent away to an island called Serifos. A kind man called Dictys allowed them to live on his land. Dictys' brother, Polydectes, was the king of the island. Polydectes was a cruel and evil tyrant.

جب وہ ایک بچہ تھا تو، پرسیئس اور اس کی ماں، ڈینی کو سیریفوس نامی جزیرے پر بھیج دیا گیا تھا۔ ڈکٹس نامی ایک مہربان شخص نے انہیں اپنی زمین پر رہنے کی اجازت دی۔ ڈکٹس کا بھائی پولی ڈیکٹس جزیرے کا بادشاہ تھا۔ پولیڈیکٹس ایک ظالم اور ظالم ظالم تھا۔

Perseus grew up into a strong young man. He worked hard on the land and was very protective of his mother.

پرسیئس ایک مضبوط نوجوان کے طور پر بڑا ہوا۔ انہوں نے زمین پر سخت محنت کی اور اپنی ماں کی بہت حفاظت کی۔

One day, the mean king passed by their house and saw Perseus' mother. He wanted to marry her. He was not a good man, so Perseus tried to protect his mother.

ایک دن بادشاہ ان کے گھر سے گزرا اور اس نے پرسیوس کی ماں کو دیکھا۔ وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ وہ ایک اچھا آدمی نہیں تھا، لہذا پرسیوس نے اپنی ماں کو بچانے کی کوشش کی۔

The king became angry because he was used to getting whatever he wanted 'How can I get rid of this irritating man?' thought Polydectes. He plotted to send Perseus away in disgrace so that he would never return to Serifos.

بادشاہ کو غصہ آگیا کیونکہ وہ جو چاہتا تھا اسے حاصل کرنے کا عادی تھا 'میں اس پریشان کن شخص سے کیسے چھٹکارا پا سکتا ہوں؟' پولی ڈیکٹس نے سوچا۔ اس نے پرسیس کو ذلت میں دور بھیجنے کی سازش کی تاکہ وہ کبھی بھی سیریفوس واپس نہ آئے۔

Perseus knew that he had angered Polydectes so he was surprised to get an invitation to a banquet. The invitation made it clear that the king expected everyone to bring him a horse as a present.

پرسیئس جانتا تھا کہ اس نے پولی ڈیکٹس کو ناراض کر دیا تھا لہذا وہ ضیافت کا دعوت نامہ ملنے پر حیران تھا۔ دعوت نامے نے یہ واضح کر دیا کہ بادشاہ کو توقع تھی کہ ہر کوئی اسے ایک گھوڑا تحفے کے طور پر لائے گا۔

Perseus did not have a horse and he could not afford to buy one. 'What shall I do?' he wondered. It would be disrespectful to refuse the invitation so he would have to go to the banquet without a gift. He hoped that the king would be understanding.

پرسیس کے پاس گھوڑا نہیں تھا اور وہ گھوڑا خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔ "میں کیا کروں؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔ دعوت سے انکار کرنا توہین آمیز ہو گا لہذا اسے بغیر کسی تحفے کے ضیافت میں جانا پڑے گا۔ اسے امید تھی کہ بادشاہ سمجھ جائے گا۔

When Perseus arrived at the banquet, he realized that the king was not going to let him off. Everyone was lined up and one by one they gave their gifts to the king. When it came to Perseus' turn, the king spoke loudly, 'Ha, Perseus, where have you hidden the horse you have got for me?'

جب پرسیوس ضیافت میں پہنچا تو اسے احساس ہوا کہ بادشاہ اسے چھوڑنے والا نہیں ہے۔ ہر کوئی قطار میں کھڑا تھا اور ایک ایک کر کے انہوں نے بادشاہ کو اپنے تحفے دیئے۔ جب پرسیئس کی باری آئی تو بادشاہ نے اونچی آواز میں کہا، 'ہا، پرسیئس، تم نے وہ گھوڑا کہاں چھپایا ہے جو تم نے میرے لیے لایا ہے؟

The other guests laughed along with the king. One said, 'Oh Perseus, don't you know our customs?'

بادشاہ کے ساتھ دوسرے مہمان بھی ہنسنے لگے۔ ایک نے کہا، 'اوہ پرسیس، کیا تم ہمارے رسم و رواج کو نہیں جانتے؟

Perseus felt embarrassed. Everyone in the great hall was looking at him. Without thinking about the consequences, he made a rash promise, 'King Polydectes, I have no gift for you today, but I promise that I will bring you another gift. Whatever you like, just name it and I will bring it!'

پرسیوس کو شرمندگی محسوس ہوئی۔ بڑے ہال میں ہر کوئی اسے دیکھ رہا تھا۔ نتائج کے بارے میں سوچے بغیر اس نے جلدی سے وعدہ کیا، 'بادشاہ پولی ڈیٹس، آج میرے پاس آپ کے لیے کوئی تحفہ نہیں ہے، لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کے لیے ایک اور تحفہ لاؤں گا۔ جو کچھ بھی تمہیں پسند ہے، بس اس کا نام رکھو اور میں اسے لاؤں گا!'

The king looked delighted. He knew he could use this opportunity to get rid of Perseus. He said, 'That is kind, Perseus. I know exactly what I want.' He smiled menacingly, 'Bring me the head of Medusa.'

بادشاہ بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اس موقع کو پرسیئس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ اس نے کہا، "یہ مہربانی ہے، پرسیوس. میں جانتا ہوں کہ میں کیا چاہتا ہوں." وہ خوفناک انداز میں مسکرایا، 'مجھے میڈوسا کا سر لے آؤ۔

Everyone gasped. Perseus nodded and bowed. 'It shall be done,' he said confidently and then he went to his seat at the banqueting table. He tried hard to keep his lace from showing how worried he felt.

سب کانپ اٹھے۔ پرسیئس نے سر ہلایا اور جھک گیا۔ "یہ ہو جائے گا،" اس نے اعتماد سے کہا اور پھر وہ ضیافت کی میز پر اپنی نشست پر چلا گیا۔ اس نے اپنے لیس کو یہ ظاہر کرنے سے روکنے کی بہت کوشش کی کہ وہ کتنا پریشان محسوس کرتا ہے۔

The whole kingdom lived in fear of Medusa and her sisters. They were gorgons: monstrous, terrifying creatures who lived in a cave and preyed on anyone who came near them. Instead of hair, they had snakes growing out of their heads. Unlike her sisters, Medusa was mortal and could, in theory, be killed, In reality, no one had ever come close to being able to defeat her. Anyone who looked directly at Medusa's face was instantly turned to stone. How would a young man be able to defeat her?

پوری سلطنت میڈوسا اور اس کی بہنوں کے خوف میں رہتی تھی۔ وہ غنڈے تھے: خوفناک، خوفناک مخلوق جو ایک غار میں رہتے تھے اور ان کے قریب آنے والے کسی بھی شخص کا شکار کرتے تھے۔ بالوں کے بجائے، ان کے سروں سے سانپ بڑھ رہے تھے۔ اپنی بہنوں کے برعکس، میڈوسا فانی تھی اور نظریاتی طور پر، اسے قتل کیا جا سکتا تھا، حقیقت میں، کوئی بھی اسے شکست دینے کے قریب نہیں آیا تھا. جو کوئی بھی میڈوسا کے چہرے کو براہ راست دیکھتا تھا وہ فوراً پتھر میں بدل جاتا تھا۔ ایک نوجوان اسے کیسے شکست دے سکتا ہے؟

The next day, before he set off, Perseus spoke to his mother. 'Don't go, she begged him.

اگلے دن، روانہ ہونے سے پہلے، پرسیئس نے اپنی ماں سے بات کی۔ "مت جاؤ، اس نے اس سے التجا کی۔

I must go,' said Perseus. 'It is the only way to be free from Polydectes.'

مجھے جانا چاہیے، 'پرسیوس نے کہا۔ 'پولی ڈیکٹس سے آزاد ہونے کا یہی واحد راستہ ہے۔'

Danae wished Perseus luck and watched him leave. She prayed for his safety.

ڈینی نے پرسیئس کو نیک خواہشات پیش کیں اور اسے جاتے ہوئے دیکھا۔ اس نے اس کی حفاظت کے لئے دعا کی.

The people of the kingdom wanted to help Perseus because Polydectes was being unfair. They appeared in front of him and gave him a special sword and a helmet that would make him invisible. He was also presented with a pair of winged sandals to fly, and a polished shield for protection.

سلطنت کے لوگ پرسیس کی مدد کرنا چاہتے تھے کیونکہ پولی ڈیکٹس غیر منصفانہ رویہ اختیار کر رہے تھے۔ وہ اس کے سامنے نمودار ہوئے اور اسے ایک خاص تلوار اور ایک ہیلمٹ دیا جو اسے نظر انداز کر دے گا۔ انہیں اڑنے کے لئے پروں والی سینڈلز کا ایک جوڑا اور حفاظت کے لئے پالش شدہ ڈھال بھی پیش کی گئی۔

Perseus was grateful, 'Thank you,' he said. 'I will do my best to be worthy of your gifts.'

'Use your brain as well as your strength, Perseus,' warned the people. 'You will need a special bag to carry Medusa's head.'

پرسیئس شکر گزار تھا، 'شکریہ' اس نے کہا. "میں تیری نعمتوں کے لائق بننے کی پوری کوشش کروں گا۔" "اپنے دماغ کے ساتھ ساتھ اپنی طاقت کا بھی استعمال کریں، پرسیس، 'لوگوں نے خبردار کیا۔ 'میڈوسا کا سر لے جانے کے لیے آپ کو ایک خاص بیگ کی ضرورت ہو گی۔'

'Where will I get this bag?' asked Perseus. 'Go to the Northern shore,' they advised him. 'There you will find the ancient grey witches. Make them tell you how to find the nymphs who look after the garden of Hera. Be cunning as well as brave.'

'' مجھے یہ بیگ کہاں سے ملے گا؟" پرسیس نے پوچھا۔ "شمالی کنارے پر جاؤ،" انہوں نے اسے مشورہ دیا۔ 'وہاں آپ کو قدیم بھوری چڑیلیں ملیں گی۔ وہ آپ کو بتائیں کہ ہیرا کے باغ کی دیکھ بھال کرنے والے نمفوں کو کیسے تلاش کیا جائے۔ چالاک ہونے کے ساتھ ساتھ بہادر بھی۔"

Perseus made his way to the Northern shore. When he came near to the cave of the grey witches, he crouched behind some grey rocks. Never had he seen such a sight. The witches wore

horrible grey robes which looked so much like their wrinkled, grey skin that it was hard to make out their features. Perseus almost gagged as he noticed that they shared one eyeball. As the witches moved around the area, theu passed the eyeball to each other with their wrinkled hands.

پرسیئس نے شمالی ساحل کی طرف اپنا راستہ بنایا۔ جب وہ بھوری چڑیلوں کے غار کے قریب آیا تو وہ کچھ بھوری چٹانوں کے پیچھے جھک گیا۔ اس نے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ چڑیلوں نے خوفناک بھورے رنگ کے لباس پہن رکھے تھے جو ان کی جھریوں والی، بھوری جلد کی طرح لگ رہے تھے کہ ان کی خصوصیات کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔ پرسیئس نے دیکھا کہ ان کی ایک آنکھ ایک آنکھ کا اشتراک کرتی ہے تو وہ تقریباً تھکا ہوا تھا۔ جیسے ہی چڑیلیں اس علاقے کے ارد گرد گھومر ہی تھیں، تھیونے اپنے جھریوں والے ہاتھوں سے ایک دوسرے کی آنکھوں کو منتقل کر دیا۔

Perseus crept closer.

'I hear someone coming,' said one witch.

Her sister grabbed the eye. 'I can't see anything.'

'Give it to me,' screeched the other one.

Just then, as the second sister was handing over the eye, Perseus took a step forward. He grabbed it from her.

The witches were confused. 'What can you see?' demanded the first witch.

'Who has the eye? Give it to me,' croaked the third witch.

'You have it,' hissed the second witch.

Perseus spoke loudly, 'I have your eye. You can have it back in return for what | need.'

The witches wailed and pleaded, 'Give us back our eye. Tell us what you want.'

'Take me to the nymphs of Hera,' demanded Perseus.

پرسیس قریب آگیا۔ "میں نے کسی کے آنے کی آواز سنی ہے،" ایک چڑیل نے کہا۔ اس کی بہن نے آنکھ پکڑلی۔ "میں کچھ نہیں دیکھ سکتا۔" "مجھے دے دو،" دوسرے نے چیخ کر کہا۔ تبھی، جب دوسری بہن آنکھ کے حوالے کر رہی تھی، پرسیئس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ اس نے اسے اس سے چھین لیا۔ چڑیلیں الجھن میں پڑ گئیں۔ "تم کیا دیکھ سکتے ہو؟" پہلی چڑیل نے پوچھا۔ "آنکھ کس کی ہے؟ مجھے دے دو،" تیسری چڑیل نے چیخ کر کہا۔ "تمہارے پاس یہ ہے،" دوسری چڑیل نے کہا۔ پرسیئس نے اونچی آواز میں کہا، 'میرے پاس تمہاری آنکھ ہے۔ آپ اسے کس چیز کے بدلے میں واپس حاصل کر سکتے ہیں | ضرورت ہے۔' چڑیلوں نے روتے ہوئے التجا کی، 'ہمیں ہماری آنکھیں واپس دے دو۔ ہمیں بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔' "مجھے ہیرا کی نمفلوں کے پاس لے چلو۔" پرسیئس نے مطالبہ کیا۔

The witches knew they had no choice. They discussed the problem between themselves and decided to help him.

چڑیلیں جانتی تھیں کہ ان کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ انہوں نے آپس میں مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا اور اس کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا۔

They led him to the West and delivered him to Hera's garden. Perseus returned their eye to them.

وہ اسے مغرب کی طرف لے گئے اور اسے ہیرا کے باغ میں پہنچا دیا۔ پرسیوس نے اپنی نظریں ان کی طرف لوٹا دیں۔

The nymphs were very happy to help Perseus. They gave him a silver knapsack to safely contain Medusa's head. Perseus set off again, ready to tackle the gorgon.

پرسیئس کی مدد کرنے کے لئے نمپس بہت خوش تھے۔ انہوں نے میڈوسا کے سر کو محفوظ طریقے سے پکڑنے کے لئے اسے چاندی کا ایک نیپسیک دیا۔ پرسیس ایک بار پھر روانہ ہوا، گورگن سے نمٹنے کے لئے تیار تھا.

Long before he got to the entrance to the gorgons' cave, Perseus knew he was in the right place. No creatures came near the place so there was no noise except the sound of his footsteps in the creepy silence. The petrified remains of men, in frozen poses of terror, were all around him.

گورگونز کے غار کے داخلی دروازے پر پہنچنے سے بہت پہلے، پرسیئس کو معلوم تھا کہ وہ صحیح جگہ پر ہے. اس جگہ کے قریب کوئی جاندار نہیں آیا اس لیے خوفناک خاموشی میں اس کے قدموں کی آواز کے سوا کوئی شور نہیں تھا۔ خوف زدہ مردوں کی خوف زدہ باقیات، دہشت کے منجمد پوز میں، اس کے ارد گرد موجود تھیں۔

Perseus crept as quietly as possible through the forest of statues, making his way to the mouth of the cave. He put on his helmet and slowly walked in. Using his polished shield as a mirror to find his way through the cave, he came across the sleeping bodies of the gorgons. Perseus almost gasped out loud at the reflection in his shield of Medusa's hideous face. He took a slow, deep breath to calm himself, raised his sword and, with one swift blow, he chopped off the monstrous head. Quickly, without looking at it, he scooped the head into the knapsack and set off.

پرسیئس مجسموں کے جنگل میں سے ہر ممکن حد تک خاموشی سے داخل ہوا اور غار کے منہ تک پہنچ گیا۔ اس نے اپنا ہیلمٹ پہنا اور آہستہ آہستہ اندر چلا گیا۔ غار سے گزرنے کا راستہ تلاش کرنے کے لئے آئینے کے طور پر اپنی پالش شدہ ڈھال کا استعمال کرتے ہوئے، اس نے گورگونوں کی سوتی ہوئی لاشوں کو دیکھا۔ میڈوسا کے گھناؤنے چہرے کی ڈھال میں موجود عکاسی کو دیکھ کر پرسیئس تقریباً زور زور سے کانپ نے لگا۔ اس نے اپنے آپ کو پرسکون کرنے کے لئے آہستہ، گہری سانس لی، اپنی تلوار اٹھائی اور، ایک تیز جھٹکے کے ساتھ، اس نے خوفناک سر کاٹ دیا۔ جلدی سے، اسے دیکھے بغیر، اس نے سر نیپسیک میں ڈال دیا اور روانہ ہو گیا۔

Medusa's sisters woke up and they ran out of the cave just behind Perseus. They could not see him but they could follow the scent of their sister and the trail of blood. Although they were quick, once they were out of the cave they could not follow Perseus because he flew away on his winged sandals and left them far behind.

میڈوسا کی بہنیں جاگ گئیں اور وہ پرسیئس کے بالکل پیچھے غار سے باہر بھاگنیں۔ وہ اسے نہیں دیکھ سکتے تھے لیکن وہ اپنی بہن کی خوشبو اور خون کے نشان کی پیروی کر سکتے تھے۔ اگرچہ وہ جلدی سے تھے، لیکن ایک بار جب وہ غار سے باہر نکل گئے تو وہ پرسیوس کا پیچھا نہیں کر سکتے تھے کیونکہ وہ اپنے پروں والی سینڈل پر اڑ گیا اور انہیں بہت پیچھے چھوڑ دیا۔

This was not the end of Perseus' adventure. On the way home, as he flew along the coast, he saw a young woman tied to a rock in the sea. He flew down to free her.

یہ پرسیس کی مہم جوئی کا اختتام نہیں تھا۔ گھر جاتے ہوئے جب وہ ساحل کے ساتھ پرواز کر رہا تھا تو اس نے ایک نوجوان عورت کو سمندر میں چٹان سے باندھا ہوا دیکھا۔ وہ اسے آزاد کرانے کے لیے اڑ گیا۔

'No, you must leave me. I am Andromeda and I must be sacrificed to the sea serpent in order to stop him from attacking our people.'

''نہیں، تمہیں مجھے چھوڑ دینا چاہیے۔ میں اینڈرومیڈا ہوں اور مجھے سمندری سانپ کے سامنے قربان کر دینا چاہیے تاکہ اسے ہمارے لوگوں پر حملہ کرنے سے روکا جا سکے۔

Perseus admired her bravery but did not want to see her killed. 'I will fight the monster and save you,' he promised.

پرسیئس نے اس کی بہادری کی تعریف کی لیکن وہ اسے ہلاک ہوتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ 'میں اس عفریت سے لڑوں گا اور تمہیں بچا لوں گا۔' اس نے وعدہ کیا۔

'Be careful, brave one,' said Andromeda.

The sea serpent was ferocious and fought hard. Perseus flew in and out of its coils and sliced at it with the sword. The battle lasted a long time until, eventually, the sea was red with the serpent's blood and it sank to its death beneath the waves.

'Come with me,' said Perseus to Andromeda and she agreed.

محتاط رہو، بہادر،" اینڈرومیڈا نے کہا۔ سمندری سانپ وحشی تھا اور سخت لڑائی لڑتا تھا۔ پرسیئس اپنی کنڈلیوں کے اندر اور باہر اڑتا رہا اور تلوار سے اس پر کاٹ دیا۔ یہ جنگ طویل عرصے تک'' جاری رہی یہاں تک کہ آخر کار سمندر سانپ کے خون سے سرخ ہو گیا اور وہ لہروں کے نیچے ڈوب گیا۔ "میرے ساتھ چلو،" پرسیس نے اینڈرومیڈا سے کہا اور وہ راضی ہو گئی۔

Back in Serifos, King Polydectes was holding another banquet when Perseus strode through the door. 'I have your gift,' he announced.

The king laughed, disbelievingly. 'Show mel' He commanded.

Perseus closed his eyes tightly and pulled Medusa's head from the bag. The king and everyone in his court were instantly turned into stone.

From then on, Serifos was ruled by kind Dictys. Danae was happy to see Perseus home safely and everyone celebrated when Perseus and Andromeda were married.

Claire Horsburgh (adapted from Greek Mythology)

سریفوس میں، بادشاہ پولیڈیکٹس ایک اور ضیافت منعقد کر رہے تھے جب پرسیوس دروازے سے داخل ہوا۔ "میرے پاس تیرا تحفہ ہے۔" اس نے اعلان کیا۔ بادشاہ بے ایمان ہو کر ہنس نے لگا۔ 'شو میل' اس نے حکم دیا۔ پرسیئس نے اپنی آنکھیں مضبوطی سے بند کیں اور میڈوسا کا سر بیگ سے کھینچ لیا۔ بادشاہ اور اس کے دربار میں موجود ہر شخص فوری طور پر پتھر میں بدل گیا۔ اس کے بعد سے، سیریفوس پر مہربان ڈکٹس کی حکمرانی تھی۔ ڈینی پرسیئس کو بحفاظت گھر دیکھ کر خوش تھا اور جب پرسیئس اور اینڈرومیڈا کی شادی ہوئی تو سب نے جشن منایا۔ کلیئر ہوسبرگ (یونانی اساطیر سے ماخوذ)

A Misspelled Tale

Note that the poem is full of spelling mistakes! The poet has used many homophones. These ore words that sound the same but have different meanings, e.g. boy/buoy, dear/deer, air/heir.

نوٹ کریں کہ نظم ہجے کی غلطیوں سے بھری ہوئی ہے! شاعر نے بہت سے ہوموفونز استعمال کیے ہیں۔ یہ لوہے کے الفاظ جو ایک جیسے لگتے ہیں لیکن مختلف معنی رکھتے ہیں، مثال کے طور پر لڑکا/ بوائے، پیارے/ہرن، ہوا/وارث۔

A little buoy said, 'Mother, deer, May I go out too play? The son is bright, the heir is clear, Owe, mother, don't say neigh!'

'Go fourth, my sun,' the mother said.

The ant said, 'Take ewer slay, Your gneiss knew sled, awl painted read, Butt dew knot lose your weigh.'

ایک ننھے بوائے نے کہا، 'ماں، ہرن، کیا میں بھی باہر جا کر کھیل سکتا ہوں؟ بیٹا روشن ہے، وارث واضح ہے، ماں، نیگ مت کہو!'" چوتھے جاؤ، میرے سورج،" ماں نے کہا۔ چیونٹی نے کہا، 'ایور کو قتل کر دو، تمہارے لوگوں کو پتہ تھا کہ اسلیج کو اسلیج کیا گیا ہے، اس نے لکھا ہوا ہے، بٹ اوس کا وزن کم ہو گیا ہے۔'

(The weather changes and it starts to snow.)

Threw snowdrifts grate, threw watery pool, He flue with mite and mane-Said he, 'Though I wood walk by rule, I am not rite, 'tis plane.

'I'd like to meat sum kindly sole, For hear gnu dangers weight, And yonder stairs a treacherous whole-Two sloe has been my gait.

'I'm week and pail, I've mist my rode, But here a carte came past, He and his sled were safely toad Back two his home at last.'

Elizabeth T. Corbett (abridged)

موسم بدلتا ہے اور برف باری شروع ہو جاتی ہے۔ اس نے برف کے ٹکڑے پھینکے، پانی سے بھرا تالاب پھینکا، اس نے کیڑے اور مانے سے کہا، 'اگرچہ میں لکڑی سے چلتا ہوں، لیکن میں رسم) نہیں ہوں۔ 'میں صرف گوشت کا جمع کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ میرے وزن کو خطرہ ہے، اور سیڑھیوں پر ایک خطرناک پورے دو رنگ وں کی سیڑھیاں میری چال رہی ہیں۔ 'میں ہفتہ وار ہوں، میں نے اپنی سواری کو دھندلا دیا ہے، لیکن یہاں سے ایک کارٹ گزر گیا، وہ اور اس کا اسلیج آخر کار اپنے گھر کو بحفاظت واپس لے آئے۔ 'الزبتھ ٹی کاربیٹ (مختصر)

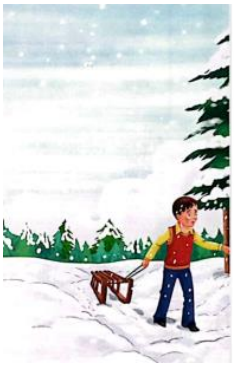

7 Bahlol

Morning coffee is always served to me on the veranda overlooking sunshine gradually spread across the slopes, and to sip my own coffee, served to me by Bahlol.

صبح کی کافی مجھے ہمیشہ برآمدے میں پیش کی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ ڈھلوانوں پر پھیلی دھوپ کو دیکھتے ہوئے، اور اپنی کافی پینے کے لئے، جو بہلول نے مجھے پیش کی تھی۔

Bahlol has been with the family a long time now, and life would not be the same without him. He came to work for the family when I was a teenager. He does not get excited about anything; he is always calm. He seldom smiles or shows his feelings. And he is a wonderful cook.

بہلول طویل عرصے سے اس خاندان کے ساتھ ہیں، اور ان کے بغیر زندگی پہلے جیسی نہیں ہو گی۔ جب میں نوعمر تھی تو وہ فیملی کے لیے کام کرنے آیا تھا۔ وہ کسی بھی چیز کے بارے میں پرجوش نہیں ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ پرسکون رہتا ہے. وہ شاذونادر ہی مسکراتا ہے یا اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ اور وہ ایک حیرت انگیز باورچی ہے.

Let me tell you about the only occasion when I was angry at him.

Late one afternoon, the area councillor and his wife called to see me. They made no sign of wanting to leave but sat and talked as the dusk turned into night.

I thought I had better offer them some supper, but I doubted whether we had anything suitable in the pantry. I excused myself and went into the kitchen.

میں آپ کو اس واحد موقع کے بارے میں بتاتا ہوں جب میں اس پر ناراض تھا۔ ایک سہ پہر دیر گئے علاقے کے کونسلر اور ان کی بیوی نے مجھ سے ملنے کے لیے فون کیا۔ انہوں نے جانے کی خواہش کا کوئی اشارہ نہیں دیا لیکن شام ہونے کے ساتھ ہی بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ میں نے سوچا کہ بہتر ہے کہ میں انہیں کچھ رات کا کھانا پیش کروں، لیکن مجھے شک تھا کہ کیا ہمارے پاس پینٹری میں کچھ مناسب ہے۔ میں نے اپنے آپ کو معاف کر دیا اور باورچی خانے میں چلا گیا۔

'Bahlol,' I said. 'What do we have for supper?'

Leftover food from lunch, madam,' he replied. And then explained further: 'Tomorrow is market day. No food in the house today, madam.'

'What are we going to give the guests?' I asked.

Bahlol stared at me blankly.

In the pantry cupboard, I found an old tin without a label.

"What is this, Bahlol?' I asked.

'No label, madam. I don't know, came the brief reply.

'Open it and see. We shall have it for supper. But give some to the chickens first. If they are all right, then we shall know the food has not gone bad.'

''بہلول۔"میں نے کہا۔"ہمارے پاس رات کے کھانے کے لیے کیا ہے؟"دوپہر کے کھانے سے بچا ہوا کھانا، میڈم،'اس نے جواب دیا۔اور پھر مزید وضاحت کی:'کل بازار کا دن ہے. آج گھر میں کھانا نہیں ہے میڈم۔"ہم مہمانوں کو کیا دیں گے؟"میں نے پوچھا۔ بہلول نے خالی نظروں سے میری طرف دیکھا۔پینٹری الماری میں، مجھے ایک پرانا ٹن ملا جس پر لیبل نہیں تھا۔"یہ کیا ہے، بہلول؟"میں نے پوچھا۔"کوئی لیبل نہیں میڈم۔ میں نہیں جانتا، مختصر جواب آیا."اسے کھولو اور دیکھو۔ ہم اسے رات کے کھانے کے لئے کھائیں گے. لیکن پہلے مرغیوں کو کچھ دے دیں۔اگر وہ سب ٹھیک ہیں، تو ہمیں پتہ چل جائے گا کہ کھانا خراب نہیں ہوا ہے۔

Bahlol nodded and went about his business.

'Remember to tell me immediately if anything happens to the chickens,' I said, and returned to entertain my guests.

The councillor and his wife were looking out over the plantation.

'Nice crop of beans this year,' said the councillor.

'I hope so,' I remarked. 'Times have been a little hard.'

We talked about this and that, and then Bahlol appeared and summoned us for supper.

'Do join me for a little supper,' I said to my guests.

'Goodness gracious!' exclaimed the councillor. 'Is that the time? I'm sorry, we must go.

بہلول نے سر ہلایا اور اپنا کام شروع کر دیا۔ 'مرغیوں کو کچھ ہو جائے تو مجھے فوراً بتانا یاد رکھو۔' میں نے کہا اور اپنے مہمانوں کی تفریح کے لیے واپس آ گیا۔ کونسلر اور ان کی بیوی پودے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ 'اس سال پھلیوں کی اچھی فصل ہے،' کونسلر نے کہا۔ "مجھے امید ہے۔" میں نے کہا۔ "وقت تھوڑا مشکل رہا ہے۔" ہم نے اس اور اس کے بارے میں بات کی، اور پھر بہلول نمودار ہوا اور ہمیں رات کے کھانے کے لئے بلایا۔ میں نے اپنے مہمانوں سے کہا، 'میرے ساتھ تھوڑا سا کھانا کھاؤ۔' "خدا مہربان!" کونسلر نے کہا۔ "کیا یہی وہ وقت ہے؟" مجھے افسوس ہے، ہمیں جانا چاہئے.

'Not at all, I said. 'Please have something to eat before you go.'

They followed me into the dining room and we sat around the table.

Bahlol served the meal, and then hovered about, listening to the conversation.

'Have you fed the chickens, Bahlol?' I asked, before we started eating.

'Yes, madam,' he replied, and then hurried out of the room.

'He's gone to see if the chickens are still alive,' I thought to myself, and tucked into the food.

We were having a pleasant chat after our meal, when Bahlol burst into the room.

'Madam, madam! The chickens!' wailed Bahlol.

'What's the matter? What about the chickens?' I said with some alarm. I looked at the empty plates and stood up, glancing nervously at my guests.

'They are dead, madam!' cried the cook, wringing his hands.

'Dead? What, all of them?' I asked.

'All of them, dead, madam!' sobbed Bahlol, and hurried out of the room.

بالکل نہیں، میں نے کہا۔ ''جانے سے پہلے کھانے کے لیے کچھ کھاؤ۔'' وہ میرے پیچھے کھانے کے کمرے میں چلے گئے اور ہم میز کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ بہلول نے کھانا پیش کیا، اور پھر بات چیت'' کو سنتے ہوئے گھومتا رہا۔ ''کیا تم نے مرغیوں کو کھلایا ہے، بہلول؟'' کھانا شروع کرنے سے پہلے میں نے پوچھا۔ ''ہاں میڈم۔'' اس نے جواب دیا اور پھر جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ 'وہ یہ دیکھنے گیا ہے کہ مرغیاں اب بھی زندہ ہیں یا نہیں۔ 'میں نے اپنے آپ کو سوچا اور کھانے میں گھس گیا۔ کھانا کھانے کے بعد ہم ایک خوشگوار بات چیت کر رہے تھے، جب بہلول کمرے میں داخل ہوا۔ ''میڈم، میڈم! مرغیاں!'' بہلول نے روتے ہوئے کہا۔ ''کیا بات ہے؟ مرغیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' میں نے کچھ خطرے کے ساتھ کہا۔ میں نے خالی پلیٹوں کو دیکھا اور کھڑے ہو گئے اور پریشان ہو کر اپنے مہمانوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ''وہ مر چکے ہیں، میڈم!'' باورچی نے اپنے ہاتھوں کو جھکاتے ہوئے پکارا۔ ''مردہ؟ کیا، وہ سب؟'' میں نے پوچھا۔ ''وہ سب مر چکے ہیں، میڈم!'' بہلول نے روتے ہوئے کہا اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔

I turned to my guests.

'I am afraid we have a problem,' I explained. 'The cook fed some of our food to the chickens and they have all died. I shall have to call for the doctor. I don't know how to put this politely, but may I ask you to please go to the bathroom and be sick.'

میں اپنے مہمانوں کی طرف مڑ گیا۔'مجھے ڈر ہے کہ ہمیں کوئی مسئلہ ہے۔'میں نے وضاحت کی۔'باورچی نے مرغیوں کو ہمارا کچھ کھانا کھلایا اور وہ سبھی مر چکے ہیں۔ مجھے ڈاکٹر کو بلانا پڑے گا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کو شائستگی سے کیسے رکھا جائے، لیکن کیا میں آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ براہ مہربانی باتھ روم جائیں اور بیمار ہوں۔

'Be sick?' asked the shocked visitors.

'Yes, I'm terribly sorry, I said, 'Please. Get rid of the food. I don't want you to suffer from food poisoning.'

''بیمار ہو؟''حیرت زدہ مہمانوں نے پوچھا۔'ہاں، مجھے بہت افسوس ہے، میں نے کہا،'براہ مہربانی. کھانے سے چھٹکارا حاصل کریں. میں نہیں چاہتا کہ آپ فوڈ پوائزننگ کا شکار ہوں۔

Never had they received such a request and never had I given such an advice in all my wears! You can imagine the scene well enough.

انہیں کبھی بھی ایسی درخواست موصول نہیں ہوئی تھی اور میں نے کبھی بھی اپنے تمام لباس میں اس طرح کا مشورہ نہیں دیا تھا!آپ اس منظر کا اچھی طرح سے تصور کر سکتے ہیں۔

The house became a shambles over the next half an hour. The councillor and his wife looked very green. I was feeling no better. In my head , the room spun round and round.

Exhausted, we collapsed into comfortable chairs in the sitting room. We sat, wrapped in blankets bu the fire, looking into the flames and trying not to think about what had happened. I rose and went to check on Bahlol. The poor man had looked so upset.

اگلے آدھے گھنٹے میں گھر خستہ حال ہو گیا۔ کونسلر اور اس کی بیوی بہت سبز لگ رہے تھے۔ میں بہتر محسوس نہیں کر رہا تھا. میرے سر میں کمرہ گول اور گول گھومر ہا تھا۔ تھک کر ہم بیٹھنے کے کمرے میں آرام دہ کرسیوں پر گر پڑے۔ ہم کمبل میں لپٹے ہوئے آگ کے شعلوں کو دیکھ رہے تھے اور یہ سوچنے کی کوشش کر رہے تھے کہ کیا ہوا تھا۔ میں اٹھا اور بہلول کو چیک کرنے چلا گیا۔ بیچارہ بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

I found Bahlol sitting on the back doorstep, his head in his hands, gently rocking to and fro and whimpering softly.

'Never mind, Bahlol,' I said trying to console him. 'It's not your fault. It couldn't be helped. I'm sure our visitors will be all right.'

Bahlol looked up at me with tear-filled eyes.

I suppose we had better collect up the chickens now,' I suggested.

Bahlol gave me a blank look.

'The chickens, Bahlol,' I explained. 'They should not be left lying around. Where are they?'

'Chickens, madam?' asked Bahlol. 'How can we find the chickens?'

Well, where did they die,' I asked. 'They must be in the backyard somewhere?'

'No, no, madam,' said Bahlol. 'The chickens are not here. I told you they are dead.'

'Yes, Bahlol,' I said with some irritation. 'But where are they?'

'I don't know,' said Bahlol. 'The fox killed them and took them away somewhere.'

'Did they not die of food poisoning?' I asked.

'No, madam,' said Bahlol. 'A fox killed them.'

I took a deep breath. I was too weak to attack the man. I turned and walked unsteadily into the house. I had some explaining to do, and an apology to make.

میں نے دیکھا کہ بہلول پچھلے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا، اس کا سر اس کے ہاتھوں میں تھا، وہ آہستہ آہستہ ادھر ہلا رہا تھا اور آہستہ آہستہ رو رہا تھا۔ "کوئی بات نہیں، بہلول،" میں نے اسے تسلی دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "یہ تمہاری غلطی نہیں ہے۔ اس کی مدد نہیں کی جا سکتی تھی. مجھے یقین ہے کہ ہمارے زائرین ٹھیک ہو جائیں گے." بہلول نے آنسو بھری آنکھوں سے میری طرف دیکھا۔ مجھے لگتا ہے کہ اب بہتر ہے کہ ہم مرغیاں جمع کر لیں، 'میں نے مشورہ دیا۔ بہلول نے مجھے ایک خالی نظر سے دیکھا۔ "مرغیاں، بہلول۔" میں نے وضاحت کی۔ 'انہیں آس پاس پڑے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ وہ کہاں ہیں؟" "مرغیاں، میڈم؟" بہلول نے پوچھا۔ "ہم مرغیوں کو کیسے تلاش کر سکتے ہیں؟" ٹھیک ہے، وہ کہاں مر گئے، میں نے پوچھا. "وہ گھر کے صحن میں کہیں ہوں گے؟" "نہیں، نہیں، میڈم،" بہلول نے کہا۔ "مرغیاں یہاں نہیں ہیں۔ میں نے آپ کو بتایا کہ وہ مر چکے ہیں." "ہاں، بہلول۔" میں نے کچھ چڑچڑاپن کے ساتھ کہا۔ "لیکن وہ کہاں ہیں؟" "میں نہیں جانتا،" بہلول نے کہا۔ لومڑی نے انہیں مار ڈالا اور انہیں کہیں لے گئی۔ "کیا وہ فوڈ پوائزننگ سے نہیں مرے؟" میں نے پوچھا۔ "نہیں میڈم،" بہلول نے کہا۔ "ایک لومڑی نے انہیں مار ڈالا۔" میں نے ایک گہری سانس لی۔ میں تھا...

8 Uncle Shams

CHARACTERS IN THE PLAY

MR MALIK ,UNCLE SHAMS ,MRS MALIK ,POSTMAN ,WORKMAN ,SAMINA

ڈرامے میں 8 چچا شمس کے کردار جناب ملک، چچا شمس، مسز ملک، پوسٹ مین، ورک مین، ثمینہ

Scene 1

(The scene takes place in the living room of Mr and Mrs Malik's house. A door on the left leads to the hall; another on the right leads to the bedrooms. There is a window on the back wall, to the left. There is a sofa slightly to the right of the stage and at an angle, with its back towards the hall door and the window. There are some other chairs and small coffee tables arranged on the right. Mr and Mrs Malik are standing in the middle of the room. A man is trying to put up a picture on the wall at the back. He has a stepladder and a box full of tools.)

منظر نمبر 1 (یہ منظر مسٹر اینڈ مسز ملک کے گھر کے کمرے میں ہوتا ہے۔ بائیں طرف ایک دروازہ ہال کی طرف جاتا ہے۔ دائیں طرف دوسرا بیڈ روم کی طرف جاتا ہے۔ پچھلی دیوار پر بائیں طرف ایک کھڑکی ہے۔ اسٹیج کے دائیں طرف تھوڑا سا اور ایک زاویے پر ایک صوفہ ہے، جس کی پشت ہال کے دروازے اور کھڑکی کی طرف ہے۔ دائیں طرف کچھ اور کرسیاں اور چھوٹی کافی میزیں ترتیب دی گئی ہیں۔ مسٹر اور مسز ملک کمرے کے وسط میں کھڑے ہیں۔ ایک شخص پیچھے دیوار پر ایک تصویر لگانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کے پاس ایک سیڑھی اور اوزاروں سے بھرا ایک ڈبہ ہے۔

MR MALIK

Now don't make a mess. And make sure the picture is hanging straight.

MRS MALIK

Yes, and if you do make a mess, you will have to clear it up. We have enough to do already. Our daughter is getting married next month, so the place must look beautiful.

جناب ملک اب گڑبڑ نہ کریں۔ اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ تصویر سیدھی لٹک رہی ہے۔ مسز ملک جی ہاں، اور اگر آپ کوئی گڑبڑ کرتے ہیں، تو آپ کو اسے صاف کرنا پڑے گا. ہمارے پاس پہلے ہی کرنے کے لئے کافی ہے. ہماری بیٹی کی شادی اگلے مہینے ہونے والی ہے، لہذا یہ جگہ خوبصورت نظر آئے گی۔

MR MALIK

Yes, we shall be inundated with visitors.

WORKMAN

There is no need to worry, madam, sir. I am putting up pictures every week. No problem. Always very clean work.

مسٹر ملک. جی ہاں، ہم زائرین سے بھر جائیں گے۔ کام کرنے والے کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، میڈم، جناب۔ میں ہر ہفتے تصاویر لگاتا ہوں. کوئی مسئلہ نہیں. ہمیشہ بہت صاف ستھرا کام.

MR MALIK

We shall see! But make sure the picture is straight!

WORKMAN

It will be straight, sir. Very straight. One hundred and ten percent!

MRS MALIK

One hundred percent, and one hundred and eighty degrees and horizontal will be fine.

جناب ملک ہم دیکھیں گے ! لیکن اس بات کو یقینی بنائیں کہ تصویر سیدھی ہے ! کام کرنے والا یہ سیدھا ہو جائے گا، جناب. بہت سیدھا. ایک سو دس فیصد ! مسز ملک ایک سو فیصد، اور ایک سو اسی ڈگری اور افقی ٹھیک ہو جائے گا.

WORKMAN

Degrees, madam? I have no degree, madam. And fine? I will get a fine?

MR MALIK

No, no. It's fi.... it's all right. It's all good. Just get on with the work, man. (To his wife) Saima, don't confuse him with your talk of degrees and horizontal and fine and whatnot. Let him do his work.

(The doorbell rings. Mrs Malik hurries out. She returns with a jolly man wearing glasses and carrying a suitcase.)

ورک مین کی ڈگری، میڈم؟ میرے پاس کوئی ڈگری نہیں ہے میڈم۔ اور ٹھیک ہے؟ کیا مجھے جرمانہ ملے گا؟ جناب ملک نمبر، نہیں۔ یہ فی ہے... یہ سب ٹھیک ہے. یہ سب اچھا ہے. بس کام جاری رکھو، یار۔ (اس کی بیوی) صائمہ، اسے اپنی ڈگریوں اور افقی اور باریک اور باریک کی باتوں سے مت الجھاؤ۔ اسے اپنا کام کرنے دیں۔ (دروازے کی گھنٹی بجتی ہے۔ مسز ملک باہر نکل گئیں۔ وہ عینک پہنے اور سوٹ کیس لے کر ایک خوش مزاج آدمی کے ساتھ واپس آتی ہیں۔

UNCLE SHAMS

Hello! Hello, old man! How are you?

MR MALIK

Why, hello, Uncle Shams! How good to see you! What brings you here?

UNCLE SHAMS

Did you not get my letter? I wrote last week. I've come to grace Samina's wedding with my presence. (He bows theatrically.)

MRS MALIK

But, Uncle, the wedding is not till next month!

انکل شمس ہیلو! ہیلو، بوڑھا آدمی! آپ کیسے ہیں؟ مسٹر ملک کیوں، ہیلو، انکل شمس! آپ کو دیکھ کر کتنا اچھا لگا! کیا چیز آپ کو یہاں لاتی ہے؟ چچا شمس کیا آپ کو میرا خط نہیں ملا؟ میں نے پچھلے ہفتے لکھا تھا. میں اپنی موجودگی میں ثمینہ کی شادی میں شرکت کے لیے آیا ہوں۔ (وہ ڈرامائی انداز میں جھکتا ہے۔) مسز ملک لیکن انکل، شادی اگلے مہینے تک نہیں ہے!

UNCLE SHAMS

Not to worry. I shall help with the preparations. Everything will be just fine!

(The workman, who is now up the stepladder, drops the hammer and gives Uncle Shams a nervous look.)

MR MALIK

(To the workman) Be careful, man! That's a marble floor you're trying to crack!

UNCLE SHAMS

(Putting down his suitcase and going towards the workman.) Aha! I see you are trying to put up a picture to beautify the place. You see, my aptitudes will come in useful over the next month. Let me assist you with that. I am something of an expert when it comes to hanging pictures. (He takes the hammer from the workman and climbs the ladder.) Now hand me that nail. Come on, come on, man, we don't have all day!

چچا شمس فکر نہ کریں۔ میں تیاریوں میں مدد کروں گا. سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا! (کام کرنے والا، جواب سیڑھی پر چڑھ چکا ہے، ہتھوڑے کو گراتا ہے اور انکل شمس کو ایک اعصابی نظر دیتا ہے۔
جناب مالک (مزدور سے) محتاط رہو یار! یہ ایک سنگ مرمر کا فرش ہے جسے آپ توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں! انکل شمس (اپنا سوٹ کیس نیچے رکھ کر مزدور کی طرف جا رہے ہیں۔ اچھا! میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس جگہ کو خوبصورت بنانے کے لئے ایک تصویر لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ دیکھیں، اگلے مہینے میں میری قابلیت کارآمد ثابت ہو گی۔ مجھے اس میں آپ کی مدد کرنے دیں.
جب لٹکی ہوئی تصاویر کی بات آتی ہے تو میں ایک ماہر ہوں۔ (وہ مزدور سے ہتھوڑا لیتا ہے اور سیڑھی پر چڑھ جاتا ہے۔ اب وہ ناخن مجھے دے دو۔ چلو، چلو یار، ہمارے پاس سارا دن نہیں ہے!
(The workman is too stunned to say anything, and does as he is told. Uncle Shams starts banging the nail into the wall. A large crack appears, then the ladder wobbles and he comes crashing down. The hammer makes a loud sound as it hits the floor.)

)مزدور کچھ بھی کہنے کے لئے بہت دنگ رہ جاتا ہے، اور وہی کرتا ہے جو اسے بتایا جاتا ہے۔ چچا شمس نے کیل کو دیوار میں مارنا شروع کر دیا۔ ایک بڑی دراڑ نمودار ہوتی ہے، پھر سیڑھی لڑکھڑاتی ہے اور وہ نیچے گرتا ہے۔ ہتھوڑا فرش سے ٹکراتے ہی ایک زوردار آواز بناتا ہے۔

MRS MALIK

Goodness me Uncle Shams. (She runs to see if he is all right.

MR MALIK

Oh dear! (Inspecting the floor) Just look at the marble tile. It's cracked in half!

MRS MALIK

(To Uncle Shams) Are you okay?

UNCLE SHAMS

Fine, fine. That ladder is useless. (The workman looks alarmed.) I think I shall sit down for a little while. (He collapses into a chair nearby, and it crashes to the floor in pieces.)

MR MALIK :(Whispering to his wife) I expect this is just the beginning.

Uncle Shams is helped to his feet. He goes to his suitcase, picks it up, and heads for the door to the bedrooms.)

UNCLE SHAMS

I think I shall have a wash and a rest. What time is lunch?

MRS MALIK

Very soon, Uncle. Very soon. We shall give you a call.

(Uncle Shams moves to the door. On the way he knocks over a coffee table and a vase crashes to the floor, Mr and Mrs Malik look shocked; the workman is grinning.)

مسز ملک خدا مجھے انکل شمس۔(وہ یہ دیکھنے کے لیے بھاگتی ہے کہ آیا وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔جناب ملک اوہ پیارے !(فرش کا معائنہ کرنا)بس سنگ مرمر کی ٹائل کو دیکھو۔یہ آدھے میں ٹوٹ گیا ہے !
مسز ملک(انکل شمس سے) کیا آپ ٹھیک ہیں؟ چچا شمس ٹھیک ہے، ٹھیک ہے. یہ سیڑھی بیکار ہے۔(مزدور پریشان دکھائی دیتا ہے۔) مجھے لگتا ہے کہ میں تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاؤں گا.(وہ پاس میں ایک کرسی پر گر جاتا ہے،اور یہ ٹکڑوں میں فرش پر گر جاتا ہے۔جناب ملک:(اپنی اہلیہ کو خوش آمدید کہتے ہیں) مجھے امید ہے کہ یہ صرف شروعات ہے۔چچا شمس کو ان کے قدموں پر کھڑا کرنے میں مدد کی جاتی ہے۔وہ اپنے سوٹ کیس کے پاس جاتا ہے،اسے اٹھاتا ہے،اور بیڈ روم کے دروازے کی طرف جاتا ہے۔انکل شمس مجھے لگتا ہے کہ میں غسل کروں گا اور آرام کروں گا۔
دوپہر کا کھانا کس وقت ہے؟ مسز ملک بہت جلد، انکل. بہت جلد. ہم آپ کو ایک کال دیں گے.(چچا شمس دروازے کی طرف بڑھتے ہیں۔راستے میں وہ کافی کی میز پر دستک دیتا ہے اور ایک گلدان فرش پر گر جاتا ہے، مسٹر اور مسز ملک حیران نظر آتے ہیں۔مزدور ہنس رہا ہے.)

Scene 2

(In the living room. The picture is now hanging on the wall. Uncle Shams enters, and sits on the sofa. He stares at the picture critically, then gets up and adjusts it so that it is not straight. Pleased with his work, he sits down again. He looks at his watch. He yawns, then lies down. Mr and Mrs Malik enter from the hall door. They cannot see Uncle Shams.)

منظر2(لیونگ روم میں)تصویراب دیوار پر لٹکی ہوئی ہے۔چچا شمس داخل ہوتے ہیں اور صوفے پر بیٹھ جاتے ہیں۔وہ تصویر کو تنقیدی طور پر دیکھتا ہے، پھر اٹھتا ہے اور اسے ایڈجسٹ کرتا ہے تاکہ یہ سیدھی نہ ہو۔اپنے کام سے خوش ہو کر وہ دوبارہ بیٹھ جاتا ہے۔وہ اپنی گھڑی کو دیکھتا ہے۔وہ جھومتا ہے، پھر لیٹ جاتا ہے۔مسٹر اور مسز ملک ہال کے دروازے سے داخل ہوتے ہیں۔وہ چچا شمس کو نہیں دیکھ سکتے۔

MRS MALIK

(Looking at the picture, and pointing) Just look at that, Aamir!

MR MALIK

It was straight when he left. I shall call him back after lunch to put it right. This really is intolerable.

MRS MALIK

And for goodness sake, don't ask your Uncle Shams to fix it. I know he means well, but the man is a walking disaster zone. A catastrophe waiting to happen! A nightmare! (Uncle Shams half rises and then lies down again.)

MR MALIK

Well, we shall just have to put up with him. We cannot ask him to leave, can we?

مسز ملک(تصویر کو دیکھتے ہوئے،اور اشارہ کرتے ہوئے)بس اس پر نظر ڈالیں،عامر!جناب ملک جب وہ چلے گئے تو وہ سیدھے تھے۔میں اسے ٹھیک کرنے کے لئے دوپہر کے کھانے کے بعد واپس بلاؤں گا۔یہ واقعی ناقابل برداشت ہے.مسز ملک اور بھلائی کی خاطر اپنے چچا شمس سے اسے ٹھیک کرنے کے لیے مت کہو۔میں جانتا ہوں کہ اس کا مطلب اچھا ہے، لیکن وہ آدمی ایک پیدل چلنے والا آفت زدہ علاقہ ہے۔ایک تباہی رونما ہونے کا انتظار کر رہی ہے!ایک ڈراؤنا خواب!(چچا شمس آدھے اٹھتے ہیں اور پھر لیٹ جاتے ہیں۔مسٹر ملک ویل، ہمیں صرف ان کے ساتھ رہنا پڑے گا۔ ہم اسے جانے کے لئے نہیں کہہ سکتے، کیا ہم کر سکتے ہیں؟

MRS MALIK

I don't see why not. The others will be here in three weeks or even later. Are we going to have to tolerate his eccentricities till then?

MR MALIK

Quite. What a frightening prospect!

MRS MALIK

He eats a lot too! You will have to increase the household budget threefold. And our repair bills will spiral, judging by these disasters; he will break everything in sight.

MR MALIK

You are right, Saima. We shall have to devise a plan to get rid of him. Let's discuss the problem after lunch, when he is taking a nap.

MRS MALIK

The sooner the better. I shall go and see if lunch is ready, then you can give him a call.

مسز ملک مجھے سمجھ میں نہیں آتا کیوں نہیں۔ باقی لوگ تین ہفتوں یا اس کے بعد بھی یہاں آ جائیں گے۔ کیا ہمیں اس وقت تک اس کی بے حسی کو برداشت کرنا پڑے گا؟ مسٹر ملک بالکل۔ کتنا خوفناک امکان ہے! مسز ملک وہ بھی بہت کھاتے ہیں! آپ کو گھریلو بجٹ میں تین گنا اضافہ کرنا پڑے گا۔ اور ان آفات کو دیکھتے ہوئے ہمارے مرمت کے بلوں میں اضافہ ہو گا۔ وہ نظر میں سب کچھ توڑ دے گا. جناب ملک آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں صائمہ۔ ہمیں اس سے چھٹکارا پانے کے لئے ایک منصوبہ تیار کرنا ہو گا۔ آیئے دوپہر کے کھانے کے بعد اس مسئلے پر تبادلہ خیال کرتے ہیں، جب وہ نیند لے رہا ہوتا ہے۔ مسز ملک جتنی جلدی بہتر ہے۔ میں جا کر دیکھوں گا کہ دوپہر کا کھانا تیار ہے یا نہیں، پھر آپ اسے کال کر سکتے ہیں۔

(Exit Mrs Malik. Mr Malik goes to the picture, straightens it, and steps back The picture crashes to the floor. He staggers backwards, and hurriedly leaves by the hall door, Uncle Shams sits up, looks round quickly, and then leaves by the other door.)

مسز ملک کو باہر نکالیں۔ ملک صاحب تصویر کے پاس جاتے ہیں، اسے سیدھا کرتے ہیں، اور پیچھے ہٹ جاتے ہیں، تصویر فرش پر گر جاتی ہے۔ وہ پیچھے کی طرف بڑھتا ہے، اور جلدی سے ہال کے دروازے کے پاس سے نکل جاتا ہے، انکل شمس بیٹھ جاتے ہیں، تیزی سے چاروں طرف دیکھتے ہیں، اور پھر دوسرے دروازے سے چلے جاتے ہیں۔

Scene 3

(In the living room. Mr and Mrs Malik enter.)

MRS MALIK

(Looking at the picture on the floor, and shaking her head) The sooner the better!

MR MALIK

(Going to the end of the room and shouting) Uncle Shams! Uncle Shams! Lunch is served!

(Uncle Shams enters, carrying his suitcase and looking crestfallen.)

MR MALIK

You don't have to bring your suitcase to the dining table, Uncle.

UNCLE SHAMS

I won't be staying for lunch, I'm afraid. I suddenly remembered I have an appointment to keep back at home. I've decided to go immediately, and return perhaps... to see Samina getting married.

MRS MALIK

But Uncle, have some lunch first. Then go.

MR MALIK

Yes, Uncle. And why this sudden change of mind? You know you are most welcome in our house.

MRS MALIK

But your appointment? I suppose you have to keep it.

UNCLE SHAMS

Yes, yes. I must go without delay. Thank you for the offer. I shall be in touch. Goodbye. Goodbye.

منظر 3 (لیونگ روم میں) مسٹر اور مسز ملک داخل ہوتے ہیں۔ مسز ملک (فرش پر لگی تصویر کو دیکھ کر اور سر ہلا رہی ہیں) جتنی جلدی بہتر ہو! مسٹر ملک (کمرے کے آخر میں جا کر چیخ رہے ہیں) انکل شمس! چچا شمس! دوپہر کا کھانا پیش کیا جاتا ہے! (چچا شمس اپنا سوٹ کیس اٹھائے اندر داخل ہوتے ہیں اور مسکراتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مسٹر ملک آپ کو اپنا سوٹ کیس کھانے کی میز پر لانے کی ضرورت نہیں ہے، انکل۔ انکل شمس میں دوپہر کے کھانے کے لئے نہیں رہوں گا، مجھے ڈر ہے. مجھے اچانک یاد آیا کہ میرے پاس گھر واپس رہنے کا وقت ہے۔ میں نے فوری طور پر جانے کا فیصلہ کیا ہے، اور شاید واپس آؤں... ثمینہ کو شادی کرتے ہوئے دیکھنا۔ مسز ملک لیکن انکل، پہلے دوپہر کا کھانا کھائیں۔ پھر جاؤ. ملک صاحب جی ہاں، انکل۔ اور یہ اچانک ذہن کی تبدیلی کیوں؟ آپ جانتے ہیں کہ آپ ہمارے گھر میں سب سے زیادہ خوش آمدید ہیں. مسز ملک لیکن آپ کی تقرری؟ مجھے لگتا ہے کہ آپ کو اسے رکھنا ہوگا. انکل شمس جی ہاں۔ مجھے بغیر کسی تاخیر کے جانا چاہئے. پیشکش کے لئے آپ کا شکریہ. میں رابطے میں رہوں گا. خدا حافظ. خدا حافظ.

(Uncle Shams exits hurriedly. Mr and Mrs Malik look pleased, yet greatly surprised. When he is gone, they begin to do a little dance round the room. The Postman arrives and peers through the window, looking astounded. Mrs Malik notices the postman. Mr Malik continues to leap around.)

) چچا شمس جلدی سے باہر نکل جاتے ہیں۔ مسٹر اور مسز ملک خوش نظر آتے ہیں، لیکن بہت حیران ہیں۔ جب وہ چلا جاتا ہے، تو وہ کمرے کے ارد گرد تھوڑا سا رقص کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پوسٹ مین آتا ہے اور کھڑکی سے گزرتا ہے، حیرت زدہ نظر آتا ہے۔ مسز ملک نے پوسٹ مین کو نوٹ کیا۔ ملک صاحب چھلانگ لگاتے رہتے ہیں۔)

MRS MALIK

(To the postman) What are you gawping at? Is this the way to deliver letters? Can't you come to the front door and ring the bell?

MR MALIK

(Stops dancing) And what time do you call this? You are supposed to deliver the post in the morning, not the afternoon!

مسز ملک (پوسٹ مین سے) آپ کس بات پر غصہ کر رہے ہیں؟ کیا خطوط پہنچانے کا یہی طریقہ ہے؟ کیا آپ سامنے کے دروازے پر آ کر گھنٹی نہیں بجا سکتے؟ مسٹر ملک (رقص کرنا بند کر دیتے ہیں) اور آپ اسے کس وقت کہتے ہیں؟ آپ کو صبح میں پوسٹ فراہم کرنا چاہئے، دوپہر میں نہیں!

POSTMAN
Sorry, sir. Sorting office problem, sir. Cycle problem, sir. Late starting problem, sir.
MRS MALIK
I will give you a headache problem, if you come and deliver the post at the window in future! (She snatches the letters from him.)
MR MALIK
Now go! Come in the proper way, next time.
POSTMAN
Yes, sir.
MR MALIK
(Looking at a letter) Oh look! Here's the letter from Uncle Shams.
MRS MALIK
Open it! What does he say?
MR MALIK
Give me a second. (Opens the letter and reads)
MRS MALIK
Well?
MR MALIK
(Holding his forehead and looking shocked) Oh dear! Oh dear!
What have we done?
MRS MALIK
What have we done?
MR MALIK
We have driven him out, that's what. And he was here to make us very rich! He had come to give all his late wife's jewellery to our Samina for her wedding!
MRS MALIK
Oh no! (Taking the letter from him) Can this be true? If only we had waited a while!
MR MALIK
It's too late now. He has gone. And so has our fortune... er, Samina's fortune.
(Enter Samina.)

پوسٹ مین معذرت، جناب. دفتر کا مسئلہ حل کرنا، جناب۔ سائیکل کا مسئلہ، جناب. دیر سے شروع ہونے والا مسئلہ، جناب. مسز ملک میں آپ کو سر درد کا مسئلہ بتاؤں گا، اگر آپ آئیں اور مستقبل میں کھڑکی پر پوسٹ دیں! (وہ اس سے خطوط چھین لیتی ہے۔) جناب ملک اب جاؤ! اگلی بار صحیح طریقے سے آئیں. پوسٹ مین. جی ہاں، جناب. جناب ملک (ایک خط دیکھ کر) اوہ دیکھو! یہ انکل شمس کا خط ہے۔ مسز ملک اسے کھولیں! وہ کیا کہتا ہے؟ جناب ملک مجھے ایک سیکنڈ دیں۔ (خط کھولتا ہے اور پڑھتا ہے) مسز ملک ٹھیک ہے؟ مسٹر ملک (اپنی پیشانی پکڑ کر حیران دکھائی دے رہے ہیں) اوہ پیارے! اے پیارے! ہم نے کیا کیا؟ مسز ملک ہم نے کیا کیا؟ مسٹر ملک ہم نے انہیں باہر نکال دیا ہے، بس۔ اور وہ ہمیں بہت امیر بنانے کے لئے یہاں تھا! وہ اپنی مرحوم بیوی کے تمام زیورات ہماری ثمینہ کو اس کی شادی کے لئے دینے آیا تھا! مسز ملک اوہ نہیں! (اس سے خط لے کر) کیا یہ سچ ہو سکتا ہے؟ کاش ہم نے کچھ دیر انتظار کیا ہوتا! جناب ملک اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ وہ چلا گیا ہے. اور ہماری خوش قسمتی بھی ایسی ہی ہے... یار، ثمینہ کی خوش قسمتی۔ (درج کریں ثمینہ...

SAMINA

Hello, Mum. Hello, Dad. What's going on? Is lunch ready? I'm starving. (Looking round the room) And where's Uncle Shams?

MRS MALIK

(Hiding the letter behind her back) Uncle Shams? What about Uncle Shams?

MR MALIK

Why do you bring up his name?

SAMINA

Uncle Shams was here earlier. I met him this morning when he arrived. We had a long chat at the gate. He said he had come to stay till the wedding. Where is he?

MR MALIK

Your uncle is not here. He came and he departed. He was in a hurry to go.

MRS MALIK

Yes. He had an appointment to keep.

SAMINA

An appointment? That's strange. (Muses for a while) It's all right. He'll be back for lunch, I'm sure. He has a healthy appetite, hasn't he!

MR MALIK

Your uncle won't be here for lunch or dinner. He has gone home

SAMINA

Gone home? But he said he was going to be here till the wedding. What is going on?

MRS MALIK

I doubt whether he will be here for the wedding either.

SAMINA

Why ever not? He seemed so happy to be here, and was looking forward to the wedding. He told me so.

MRS MALIK MR MALIK

Well, I think he became quite upset with something we said.

And we could not keep our comments to ourselves. He must have overheard us.

SAMINA

You mean you drove him out? Poor man!

ثمینہ ہیلو، ماں. ہیلو، بابا. کیا ہو رہا ہے؟ کیا دوپہر کا کھانا تیار ہے؟ میں بھوکا ہوں. (کمرے کے چاروں طرف دیکھتے ہوئے) اور چچا شمس کہاں ہیں؟ مسز ملک (اپنی پیٹھ کے پیچھے خط چھپا رہی ہیں) انکل شمس؟ چچا شمس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جناب ملک آپ ان کا نام کیوں لے کر آتے ہیں؟ ثمینہ انکل شمس پہلے بھی یہاں موجود تھے۔ میں نے آج صبح ان سے ملاقات کی جب وہ پہنچے۔ ہم نے گیٹ پر لمبی بات چیت کی۔ اس نے کہا کہ وہ شادی تک رہنے آیا تھا۔ وہ کہاں ہے؟ جناب ملک آپ کے چچا یہاں نہیں ہیں۔ وہ آیا اور چلا گیا۔ اسے جانے کی جلدی تھی۔ مسز ملک جی ہاں۔ اس کے پاس رکھنے کے لئے ایک ملاقات تھی۔ ثمینہ ایک ملاقات ہے؟ یہ عجیب ہے. (تھوڑی دیر کے لیے) یہ سب ٹھیک ہے. مجھے یقین ہے کہ وہ دوپہر کے کھانے کے لئے واپس آئے گا. اسے صحت مند بھوک ہے، ہے نا! جناب ملک آپ کے چچا دوپہر کے کھانے یا رات کے کھانے کے لئے یہاں نہیں ہوں گے۔ وہ گھر چلا گیا ثمینہ گھر چلا گیا؟ لیکن انہوں نے کہا کہ وہ شادی تک یہاں رہیں گے۔ کیا ہو رہا ہے؟ مسز ملک مجھے شک ہے کہ وہ شادی کے لئے بھی یہاں ہوں گے یا نہیں۔ ثمینہ کبھی کیوں نہیں؟ وہ یہاں آکر بہت خوش لگ رہا تھا، اور...

MR MALIK

I'm afraid so. And the worst thing is... I don't know how to tell you this... he was going to leave you a small gift.

SAMINA

A small gift?

MR MALIK

Well, quite a largish gift.

MRS MALIK

Yes, very large. He said he was going to leave you some of Aunty Meena's jewellery.

MR MALIK

And now, of course, you won't get even a sniff of it because he's gone!

MRS MALIK

I wonder which ring or chain he might have brought for you.

SAMINA

You mean rings and chains and dozens of other precious pieces too.

MR MALIK

Whatever do you mean, dear?

SAMINA

I can show you what he brought because he handed me a large box when he arrived. It is full of the most priceless pieces of jewellery you have seen in your life!

(Mr and Mrs Malik look stunned.) CURTAIN

Nicholas Horsburgh

ملک صاحب مجھے ڈر لگتا ہے۔اور سب سے بری بات یہ ہے... میں نہیں جانتا کہ آپ کو یہ کیسے بتاؤں... وہ آپ کو ایک چھوٹا سا تحفہ چھوڑنے جا رہا تھا. ثمینہ ایک چھوٹا سا تحفہ ؟جناب ملک صاحب، یہ ایک بہت اچھا تحفہ ہے۔ مسز ملک جی ہاں، بہت بڑی۔اس نے کہا کہ وہ آپ کے لئے آنٹی مینا کے کچھ زیورات چھوڑنے جا رہا ہے۔ مسٹر ملک اور اب، یقیناً، آپ کو اس کی سونگھ بھی نہیں ملے گی کیونکہ وہ چلا گیا ہے! مسز ملک مجھے حیرت ہے کہ وہ آپ کے لیے کون سی انگوٹھی یا زنجیر لے کر آئے ہوں گے۔ ثمینہ آپ کا مطلب انگوٹھیاں اور زنجیریں اور درجنوں دیگر قیمتی ٹکڑے بھی ہیں۔ جناب ملک آپ کا کیا مطلب ہے پیارے؟ ثمینہ میں آپ کو دکھا سکتا ہوں کہ وہ کیا لائے تھے کیونکہ جب وہ آئے تو انہوں نے مجھے ایک بڑا ڈبہ تھما دیا۔ یہ زیورات کے سب سے قیمتی ٹکڑوں سے بھرا ہوا ہے جو آپ نے اپنی زندگی میں دیکھا ہے !(مسٹر اور مسز ملک حیران نظر آتے ہیں۔پردہ نکولس ہارس برگ

Everyone Sang

سب نے گایا

Everyone suddenly burst out singing; And I was filled with such delight As prisoned birds must find in freedom Winging wildly across the white Orchards and dark-green fields; on-on-and out of sight.

ہر کوئی اچانک گانا گانے لگا۔اور میں اتنی خوشی سے بھر گیا تھا جیسے جیل میں قید پرندوں کو سفید باغات اور گہرے سبز کھیتوں میں بے تحاشا گھومتے ہوئے آزادی میں پایا جاتا ہے۔آن آن اور نظروں سے او جھل

Everyone's voice was suddenly lifted, And beauty came like the setting sun. My heart was shaken with tears; and horror Drifted away O but every one Was a bird; and the song was wordless; the singing will never be done.

سب کی آواز اچانک بلند ہو گئی اور خوبصورتی غروب آفتاب کی طرح آ گئی۔میرا دل آنسوؤں سے کانپ رہا تھا۔اور وحشت دور ہو گئی اے لیکن ہر ایک ایک پرندہ تھا۔اور گانا بے لفظ تھا۔گانا کبھی نہیں کیا جائے گا۔

Siegfried Sassoon

A Flash of Light

روشنی کی ایک جھلک

It was a cold day and Timothy Hauy walked briskly down the cobbled street. It was getting dark and he was in a neighbourhood he was not very familiar with. He was on his way home and was thinking about the warm room and the glowing fire that would greet him on his arrival. A carriage pulled by horses rattled past as Timothy reached the corner of the street. To avoid being trampled by the horses, he stepped back onto the pavement.

یہ ایک سرد دن تھا اور ٹمو تھی ہاؤئے تیزی سے گلی میں چل رہا تھا۔ اندھیرا ہو رہا تھا اور وہ ایک ایسے محلے میں تھا جس سے وہ زیادہ واقف نہیں تھا۔ وہ گھر جا رہا تھا اور گرم کمرے اور چمکتی ہوئی آگ کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اس کی آمد پر اس کا استقبال کرے گی۔ جب تیمو تھیس گلی کے کونے میں پہنچا تو گھوڑوں سے کھینچی گئی ایک گاڑی وہاں سے گزری۔ گھوڑوں کے ہاتھوں روندنے سے بچنے کے لیے، وہ فٹ پاتھ پر واپس چلا گیا۔

Before Timothy could cross the road he heard a rustling sound behind him. He turned and saw in the shadows of a wide doorway a man standing with his hat in his hand.

اس سے پہلے کہ تیمو تھیس سڑک پار کرتا، اس نے اپنے پیچھے زنگ آلود آواز سنی۔ اس نے مڑ کر دیکھا کہ ایک وسیع دروازے کے سائے میں ایک آدمی ہاتھ میں ٹوپی لیے کھڑا ہے۔

'Please, Sir,' said the man, 'Spare some money for a poor blind beggar.'

''براہ مہربانی جناب،''اس آدمی نے کہا،''ایک غریب نابینا بھکاری کے لیے کچھ پیسے چھوڑ دو۔

Timothy was a kind, soft-hearted man and had thought a lot about the problems of blind people. He had often wondered how he could be of help to the blind. On hearing this request, he at once removed one of his gloves, and putting his hand into his pocket pulled from it a coin which he put in the blind beggar's hat.

تیمو تھیس ایک مہربان، نرم دل آدمی تھا اور نابینا لوگوں کے مسائل کے بارے میں بہت سوچتا تھا۔ وہ اکثر سوچتا تھا کہ وہ نابینا افراد کی مدد کیسے کر سکتا ہے۔ یہ درخواست سن کر اس نے فوراً اپنا ایک دستانے اتار لیا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر اس میں سے ایک سکہ نکالا جو اس نے اندھے بھکاری کی ٹوپی میں ڈال دیا۔

The blind beggar mumbled his thanks, and Timothy walked away. He was hallway across the road when he heard the beggar call out, 'Sir, sirl Please, just a moment.

اندھے بھکاری نے اس کا شکریہ ادا کیا اور تیمو تھیس چلا گیا۔ وہ سڑک کے اس پار دالان میں تھا کہ اس نے بھکاری کو پکارتے ہوئے سنا،'سر، سر، براہ مہربانی، بس ایک لمحے کے لیے

Timothy turned once again, and returned to face the blind man.

'Surely, sir,' said the beggar who was an honest man, 'you have made a mistake; you have given me a franc instead of a sou.

تیمو تھیس ایک بار پھر مڑ گیا اور اندھے آدمی کا سامنا کرنے کے لئے واپس آیا۔ "یقیناً جناب،" بھکاری نے جو ایک ایماندار آدمی تھا، کہا، "آپ نے ایک غلطی کی ہے۔ تم نے مجھے سو کے بجائے ایک فرانک دیا ہے۔

Timothy was astonished. He was not surprised by the man's honesty but by the fact that he could tell so quickly the difference between a franc and a sou.

تیمو تھیس حیران رہ گیا۔ وہ اس شخص کی ایمانداری سے حیران نہیں تھا بلکہ اس حقیقت سے حیران تھا کہ وہ اتنی جلدی ایک فرانک اور ایک سو کے درمیان فرق بتا سکتا تھا۔

'How did you know that I had given you a franc?' asked Timothy.

'Oh,' replied the beggar, 'it is enough for me to pass my finger over it.'

This was like a flash of light in Timothy's head.

''تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں نے تمہیں ایک فرانک دیا ہے؟" تیمو تھیس نے پوچھا۔ "اوہ،" بھکاری نے جواب دیا، "میرے لیے اس پر انگلی ڈالنا کافی ہے۔ یہ تیمو تھیس کے سر میں روشنی کی چمک کی طرح تھا۔

Timothy allowed the beggar to keep the franc although it was a great deal of money in those days. As he continued his walk he thought to himself, 'If the blind can distinguish at the least touch a piece of money, why should they not distinguish a mark, a letter, or a figure? In short, they should be able to distinguish any sign so long as it is raised.'

ٹمو تھی نے بھکاری کو فرانک رکھنے کی اجازت دی حالانکہ ان دنوں یہ بہت زیادہ پیسہ تھا۔ اپنی چہل قدمی جاری رکھتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو سوچا، 'اگر نابینا لوگ کم از کم پیسے کے ٹکڑے کو چھو سکتے ہیں، تو وہ کسی نشان، حرف یا شخصیت میں فرق کیوں نہیں کرتے؟ خلاصہ یہ ہے کہ انہیں کسی بھی علامت کو اس وقت تک الگ کرنے کے قابل ہونا چاہیے جب تک کہ وہ بلند ہو۔

With this idea Timothy took home a blind boy whom he found begging at a church door. The blind boy became his first pupil and learnt very quickly how to read from raised signs. With the help of money donated by the public, Timothy Hauy was able to start a school for the blind.

اس خیال کے ساتھ تیموتھیس ایک نابینا لڑکے کو گھر لے گیا جسے اس نے گرجا گھر کے دروازے پر بھیک مانگتے ہوئے پایا۔ نابینا لڑکا اس کا پہلا شاگرد بن گیا اور بہت جلدی اٹھنے والی نشانیوں سے پڑھنا سیکھ گیا۔ عوام کی طرف سے عطیہ کردہ رقم کی مدد سے، ٹموتھی ہاؤئے نابینا افراد کے لئے ایک اسکول شروع کرنے میں کامیاب رہا۔

Some years later, a blind man called Louis Braille (1809-52), also a Frenchman like Timothy Hauy, perfected a system of writing especially for the blind; this writing is called Braille.

کچھ سال بعد، لوئس بریل (1809-52) نامی ایک نابینا شخص، جو ٹموتھی ہاؤئے کی طرح ایک فرانسیسی بھی تھا، نے خاص طور پر نابینا افراد کے لئے لکھنے کا ایک نظام مکمل کیا۔ اس تحریر کو بریل کہتے ہیں۔

Louis Braille

Louis Braille

Braille is a special alphabet used by the blind. The alphabet is marked by raised dots on stiff paper which blind persons can understand by the touch of their fingers. Louis Braille himself was blind and worked in a blind school in Paris. The system that he developed in 1834 was not used much until about the time of Braille's death in 1852.

لوئس بریل بریل ایک خاص حروف تہجی ہے جو نابینا افراد استعمال کرتے ہیں۔ حروف تہجی کو سخت کاغذ پر اٹھائے ہوئے نقطوں سے نشان زد کیا گیا ہے جسے نابینا افراد اپنی انگلیوں کے چھونے سے سمجھ سکتے ہیں۔ لوئس بریل خود نابینا تھے اور پیرس کے ایک نابینا اسکول میں کام کرتے تھے۔ 1834 میں اس نے جو نظام تیار کیا تھا وہ 1852 میں بریل کی موت کے وقت تک زیادہ استعمال نہیں کیا گیا تھا۔

Fach letter in the Braille alphabet consists of one or more raised dots. In this diagram the small dots represent unraised marks: the large dots represent raised marks.

From the diagram above you can see that the letter H consists of three raised dots and the letter L consists of three dots, too. However, the dots for H are in a different pattern to those which make up the letter.

بریل حروف تہجی میں ہر حروف ایک یا ایک سے زیادہ بلند نقطوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس خاکے میں چھوٹے نقطے بغیر ٹوٹے ہوئے نشانات کی نمائندگی کرتے ہیں: بڑے نقطے بلند نشانات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا ڈایاگرام سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ حرف ایچ تین بلند نقطوں پر مشتمل ہے اور حرف ایل بھی تین نقطوں پر مشتمل ہے۔ تاہم، ایچ کے نقطے ان سے مختلف پیٹرن میں ہیں جو خط بناتے ہیں۔

There are six possible positions for each dot. By placing the dots in various positions 63 different patterns or shapes can be made. This means that there are patterns for each of the 26 letters of the alphabet. In addition to these 26 patterns, there are patterns for special words or words that are used a lot in everyday language. Some of the common words such as and, it, if, for, the, and many other frequently used words have one Braille symbol each.

ہر نقطے کے لئے چھ ممکنہ پوزیشنیں ہیں۔ نقطوں کو مختلف پوزیشنوں میں رکھ کر 63 مختلف نمونے یا شکلیں بنائی جاسکتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حروف تہجی کے 26 حروف میں سے ہر ایک کے لئے نمونے موجود ہیں۔ ان 26 نمونوں کے علاوہ، خاص الفاظ یا الفاظ کے لئے نمونے موجود ہیں جو روز مرہ کی زبان میں بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ کچھ عام الفاظ جیسے اور، اگر، اس کے لئے، اور بہت سے دوسرے کثرت سے استعمال ہونے والے الفاظ میں سے ہر ایک میں ایک بریل علامت ہوتی ہے۔

For example, the word and occurs very frequently in English. To make it easier to read in Braille it is written like this:

Otherwise each letter would have to be written like this:

Books in Braille have to be quite thick. This is because raised marks are punched out in rows across each page.

مثال کے طور پر، لفظ اور انگریزی میں بہت کثرت سے آتا ہے۔ بریل میں پڑھنے کو آسان بنانے کے لئے یہ اس طرح لکھا جاتا ہے: ورنہ ہر حرف کو اس طرح لکھنا پڑے گا: بریل میں کتابیں کافی موٹی ہونی چاہئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر صفحے پر قطاروں میں اٹھائے گئے نشانات لگائے جاتے ہیں۔

The raised marks have to be big enough to be felt by the finger-tip, so the paper has to be stiff. Many books are written in Braille. Blind people can be taught how to read Braille and, in this way, they too can read and enjoy the works of the great authors. There are also machines that help blind people to write in Braille.

اٹھائے گئے نشانات اتنے بڑے ہونے چاہئیں کہ انگلی کی نوک سے محسوس کیے جاسکیں، لہذا کاغذ کو سخت ہونا پڑتا ہے۔ بریل زبان میں بہت سی کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ نابینا افراد کو بریل پڑھنا سکھایا جاسکتا ہے اور اس طرح وہ بھی عظیم مصنفین کے کاموں کو پڑھ اور لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ ایسی مشینیں بھی موجود ہیں جو نابینا افراد کو بریل میں لکھنے میں مدد کرتی ہیں۔

The Road Not Taken

وہ سڑک نہیں لی گئی

Two roads diverged in a yellow wood, And sorry I could not travel both, And be one traveller, long I stood And looked down one as far as I could To where it bent in the undergrowth;

پیلے رنگ کی لکڑی میں دو سڑکیں الگ الگ تھیں، اور افسوس کہ میں دونوں سفر نہیں کر سکتا تھا، اور ایک مسافر ہونے کے ناطے، لمبے عرصے تک کھڑا رہا اور ایک کو جہاں تک ممکن ہو نیچے کی طرف دیکھا جہاں تک وہ نیچے جھکا ہوا تھا۔

Then took the other, as just as fair, And having perhaps the better claim, Because it was grassy and wanted wear; Though as for that the passing there, Had worn them really about the same,

اس کے بعد دوسرے کو اتنا ہی منصفانہ سمجھا گیا اور شاید اس سے بھی بہتر دعویٰ کیا گیا، کیونکہ وہ گھاس والا تھا اور پہننا چاہتا تھا۔ حالانکہ جہاں تک وہاں سے گزرنے کی بات ہے، تو میں نے انہیں بالکل ویسا ہی پہنا تھا،

And both that morning equally lay In leaves no step had trodden black. Oh, I kept the first for another day! Yet knowing how way leads on to way, I doubted if I should ever come back.

اور وہ دونوں صبح یکساں طور پر پتوں میں پڑی ہوئی تھی اور کوئی قدم سیاہ نہیں تھا۔ اوہ، میں نے پہلے کو ایک اور دن کے لئے رکھا! پھر بھی یہ جانتے ہوئے کہ راستہ کیسے آگے بڑھتا ہے، مجھے شک تھا کہ کیا مجھے کبھی واپس آنا چاہئے۔

I shall be telling this with a sigh Somewhere ages and ages hence: Two roads diverged in a wood, and I I took the one less travelled by, And that has made all the difference.

Robert Frost

میں آہ بھرتے ہوئے یہ بات کہہ رہا ہوں: دو سڑکیں ایک لکڑی میں ڈھکی ہوئی تھیں، اور میں نے کم سفر کرنے والی سڑک لی، اور اس سے سب فرق پڑ گیا ہے۔ رابرٹ فراسٹ

10 Karate Parrot

کراٹے طوطا

Sameer shuffled across the pavement on Sam his crutches and approached Moby's Café on Regent Street. The doors swung open automatically as he reached the entrance, and Sameer made his way slowly into the large room.

سمیر سیم کی بیسا کھیوں پر فٹ پاتھ پر گھومتا رہا اور ریجنٹ اسٹریٹ پر واقع موبی کے کیفے کے قریب پہنچا۔ دروازے پر پہنچتے ہی دروازے خود بخود کھل گئے اور سمیر آہستہ آہستہ بڑے کمرے میں داخل ہوا۔

Adil and Babar were sitting in their usual seats by the window overlooking the street. They had seen Sameer make his way unsteadily across the pavement, so they rose to welcome him when he entered the café.

عادل اور بابر کھڑکی کے پاس اپنی معمول کی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے سمیر کو فٹ پاتھ پر بے روک ٹوک چلتے ہوئے دیکھا تھا، اس لیے جب وہ کیفے میں داخل ہوا تو وہ اس کا استقبال کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

'Goodness me!' exclaimed Babar as Sameer approached their table. 'What on earth have you been up to?'

''مجھے اچھا!" سمیر کے ان کی میز کے قریب پہنچتے ہی بابر نے کہا۔ "تم زمین پر کیا کر رہے ہو؟"

Sameer heaved himself up to an empty chair and let the crutches fall to the floor.

'You will never believe what happened to me,' sighed Sameer as he sank with relief into the chair, 'It's a long story, so you had better order me an espresso first'

سمیر نے خود کو ایک خالی کرسی پر اٹھالیا اور بیسا کھیوں کو فرش پر گرنے دیا۔ 'آپ کو کبھی یقین نہیں آئے گا کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔' سمیر نے آرام سے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا، 'یہ ایک لمبی کہانی ہے، اس لیے بہتر ہے کہ آپ مجھے پہلے ایک ایسپریسو کا حکم دیں۔

'We were wondering where you had got to,' said Babar.

'We thought you had found some other café to go to,' added Adil.

A waiter was summoned and Sameer's coffee was ordered.

'Well, tell us then!' exclaimed Babar.

'Yes. What is this incredible story you have to tell us?' asked Adil.

'ہم سوچ رہے تھے کہ آپ کہاں پہنچ گئے ہیں۔' بابر نے کہا۔ 'ہم نے سوچا کہ آپ کو جانے کے لیے کوئی اور کیفے مل گیا ہے۔' عادل نے مزید کہا۔ ایک ویٹر کو بلایا گیا اور سمیر کی کافی کا آرڈر دیا گیا۔
''ٹھیک ہے، پھر ہمیں بتاؤ!'' بابر نے کہا۔ ''جی ہاں۔ یہ ناقابل یقین کہانی آپ کو ہمیں بتانا ہے؟'' عادل نے پوچھا۔

'You won't believe it,' said Sameer. 'But it is all perfectly true. You know my habit of thinking of new and creative ways to get out of conflicts? Well, it is related to that!"

''تم اس پر یقین نہیں کرو گے،'' سمیر نے کہا۔ ''لیکن یہ سب بالکل سچ ہے۔ کیا آپ تنازعات سے نکلنے کے لئے نئے اور تخلیقی طریقوں کے بارے میں سوچنے کی میری عادت کو جانتے ہیں؟ ٹھیک ہے، یہ اس سے متعلق ہے!''

The waiter arrived with a steaming cup of espresso and placed it on the table in front of Sameer. He looked curiously at Sameer's foot, which was in a plaster.

ویٹر ایسپریسو کا بھاپ بھرا کپ لے کر آیا اور اسے سمیر کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس نے تجسس سے سمیر کے پاؤں کو دیکھا، جو پلاسٹر میں تھا۔

When the waiter had gone, Sameer helped himself to sugar, and stirred the coffee He gazed out of the window at the people passing by outside.

جب ویٹر چلا گیا تو سمیر نے چینی بنانے میں مدد کی اور کافی کو ہلایا اور کھڑکی سے باہر باہر سے گزرنے والے لوگوں کو دیکھا۔

'Come on,' urged Adil. 'What happened? What was this peaceful resolution that you found to your problems?'

''چلو،'' عادل نے زور دے کر کہا۔ ''کیا ہوا؟ یہ کون سا پرامن حل تھا جو آپ نے اپنے مسائل کا پایا؟

Sameer took a sip of coffee, wiped his mouth, and smiled.
'Well,' he began, 'on Wednesday I was fine, but on Thursday I ended up with this broken foot!'
Sameer stuck out his foot for his friends to get a good look.

سمیر نے کافی کا ایک گھونٹ پیا، اپنا منہ پونچھا اور مسکرایا۔ ''ٹھیک ہے،'' اس نے شروع کیا، ''بدھ کو میں ٹھیک تھا، لیکن جمعرات کو میرے پاؤں ٹوٹ گئے!'' سمیر نے اپنے دوستوں کو اچھی طرح دیکھنے کے لئے اپنا پاؤں کھینچ لیا۔

'It all started when my wife decided to get a pet,' continued Sameer. And then he settled comfortably into his chair to tell them his story.

'یہ سب اس وقت شروع ہوا جب میری بیوی نے پالتو جانور حاصل کرنے کا فیصلہ کیا،' سمیر نے اپنی بات جاری رکھی۔ اور پھر وہ آرام سے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تاکہ انہیں اپنی کہانی سنا سکے۔

Sameer's story:

As you know, Sarah has always wanted a pet. She has begged me for months to get a dog or a cat to keep her company. But the problem is, we live in a flat.

سمیر کی کہانی: جیسا کہ آپ جانتے ہیں، سارہ ہمیشہ سے ایک پالتو جانور چاہتی ہے۔ اس نے مہینوں سے مجھ سے بھیک مانگی ہے کہ میں اپنی کمپنی برقرار رکھنے کے لئے کتا یا بلی حاصل کروں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم ایک فلیٹ میں رہتے ہیں۔

I've always felt it is not fair on a dog or a cat to be imprisoned in a flat on the sixth floor of an apartment building. Dogs need open spaces and cats need to come and go as they please. A flat is certainly not a suitable place for them, in my opinion.

میں نے ہمیشہ محسوس کیا ہے کہ کسی کتے یا بلی کو اپارٹمنٹ کی عمارت کی چھٹی منزل پر فلیٹ میں قید کرنا مناسب نہیں ہے۔ کتوں کو کھلی جگہوں کی ضرورت ہوتی ہے اور بلیوں کو اپنی مرضی سے آنے اور جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ میری رائے میں ایک فلیٹ یقینی طور پر ان کے لئے مناسب جگہ نہیں ہے۔

Well, Sarah agreed with me in the end, but last week she went along to the pet shop on the corner of GT Road and Flowers Street. You know the place; beside the Milk Depot.

ٹھیک ہے، سارہ نے آخر میں مجھ سے اتفاق کیا، لیکن پچھلے ہفتے وہ جی ٹی روڈ اور فلاور زاسٹریٹ کے کونے پر پالتو جانوروں کی دکان پر گئی۔ آپ اس جگہ کو جانتے ہیں۔ دودھ کے ڈپو کے ساتھ۔

She decided that if she could not have a dog or a cat, she was going to see what else they had in the shop, She felt she had to have some sort of pet ground. She feels a little lonely, especially when I am here, most of the time with you two!,

اس نے فیصلہ کیا کہ اگر اس کے پاس کتا یا بلی نہیں ہے تو وہ یہ دیکھنے جا رہی ہے کہ دکان میں ان کے پاس اور کیا ہے، اسے لگا کہ اسے کسی قسم کے پالتو جانوروں کی زمین کی ضرورت ہے۔ وہ تھوڑا اکیلا محسوس کرتی ہے، خاص طور پر جب میں یہاں ہوں، زیادہ تر وقت آپ دونوں کے ساتھ!

On Thursday I went into the city, to the bank. I had some business there, so I decided to finish my errands at the bank, do some shopping-I needed cells for my radio and one or two other things and then get home by the evening

جمعرات کو میں شہر میں گیا، بینک میں۔ میرا وہاں کچھ کاروبار تھا، اس لیے میں نے فیصلہ کیا کہ میں بینک میں اپنا کام مکمل کروں، کچھ شاپنگ کروں۔ مجھے اپنے ریڈیو اور ایک یا دو دیگر چیزوں کے لیے سیل کی ضرورت تھی اور پھر شام تک گھر پہنچ جاؤں گا۔

Sarah, on the other hand, did not tell me what her plans were. I found out later that she ended up in the strange little pet shop. She walked into the shop-it was the first time she had been there-and met a pleasant shop assistant.

دوسری طرف سارہ نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ اس کے منصوبے کیا ہیں۔ مجھے بعد میں پتہ چلا کہ وہ عجیب و غریب چھوٹی پالتو جانوروں کی دکان میں ختم ہو گئی۔ وہ دکان میں داخل ہوئی۔ یہ پہلی بار تھا جب وہ وہاں گئی تھی۔ اور ایک خوشگوار دکان کے اسسٹنٹ سے ملی۔

Sarah explained her problem to the young man. He listened attentively and suggested she might like to buy a parrot, cannot stroke it or play with it. I cannot cuddle it' can I get from a parrot?

سارہ نے اس نوجوان کو اپنا مسئلہ سمجھایا۔ اس نے غور سے سنا اور مشورہ دیا کہ وہ ایک طوطا خرید نا پسند کر سکتی ہے، اسے جھٹکا نہیں دے سکتی یا اس کے ساتھ نہیں کھیل سکتی۔ میں اسے گلے نہیں لگا سکتا' کیا میں طوطے سے حاصل کر سکتا ہوں؟

The young man spoke up immediately: 'Madam, I am not talking about any kind of ordinary parrot, he explained. 'The parrot I have in mind will give you hours of amusement. The parrot I have for sale is unique. It is the only karate parrot in the country!'

نوجوان نے فوراً کہا: 'میڈم، میں کسی عام طوطے کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ "میرے ذہن میں جو طوطا ہے وہ تمہیں گھنٹوں تفریح دے گا۔ میرے پاس فروخت کے لئے جو طوطا ہے وہ منفرد ہے۔ یہ ملک کا واحد کراٹے طوطا ہے!'

My wife was very amused but she was curious as well. She had I never ever heard of a karate parrot. Not many people have.

'What does it do?' she asked.

'Karate, explained the assistant. He was obviously not a man of I many words!

میری بیوی بہت خوش تھی لیکن وہ متجسس بھی تھی۔ اس نے کبھی کراٹے کے طوطے کے بارے میں نہیں سنا تھا۔ بہت سے لوگ نہیں ہیں. "یہ کیا کرتا ہے؟" اس نے پوچھا۔ "کراٹے،" اسسٹنٹ نے وضاحت کی۔ ظاہر ہے کہ وہ بہت سے الفاظ کے آدمی نہیں تھے!

Anyway, the assistant said he would demonstrate what the I parrot could do. He placed an old chair in a space in the middle of the shop. Then he brought the caged parrot to my wife and placed the cage on the service counter. He opened the door of the cage and the parrot ambled out.

بہر حال، معاون نے کہا کہ وہ ظاہر کرے گا کہ میں طوطا کیا کر سکتا ہے. اس نے دکان کے بیچ میں ایک جگہ پر ایک پرانی کرسی رکھ دی۔ پھر وہ پنجرے میں بند طوطے کو میری بیوی کے پاس لے آیا اور پنجرے کو سروس کاؤنٹر پر رکھ دیا۔ اس نے پنجرے کا دروازہ کھولا اور طوطا باہر نکل آیا۔

The man stretched out his arm, and the parrot climbed onto his sleeve. He then said in a loud voice: 'Parrot! Karate chair!'

آدمی نے اپنا بازو بڑھایا اور طوطا اس کی آستین پر چڑھ گیا۔ اس کے بعد اس نے اونچی آواز میں کہا: 'طوطا! کراٹے کی کرسی!'

The parrot immediately flew into the air and began to attack the chair. It squawked and fluttered up and down, flapping its wings with great vigour. In a matter of seconds, the chair had been reduced to a pile of shattered pieces of wood.

طوطے نے فوراً ہوا میں اڑ کر کرسی پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ وہ زور زور سے اپنے پروں کو پھاڑتے ہوئے اوپر اور نیچے پھڑ کتا رہا۔ چند ہی سیکنڈوں میں کرسی لکڑی کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئی تھی۔

Its work done, the parrot flew back across the shop and swooped down onto the assistant's shoulder. He stood there looking very pleased with himself.

اپنا کام پورا ہونے کے بعد طوطا واپس دکان پر اڑ گیا اور اسسٹنٹ کے کندھے پر چڑھ گیا۔ وہ وہاں کھڑا اپنے آپ سے بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔

My wife, on the other hand, stood with her mouth open. She was lost for words. Never in all her years had she seen such a sight!

دوسری طرف میری بیوی منہ کھولے کھڑی تھی۔ وہ الفاظ کے لئے کھو گیا تھا. اپنے تمام سالوں میں اس نے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا!

'Donel' she exclaimed. She paid the man and took the bird home. Needless to say, she was quite excited by her new purchase. As soon as she got home, she searched through all the cupboards in the house and took from them old boxes, crockery, and any other useless but stored items she could find.

ڈونیل' اس نے کہا۔ اس نے آدمی کو پیسے دیے اور پرندے کو گھر لے گئی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنی نئی خریداری سے کافی پرجوش تھی۔ جیسے ہی وہ گھر پہنچی، اس نے گھر کی تمام' الماریوں کی تلاشی لی اور ان میں سے پرانے ڈبے، کروکری، اور کوئی بھی بیکار لیکن ذخیرہ شدہ سامان لے لیا جو اسے مل سکتا تھا۔

She spent an hour or so allowing the parrot to practise his skills! The pair of them had a smashing timel She would shout: 'Parrot! Karate large box! And the parrot would swoop down and destroy the box with a few hefty blows. Then she would order it to destroy something else. The parrot, according to her, did not tire of this activity.

اس نے طوطے کو اپنی صلاحیتوں پر عمل کرنے کی اجازت دینے میں ایک گھنٹہ صرف کیا! ان دونوں کے پاس ایک ٹوٹا ہوا ئمل تھا، وہ چیختی تھی: 'طوطا! کراٹے بڑا باکس! اور طوطا جھٹکا دے گا اور کچھ بھاری وار کر کے ڈبے کو تباہ کر دے گا۔ پھر وہ اسے کسی اور چیز کو تباہ کرنے کا حکم دے گی۔ ان کے مطابق طوطا اس سرگرمی سے نہیں تھکتا تھا۔

'And that, my friends,' said Sameer, finishing off his espresso, 'is how I came to breg my foot.'

"What do you mean?' asked Babar.

'Yes, what do you mean?' echoed Adil.

The pair of them had not uttered a word throughout the story. They had found it all too incredible.

'You have not explained exactly how you broke your foot,' suggested Babar.

''اور یہی میرے دوستو،"سمیر نے اپنے اسپریسو کو ختم کرتے ہوئے کہا،"اس طرح میں اپنے پاؤں کو جھکانے آیا تھا۔"آپ کا کیا مطلب ہے؟"بابر نے پوچھا۔"ہاں، آپ کا کیا مطلب ہے؟"عادل نے کہا۔ ان دونوں نے پوری کہانی میں ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔ انہوں نے یہ سب بہت ناقابل یقین پایا تھا. بابر نے مشورہ دیا کہ آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آپ کا پاؤں کیسے ٹوٹا۔

'Oh!' said Sameer. 'You see, I returned home at seven o'clock to find my wife and the parrot in the sitting room. The parrot was walking along the back of the sofa, carelessly pulling at some loose threads. This was a little annoying. When I enquire about the creature, she told me she had bought it at the pet shop. I was staggered, and even more annoyed when she told me how much it cost!

''اوہ!''سمیر نے کہا۔ 'آپ دیکھیں، میں سات بجے گھر واپس آیا تو اپنی بیوی اور طوطے کو بیٹھنے والے کمرے میں پایا۔ طوطا صوفے کے پچھلے حصے میں چل رہا تھا اور لاپرواہی سے کچھ ڈھیلے دھاگے کھینچ رہا تھا۔ یہ تھوڑا پریشان کن تھا. جب میں نے اس مخلوق کے بارے میں پوچھا، تو اس نے مجھے بتایا کہ اس نے اسے پالتو جانوروں کی دکان سے خریدا تھا۔ جب اس نے مجھے بتایا کہ اس کی قیمت کتنی ہے تو میں حیران رہ گیا، اور اس سے بھی زیادہ ناراض ہو گیا!

'It's not an ordinary parrot, dear,' she explained sweetly. And then proudly declared, 'It's a karate parrot. And it's the only one of its kind in the country!'

'Karate parrot?' I cried in disgust and disbelief. 'Parrot! Karate? My foot!'

'And that, gentlemen, was the last thing I said before that vile bird attacked my foot!

Both the friends laughed out loud.

'So what happened with the parrot?' Adil asked.

''یہ کوئی عام طوطا نہیں ہے، پیارے،"اس نے پیار سے سمجھایا۔اور پھر فخر سے اعلان کیا،'یہ کراٹے طوطا ہے۔اور یہ ملک میں اپنی نوعیت کا واحد واقعہ ہے!""کراٹے طوطا؟"میں نفرت اور کفر سے رویا۔"طوطا! کراٹے؟میرے پاؤں!""اور حضرات، یہ وہ آخری بات تھی جو میں نے اس برے پرندے کے میرے پاؤں پر حملہ کرنے سے پہلے کہی تھی! دونوں دوست زور زور سے ہنسنے لگے۔"تو طوطے کے ساتھ کیا ہوا؟"عادل نے پوچھا۔

"Well," Sameer said. 'I know we had to find a way to live together peacefully. We hav to be able to co-exist in the same house. After all, my wife really likes that parrot. So have found a new way to resolve our conflicts.'

''ٹھیک ہے،"سمیر نے کہا۔'میں جانتا ہوں کہ ہمیں ایک ساتھ پرامن طریقے سے رہنے کا راستہ تلاش کرنا تھا۔ہم ایک ہی گھر میں ایک ساتھ رہنے کے قابل ہونا چاہتے ہیں. آخر کار، میری بیوی واقعی اس طوطے کو پسند کرتی ہے. لہذا ہم نے اپنے تنازعات کو حل کرنے کا ایک نیا طریقہ تلاش کیا ہے۔

'And what's that?' Babar asked.

'Every time he comes near me, I say KARATE loudly and move in a jerky manner. He always flies right away.

''اور یہ کیا ہے؟"بابر نے پوچھا۔'جب بھی وہ میرے قریب آتا ہے، میں اونچی آواز میں کراٹے کہتا ہوں اور جھٹکے سے حرکت کرتا ہوں۔وہ ہمیشہ فوری طور پر اڑتا ہے.

Both the friends laughed out loud again. After all, Sameer had not only found a way to avoid such fights in the future, he had even discovered a smart way to resolve them without getting hurt.

دونوں دوست ایک بار پھر زور زور سے ہنسنے لگے۔ بہر حال سمیر نے نہ صرف مستقبل میں اس طرح کی لڑائیوں سے بچنے کا ایک طریقہ ڈھونڈ لیا تھا بلکہ اس نے بغیر کسی چوٹ کے ان کو حل کرنے کا ایک ہوشیار طریقہ بھی دریافت کیا تھا۔

Loveliest of Trees, the Cherry Now

درختوں میں سب سے زیادہ پیارا، چیری اب

Loveliest of trees, the cherry now Is hung with bloom along the bough, And stands about the woodland ride Wearing white for Eastertide.

درختوں میں سب سے پیارا، چیری اب بوف کے ساتھ کھلنے کے ساتھ لٹکا ہوا ہے، اور ایسٹر ٹائڈ کے لئے سفید لباس پہن کر جنگل کی سواری کے ارد گرد کھڑا ہے.

Now, of my threescore years and ten, Twenty will not come again, And take from seventy springs a score, It only leaves me fifty more.

اب، میرے تین اور دس سال میں سے بیس دوبارہ نہیں آئیں گے، اور ستر چشموں میں سے ایک اسکور لے لو، اس سے مجھے صرف پچاس سال باقی رہ جاتے ہیں۔

And since to look at things in bloom Fifty springs are little room, About the woodlands I will go To see the cherry hung with snow.

A.E. Housman (from A Shropshire Lad)

اور چونکہ کھلتی ہوئی چیزوں کو دیکھنے کے لئے پچاس چشمے چھوٹے سے کمرے ہیں، لہذا جنگلات کے بارے میں میں برف سے لٹکی ہوئی چیری دیکھنے جاؤں گا۔ A.E. ہوسمان (اے شرپشائر لاڈ سے)

11 Farming in Pakistan

پاکستان میں کاشتکاری

There is a lot to discover about Pakistan. We can learn more about our There country by reading about it, travelling around it, or listening to others who have done so. We can also learn by watching programmes about it. All of us share our nationality and our history. And we share and enjoy many of the same things, such as certain foods, habits, and celebrations. However, we are not all the same and in different parts of the country people live in different ways.

پاکستان کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے بہت کچھ ہے. ہم اس کے بارے میں پڑھ کر، اس کے ارد گرد سفر کر کے، یا دوسروں کو سن کر اپنے ملک کے بارے میں مزید جان سکتے ہیں جنہوں نے ایسا کیا ہے. ہم اس کے بارے میں پروگرام دیکھ کر بھی سیکھ سکتے ہیں۔ ہم سب اپنی قومیت اور اپنی تاریخ کا اشتراک کرتے ہیں۔ اور ہم بہت سی ایک ہی چیزوں کا اشتراک کرتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں، جیسے کچھ کھانے، عادات، اور تقریبات۔ تاہم، ہم سب ایک جیسے نہیں ہیں اور ملک کے مختلف حصوں میں لوگ مختلف طریقوں سے رہتے ہیں.

We share borders with Afghanistan, China, India, and Iran. Our country stretches from the mountains in the north to the sea in the south. In the mountains, some villages are completely cut off from other places when it snows during the winter. Many people have a few animals and grow their own crops. Along the coastline, at the ports of Gwadar, Ormara, and Karachi, boats dock to unload the fish they have caught or the goods that they are carrying. Then they take on goods, crew, and supplies before heading back into the Arabian Sea. People who live along the coast have very different lives to those who live in the mountains. They eat different foods too.

ہماری سرحدیں افغانستان، چین، بھارت اور ایران کے ساتھ ملتی ہیں۔ ہمارا ملک شمال میں پہاڑوں سے لے کر جنوب میں سمندر تک پھیلا ہوا ہے۔ پہاڑوں میں، کچھ گاؤں سردیوں کے دوران برف باری کے وقت دوسری جگہوں سے مکمل طور پر کٹ جاتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کے پاس کچھ جانور ہیں اور وہ اپنی فصلیں اگاتے ہیں۔ ساحلی پٹی کے ساتھ ساتھ گوادر، اورماڑہ اور کراچی کی بندرگاہوں پر کشتیاں پکڑی گئی مچھلیوں یا سامان کو اتارنے کے لیے لنگر انداز ہوتی ہیں۔ اس کے بعد وہ بحیرہ عرب میں واپس جانے سے پہلے سامان، عملے اور سامان لے جاتے ہیں۔ ساحل کے ساتھ رہنے والے لوگوں کی زندگی پہاڑوں میں رہنے والوں سے بہت مختلف ہوتی ہے۔ وہ مختلف غذائیں بھی کھاتے ہیں۔

Much of the west of Pakistan and some areas to the south and north are desert areas or covered in small shrub vegetation. A large area of the land either side of the Indus river is fertile. Some parts are forest, but much of it is covered in small trees and open shrubs, or used by farmers to grow crops.

پاکستان کے مغرب کا زیادہ تر حصہ اور جنوب اور شمال میں کچھ علاقے صحرائی علاقے ہیں یا چھوٹی جھاڑیوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ دریائے سندھ کے دونوں طرف زمین کا ایک بڑا علاقہ زرخیز ہے۔ کچھ حصے جنگل ہیں، لیکن اس کا زیادہ تر حصہ چھوٹے درختوں اور کھلی جھاڑیوں سے ڈھکا ہوا ہے، یا کسان فصلیں اگانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

The farming land in our country is very important because it provides work for over a third of the population. Farming is hard but essential work. Everybody relies on farmers because they produce most of our food. The main crops we grow in Pakistan are wheat, rice, and cotton, but sugarcane, fruits, and vegetables are also grown in many areas. We are one of the top five producers of mangos and sugarcane in the world! A lot of the food we grow is exported to many other countries.

ہمارے ملک میں کھیتی کی زمین بہت اہم ہے کیونکہ یہ آبادی کے ایک تہائی سے زیادہ کو کام فراہم کرتی ہے۔ کھیتی ایک مشکل لیکن ضروری کام ہے۔ ہر کوئی کسانوں پر منحصر ہے کیونکہ وہ ہماری زیادہ تر خوراک پیدا کرتے ہیں۔ پاکستان میں ہم جو اہم فصلیں اگاتے ہیں وہ گندم، چاول اور کپاس ہیں، لیکن بہت سے علاقوں میں گنے، پھل اور سبزیاں بھی اگائی جاتی ہیں۔ ہم دنیا میں آم اور گنے کے سب سے بڑے پانچ پروڈیوسروں میں سے ایک ہیں! ہم جو کھانا اگاتے ہیں اس کا بہت سا حصہ بہت سے دوسرے ممالک کو برآمد کیا جاتا ہے۔

In addition, many of our farmers deal in livestock rather than crops. Livestock are used for their meat, milk, or by-products (wool, eggs, hair, and skins or hides). Look at the pie chart given on the previous page showing the numbers of different animals that are farmed in Pakistan.

اس کے علاوہ، ہمارے بہت سے کسان فصلوں کے بجائے مویشیوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ مویشیوں کو ان کے گوشت، دودھ، یا ضمنی مصنوعات (اون، انڈے، بال، اور کھالیں یا کھالیں) کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پچھلے صفحے پر دیئے گئے پائی چارٹ کو دیکھیں جس میں پاکستان میں کاشت کیے جانے والے مختلف جانوروں کی تعداد دکھائی گئی ہے۔

When a livestock farmer needs to sell or buy more live animals, do you know where they go? They go to a livestock show or fair. There are many of these events in different parts of the country. At such events, animals are viewed, bought, and sold. Farmers from the surrounding area and beyond visit and some of the events last a few days giving the visitors a chance to socialise. Once the business is done, the farmers relax and enjoy food and entertainment such as races and displays.

جب ایک مویشی کسان کو زیادہ زندہ جانوروں کو بیچنے یا خریدنے کی ضرورت ہوتی ہے، تو کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کہاں جاتے ہیں؟ وہ مویشیوں کے شو یا میلے میں جاتے ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں۔ ایسی تقریبات میں، جانوروں کو دیکھا، خریدا اور فروخت کیا جاتا ہے. آس پاس کے علاقے اور اس سے باہر کے کسان آتے ہیں اور کچھ واقعات کچھ دنوں تک جاری رہتے ہیں جس سے زائرین کو میل جول کا موقع ملتا ہے۔ ایک بار کاروبار مکمل ہو جانے کے بعد، کسان آرام کرتے ہیں اور کھانے اور تفریح جیسے دوڑ اور ڈسپلے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

The National Horse and Cattle Show in Lahore

Every November, the people of Lahore and many visitors from around the country, and even foreign countries, can attend the National Horse and Cattle Show. This show is different to the markets and fairs that farmers organise in rural areas. However, the organisers say that it is a showcase of the best livestock and of things related to farming, which is an important aspect of many people's lives and of our country's economy.

ہر سال نومبر میں لاہور میں ہونے والے نیشنل ہارس اینڈ کیٹل شو میں لاہور کے عوام اور ملک بھر اور یہاں تک کہ بیرون ی ممالک سے بھی بہت سے زائرین شرکت کر سکتے ہیں۔ یہ شو ان بازاروں اور میلوں سے مختلف ہے جو کسان دیہی علاقوں میں منعقد کرتے ہیں۔ تاہم منتظمین کا کہنا ہے کہ یہ بہترین مویشیوں اور کاشتکاری سے متعلق چیزوں کی نمائش ہے، جو بہت سے لوگوں کی زندگی اور ہمارے ملک کی معیشت کا ایک اہم پہلو ہے۔

The show includes a range of exhibitions and events, such as cattle races, parades of animals, polo matches, and displays by trainers of the tricks they can make their animals do. There are also many other attractions such as floats, lightshows, and performances by stuntpeople, military bands, and school children.

اس شو میں متعدد نمائشیں اور تقریبات شامل ہیں، جیسے مویشیوں کی دوڑ، جانوروں کی پریڈ، پولو میچ، اور ٹرینرز کی طرف سے ان چالوں کی نمائشیں جو وہ اپنے جانوروں کو کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے دیگر پرکشش مقامات بھی ہیں جیسے فلوٹس، لائٹ شوز، اور اسٹنٹ مین، ملٹری بینڈز اور اسکول کے بچوں کی پرفارمنس۔

This event is open for five days and is held in the Fortress Stadium. Over the years, it has grown from a display of livestock into an annual event that entertains many people. For Lahore's inhabitants and visitors to the city it provides a glimpse of the animals that they might not usually see.

یہ ایونٹ پانچ دن تک کھلا رہتا ہے اور فورٹریس اسٹیڈیم میں منعقد ہوتا ہے۔ سالوں میں، یہ مویشیوں کی نمائش سے ایک سالانہ تقریب میں تبدیل ہو گیا ہے جو بہت سے لوگوں کو تفریح فراہم کرتا ہے۔ لاہور کے رہائشیوں اور شہر کے زائرین کے لئے یہ جانوروں کی ایک جھلک فراہم کرتا ہے جو وہ عام طور پر نہیں دیکھ سکتے ہیں۔

If you attend a cattle show or local fair, you will definitely see food stalls selling delicious treats. One dish that Pakistan is famous for is biryani. The combination of rice, spices, and delicious bites of meat, vegetables, or both, is the perfect meal for many. If you get the chance to travel around the country, you will be able to eat biryani wherever you go. However, did you know that there are differences to this dish in each area? If you have eaten it in different restaurants or in other people's houses, you may already have noticed that the flavours used can vary from place to place.

اگر آپ مویشیوں کے شو یا مقامی میلے میں شرکت کرتے ہیں تو، آپ کو یقینی طور پر مزیدار کھانے فروخت کرنے والے کھانے کے اسٹال نظر آئیں گے۔ ایک ڈش جس کے لیے پاکستان مشہور ہے وہ بریانی ہے۔ چاول، مصالحے اور گوشت، سبزیوں، یا دونوں کے لذیذ کاٹنے کا امتزاج بہت سے لوگوں کے لئے بہترین کھانا ہے۔ اگر آپ کو ملک بھر میں سفر کرنے کا موقع ملے تو آپ جہاں بھی جائیں بریانی کھا سکیں گے۔ تاہم، کیا آپ جانتے ہیں کہ ہر علاقے میں اس پکوان میں اختلافات ہیں؟ اگر آپ نے اسے مختلف ریستورانوں یا دوسرے لوگوں کے گھروں میں کھایا ہے تو، آپ نے پہلے ہی محسوس کیا ہوگا کہ استعمال ہونے والے ذائقے جگہ جگہ مختلف ہو سکتے ہیں۔

Chicken biryani

Mutton biryani

Seafood biryani

Vegetable biryani

چکن بریانی مٹن بریانی سی فوڈ بریانی سبزی بریانی

The Problem with Plastic

پلاسٹک کے ساتھ مسئلہ

On her walk home from school, Zara went past some small shops, over a bridge, and along a few residential streets. Zara liked looking in the shop windows, especially the book shop. She did not like crossing the bridge behind the shops. This was because the river below it was full of rubbish.

اسکول سے پیدل گھر جاتے ہوئے زارا کچھ چھوٹی دکانوں، ایک پل کے اوپر اور کچھ رہائشی گلیوں سے گزری۔ زارا کو دکان کی کھڑکیوں، خاص طور پر کتابوں کی دکان میں دیکھنا پسند تھا۔ اسے دکانوں کے پیچھے پل عبور کرنا پسند نہیں تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے نیچے دریا کچرے سے بھرا ہوا تھا۔

Her grandmother had told her that people used to sit by the river and have picnics. Her Dad had said, 'The water was sparkling and blue when I was a boy. We swam in it very often.'

اس کی دادی نے اسے بتایا تھا کہ لوگ ندی کے کنارے بیٹھ کر پکنک کیا کرتے تھے۔ اس کے والد نے کہا تھا، 'جب میں لڑکا تھا تو پانی چمکدار اور نیلا تھا۔ ہم اکثر اس میں تیرتے تھے۔

Zara could not imagine the river without rubbish in it. To her, it had always been full of things people had thrown away.

زارا کچرے کے بغیر دریا کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔ ان کے لیے، یہ ہمیشہ ان چیزوں سے بھرا ہوا تھا جنہیں لوگ پھینک دیتے تھے۔

Recently, the rubbish had completely stopped the water from flowing. Nothing lived in the slimy sludge, although sometimes a rat could be seen picking at fresh litter lining the banks. A terrible smell hung over the area. Zara hated this part of her walk. She held her breath as she crossed the bridge so that the stink of the stagnant water stayed out of her nostrils.

حال ہی میں کچرے نے پانی کو بہنے سے مکمل طور پر روک دیا تھا۔ پتلی کیچڑ میں کچھ بھی نہیں رہتا تھا، حالانکہ کبھی کبھی ایک چوہے کو کناروں پر تازہ کچرا اٹھاتے ہوئے دیکھا جا سکتا تھا۔ اس علاقے میں ایک خوفناک بو چھائی ہوئی تھی۔ زارا کو اپنی چہل قدمی کے اس حصے سے نفرت تھی۔ پل کو پار کرتے ہوئے اس نے اپنی سانس روک لی تاکہ جمے ہوئے پانی کی بدبو اس کے نتھنوں سے باہر رہے۔

When Zara got home her brother was reading the newspaper. 'Hey,' he said, 'would you rather be a fish or a bird?'

زارا جب گھر پہنچی تو اس کا بھائی اخبار پڑھ رہا تھا۔ "ارے،" اس نے کہا، "کیا تم مچھلی یا پرندہ بننا پسند کرو گے؟"

He was always asking 'would you rather' questions so Zara was not surprised. A bird, I think,' she replied, 'Then I would be able to fly high over the stinky parts of town and get some fresh air!'

وہ ہمیشہ 'کیا آپ چاہیں گے' سوالات پوچھتے تھے اس لیے زارا کو حیرت نہیں ہوئی۔ میرے خیال میں ایک پرندہ ہے،' اس نے جواب دیا، 'تب میں شہر کے بدبودار حصوں پر اونچی پرواز کر سکوں گی اور کچھ تازہ ہوا حاصل کر سکوں گی!'

'It's really bad on hot days, isn't it!' her brother exclaimed. 'I felt sick for the rest of the walk home.'

They chatted for a bit, then her brother went off to do his homework. He had exams coming up and wanted to do well.

'گرمی کے دنوں میں بہت برا ہوتا ہے، ہے نا!' اس کے بھائی نے کہا۔ "میں گھر جانے کے باقی دنوں کے لیے بیمار محسوس کر رہی تھی۔ انہوں نے تھوڑی دیر بات چیت کی، پھر اس کا بھائی اپنا ہوم ورک کرنے چلا گیا۔ اس کے امتحانات آنے والے تھے اور وہ اچھی کارکردگی دکھانا چاہتا تھا۔

He had left the paper open on the table. As Zara drank some water, a headline and picture in the paper caught her eye. The picture showed a group of children who had organised a litter pick in their local area. They had worn gloves and collected over twenty bags of rubbish. They had noticed a lot of the rubbish was litter from people's lunches. The children had been so shocked at the amount of rubbish in such a small area that they had written to all the businesses nearby. In their letters they asked the company bosses to tell their staff not to litter, to ban plastic bags, and to provide proper rubbish disposal facilities in their buildings.

اس نے کاغذ میز پر کھلا چھوڑ دیا تھا۔ جیسے ہی زارا نے پانی پیا، اخبار میں ایک سرخی اور تصویر نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی۔ تصویر میں بچوں کے ایک گروپ کو دکھایا گیا ہے جنہوں نے اپنے مقامی علاقے میں کچرا چننے کا اہتمام کیا تھا۔ انہوں نے دستانے پہن رکھے تھے اور کچرا کے بیس سے زیادہ تھیلے جمع کیے تھے۔ انہوں نے محسوس کیا تھا کہ لوگوں کے دوپہر کے کھانے سے بہت سا کچرا کچرا تھا۔ اتنے چھوٹے سے علاقے میں کچرے کی مقدار دیکھ کر بچے اتنے حیران رہ گئے تھے کہ انہوں نے آس پاس کے تمام کاروباری اداروں کو خط لکھ دیا تھا۔ اپنے خطوط میں انہوں نے کمپنی کے مالکان سے کہا کہ وہ اپنے عملے کو کچرا نہ پھینکنے، پلاسٹک بیگز پر پابندی لگانے اور اپنی عمارتوں میں کچرے کو ٹھکانے لگانے کی مناسب سہولیات فراہم کرنے کے لئے کہیں۔

They also asked people to 'think green' and to recycle as much as possible. At first, they did not notice any changes, so the students took pictures of the rubbish they found and sent them to the local newspaper. They had also posted them on social media. After a while people had begun to pay attention. The students had managed to get three local business to stop giving out plastic bags. Then children at another school had got involved. Slowly, the group of people involved had grown and, finally, the town leaders banned plastic bags in their town. The interviewer asked the children how they felt. They said that, although they were pleased, they wanted to keep going because plastic pollution was a huge problem. They explained that the problem with plastic is that it is not biodegradable. They said that everybody needed to act now to help the planet.

انہوں نے لوگوں سے یہ بھی کہا کہ وہ 'سبز سوچیں' اور زیادہ سے زیادہ ری سائیکل کریں۔ پہلے تو انہیں کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی، اس لیے طالب علموں نے جو کچرا پایا اس کی تصاویر لیں اور مقامی اخبار کو بھیج دیں۔ انہوں نے انہیں سوشل میڈیا پر بھی پوسٹ کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد لوگوں نے توجہ دینا شروع کر دی۔ طالب علم پلاسٹک کے تھیلے دینے سے روکنے کے لئے تین مقامی کاروبار حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس کے بعد دوسرے اسکول کے بچے اس میں شامل ہو گئے۔ آہستہ آہستہ، اس میں شامل لوگوں کا گروہ بڑھ گیا اور آخر کار، قصبے کے رہنماؤں نے اپنے شہر میں پلاسٹک کے تھیلوں پر پابندی لگا دی۔ انٹرویو لینے والے نے بچوں سے پوچھا کہ وہ کیسا محسوس کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگرچہ وہ خوش تھے لیکن وہ آگے بڑھنا چاہتے تھے کیونکہ پلاسٹک کی آلودگی ایک بہت بڑا مسئلہ تھا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ پلاسٹک کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ یہ بائیوڈی گریڈ ایبل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیارے کی مدد کرنے کے لئے ہر کسی کو اب کام کرنے کی ضرورت ہے۔

Zara was impressed. She too wanted to 'think green.' She wanted to do something to help the planet. She wanted to help solve the problem of plastic pollution. When she grew up, Zara hoped to be an engineer, like her older cousin. Engineers found solutions to problems. She would keep working hard at school and become an engineer.

زارا بہت متاثر ہوئی۔ وہ بھی 'سبز سوچنا' چاہتی تھیں۔ وہ سیارے کی مدد کرنے کے لئے کچھ کرنا چاہتا تھا. وہ پلاسٹک آلودگی کے مسئلے کو حل کرنے میں مدد کرنا چاہتی تھی۔ جب وہ بڑی ہوئی، تو زارا کو اپنے بڑے کزن کی طرح ایک انجینئر بننے کی امید تھی۔ انجینئروں نے مسائل کا حل تلاش کیا. وہ اسکول میں سخت محنت کرتی رہتی اور انجینئر بن جاتی۔

Zara sighed, She hoped that the problem would be solved before she became an adult. She wanted to do something now to help the planet. Zara felt a bit overwhelmed by the problem of plastic pollution. She felt sad and hopeless.

زارا نے آہ بھری، اسے امید تھی کہ بالغ ہونے سے پہلے ہی یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ وہ اب سیارے کی مدد کرنے کے لئے کچھ کرنا چاہتا تھا. زارا نے پلاسٹک کی آلودگی کے مسئلے سے تھوڑا سا پریشان محسوس کیا۔ وہ اداس اور ناامید محسوس کر رہی تھی۔

'How can I make a difference?' Zara thought to herself. She already read a lot but maybe she could try to read more about the environment and green projects. She enjoyed reading but that had not always been the case. When she was little, she had struggled to learn to read. For a while she had thought that she would never be as clever as her older sisters. However, she had kept trying and found that reading got easier and more enjoyable. That experience had taught Zara that problems can be solved.

''میں کیسے فرق کر سکتا ہوں؟"زارا نے اپنے آپ کو سوچا۔ وہ پہلے ہی بہت کچھ پڑھ چکی ہے لیکن شاید وہ ماحولیات اور سبز منصوبوں کے بارے میں مزید پڑھنے کی کوشش کر سکتی ہے۔ وہ پڑھنے سے لطف اندوز ہوتی تھی لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔ جب وہ چھوٹی تھی، تو اسے پڑھنا سیکھنے کے لئے جدوجہد کرنی پڑی تھی۔ کچھ عرصے کے لئے اس نے سوچا تھا کہ وہ کبھی بھی اپنی بڑی بہنوں کی طرح ہوشیار نہیں ہو گی۔ تاہم، انہوں نے کوشش جاری رکھی اور پایا کہ پڑھنا آسان اور زیادہ خوشگوار ہو گیا ہے. اس تجربے نے زارا کو سکھایا تھا کہ مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

"I need to find out more,' she thought to herself, 'then I will know what I can do to make our world better.'

At school, she told her friends about the article. Some of them were really interested in what she said.

'Maybe we should all try to avoid using plastic bags,' said Amber. 'My parents always take their own bags when they go to the shops.'

'That's a great idea!' said Shayma. 'We can all make small changes and help each other to learn about how to look after the environment.'

'When we know more, we could help our school become more friendly to the environment,' said Suhail.

''مجھے مزید جاننے کی ضرورت ہے،"اس نے خود سے سوچا،"پھر مجھے پتہ چل جائے گا کہ میں اپنی دنیا کو بہتر بنانے کے لیے کیا کر سکتی ہوں۔ اسکول میں، اس نے اپنے دوستوں کو مضمون کے بارے میں بتایا. ان میں سے کچھ واقعی اس بات میں دلچسپی رکھتے تھے کہ اس نے کیا کہا. 'شاید ہم سب کو پلاسٹک بیگز کے استعمال سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے،'امبر نے کہا۔ "میرے والدین جب بھی دکانوں پر جاتے ہیں تو ہمیشہ اپنا بیگ لے جاتے ہیں۔ "یہ بہت اچھا خیال ہے!"شیما نے کہا۔ 'ہم سب چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں کر سکتے ہیں اور ماحول کی دیکھ بھال کے بارے میں سیکھنے میں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ سہیل نے کہا کہ 'جب ہم مزید جانتے ہیں تو ہم اپنے اسکول کو ماحول کے لیے زیادہ دوستانہ بنانے میں مدد دے سکتے ہیں۔

This feels productive, thought Zara. She said, 'Let's decide on some things we can do. Let's start small and local, like the people in the newspaper article.'

زارا نے سوچا کہ یہ نتیجہ خیز لگتا ہے۔ انہوں نے کہا، 'آیئے کچھ چیزوں کا فیصلہ کرتے ہیں جو ہم کر سکتے ہیں۔ چلو اخبار کے مضمون میں لوگوں کی طرح چھوٹے اور مقامی سے شروع کرتے ہیں۔

With her friends, Zara began to write a list:

• keep learning more about green projects

• reduce our use of plastic

carry a small cloth bag

look out for local green groups

اپنے دوستوں کے ساتھ، زارا نے ایک فہرست لکھنا شروع کی: • سبز منصوبوں کے بارے میں مزید سیکھتے رہیں • پلاسٹک کے استعمال کو کم کریں اور مقامی سبز گروہوں کی تلاش میں ایک چھوٹا سا کپڑے کا تھیلا لے جائیں۔

Over the next few weeks, she looked online and read about issues around the world. She felt pleased when she found some good news. In one article she read about an amazing invention that was helping to capture plastic waste in the ocean, But she felt sad when she saw pictures of wildlife that had been injured by rubbish. She watched a video about people in South America who had put a barrier across a river and collected the waste from it. She wondered if something similar could be done in her town. She emailed articles to her friends and read the ones they sent her. She was pleased to be learning more but she still did not feel hopeful.

اگلے چند ہفتوں میں، انہوں نے آن لائن دیکھا اور دنیا بھر کے مسائل کے بارے میں پڑھا. جب اسے کوئی اچھی خبر ملی تو اسے خوشی ہوئی۔ ایک مضمون میں انہوں نے ایک حیرت انگیز ایجاد کے بارے میں پڑھا جو سمندر میں پلاسٹک کے فضلے کو پکڑنے میں مدد کر رہی تھی، لیکن جب انہوں نے کوڑے سے زخمی ہونے والی جنگلی حیات کی تصاویر دیکھیں تو انہیں افسوس ہوا۔ انہوں نے جنوبی امریکہ میں ان لوگوں کے بارے میں ایک ویڈیو دیکھی جنہوں نے ایک دریا کے پار ایک رکاوٹ کھڑی کی تھی اور اس سے فضلہ اکٹھا کیا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کیا اس کے شہر میں بھی ایسا ہی کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اس نے اپنے دوستوں کو مضامین ای میل کیے اور ان کے بھیجے گئے مضامین کو پڑھا۔ وہ مزید سیکھنے پر خوش تھی لیکن پھر بھی اسے امید نہیں تھی

One evening she talked to her family about it. She complained about the plastic in the river and the smell it caused. She asked them if they had any ideas about how to fix the problem. They listened but said things like, 'That's the problem of those people who live near there. Just ignore it and focus on your schoolwork. Someone else will deal with it. Ugh, that stinky mess, you can't do anything about it.'

ایک شام اس نے اپنے گھر والوں سے اس بارے میں بات کی۔ اس نے ندی میں پلاسٹک اور اس سے آنے والی بدبو کے بارے میں شکایت کی۔ اس نے ان سے پوچھا کہ کیا ان کے پاس اس مسئلے کو حل کرنے کے بارے میں کوئی خیال ہے۔ انہوں نے سنا لیکن اس طرح کی باتیں کہی، 'یہ ان لوگوں کا مسئلہ ہے جو وہاں کے قریب رہتے ہیں۔ بس اسے نظر انداز کریں اور اپنے اسکول کے کام پر توجہ مرکوز کریں. کوئی اور اس سے نمٹے گا۔ اوہ، وہ بدبودار گڑبڑ، تم اس کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتے."

Zara felt annoyed. She thought, 'If everyone thinks like that, nothing will change. If everyone does a little bit, things can change. If small changes start to happen, big changes can follow.' She sat up straight and said, 'I would like to try and make a difference, even if it is only something small. She looked very upset so her family talked about other things.

زارا کو غصہ آیا۔اس نے سوچا،'اگر ہر کوئی ایسا سوچتا ہے، تو کچھ بھی نہیں بدلے گا.اگر ہر کوئی تھوڑا سا کرتا ہے، تو چیزیں بدل سکتی ہیں.اگر چھوٹی تبدیلیاں آنا شروع ہو جائیں تو بڑی تبدیلیاں رونما ہو سکتی ہیں۔وہ سیدھی بیٹھ گئی اور بولی،'میں ایک فرق پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہوں گی، بھلے ہی یہ صرف کوئی چھوٹی سی چیز ہی کیوں نہ ہو۔وہ بہت پریشان دکھائی دے رہی تھی لہذا اس کے گھر والوں نے دوسری چیزوں کے بارے میں بات کی۔

A few days later, Zara's mother took her out. 'Come,' she said, 'Let's see if a trip to the bookshop will cheer you up. They walked to the bookshop. It was a hot day. When they got near the bookshop, her Mum said, 'Is that smell coming from the river? Ugh!'

کچھ دن بعد زارا کی ماں اسے باہر لے گئی۔"آؤ،"اس نے کہا،"دیکھتے ہیں کہ کتاب کی دکان کا سفر آپ کو خوش کرے گا یا نہیں۔وہ کتابوں کی دکان کی طرف چل پڑے۔یہ ایک گرم دن تھا.جب وہ کتابوں کی دکان کے قریب پہنچے، تو اس کی ماں نے کہا،'کیا یہ بدبو ندی سے آ رہی ہے؟اوہ!"

Zara nodded, 'It is getting worse now that the water is completely blocked.'

'Let's go in the café for a drink before we go in the bookshop,' said her mother.

In the café, Zara looked at the choices on offer.

زارا نے سر ہلا کر کہا،'اب حالات خراب ہو رہے ہیں کیونکہ پانی مکمل طور پر بند ہو چکا ہے۔'کتابوں کی دکان میں جانے سے پہلے ہم کیفے میں مشروب پینے جاتے ہیں۔'اس کی ماں نے کہا۔کیفے میں، زارا نے پیش کردہ انتخاب کو دیکھا۔

There were lots of drinks in plastic bottles as well as tea and coffee on the menu. Zara did not like tea or coffee so she chose a cup of fresh lemon. She said that she did not want a straw. When the drink arrived in a glass, Zara was relieved.

مینو میں پلاسٹک کی بوتلوں کے ساتھ ساتھ چائے اور کافی میں بھی بہت سارے مشروبات تھے۔زارا کو چائے یا کافی پسند نہیں تھی اس لیے اس نے تازہ لیموں کا ایک کپ چنا۔اس نے کہا کہ وہ بھوسہ نہیں چاہتی تھی۔جب مشروب گلاس میں پہنچا تو زارا کو سکون ملا۔

After their drinks, Zara's mother took her to the book shop. When she went to pay, Zara said, 'I have a bag.' The salesman looked confused and got out two plastic bags!

شراب پینے کے بعد زارا کی والدہ اسے کتاب کی دکان پر لے گئیں۔جب وہ پیسے دینے گئی تو زارا نے کہا،'میرے پاس ایک بیگ ہے۔سیلز مین الجھن میں نظر آیا اور اس نے پلاسٹک کے دو تھیلے نکالے!

Her mother spoke to the salesman, 'She's helping the environment. You should encourage people to bring their own bags.'

اس کی ماں نے سیلز مین سے بات کی، 'وہ ماحول یات کی مدد کر رہی ہے۔ آپ کو لوگوں کو اپنے بیگ لانے کی ترغیب دینی چاہیے۔

Zara picked up the books and put them in her bag. When they got outside, Zara said, 'Thanks, Mum.'

زارا نے کتابیں اٹھا کر اپنے بیگ میں رکھ لیں۔ جب وہ باہر آئے تو زارا نے کہا، 'شکریہ ماں۔

Her Mum said, "You are right, Zara. We should all try to do more. I'll help you. We definitely need to do something about the river or the whole area will start to smell bad.'

اس کی ماں نے کہا، "تم ٹھیک کہہ رہی ہو، زارا۔ ہم سب کو مزید کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میں آپ کی مدد کروں گا۔ ہمیں یقینی طور پر ندی کے بارے میں کچھ کرنے کی ضرورت ہے ورنہ پورے علاقے سے بدبو آنے لگے گی۔

Zara knew that avoiding one plastic bottle, one straw, and one plastic bag would not solve the world's plastic problem, but it made a very tiny difference and that was good. If she kept learning, and changed the way she did things, over time, all the small changes would make a big difference. She was on her way to being part of the solution.

Zara felt hopeful and smiled at her Mum.

زارا جانتی تھیں کہ پلاسٹک کی ایک بوتل، ایک بھوسے اور ایک پلاسٹک بیگ سے پرہیز کرنے سے دنیا کا پلاسٹک کا مسئلہ حل نہیں ہوگا، لیکن اس سے بہت چھوٹا سا فرق پڑا اور یہ اچھی بات تھی۔ اگر وہ سیکھتی رہی، اور اپنے کام کرنے کے طریقے کو تبدیل کرتی رہی، تو وقت کے ساتھ، تمام چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں ایک بڑا فرق پیدا کریں گی۔ وہ اس حل کا حصہ بننے کی راہ پر گامزن تھی۔ زارا نے امید محسوس کی اور اپنی ماں کو دیکھ کر مسکرایا۔

13 The Olympic Games

اولمپک کھیل

Here is some interesting information about the Olympic Games. First you will room about the history of the Games. Then you will learn about the modern Games the Summer and Winter Olympic Gomes that we have today, and Pakistan's participation in them. You will also learn about some of the stadiums built for the modern Games.

یہاں اولمپک کھیلوں کے بارے میں کچھ دلچسپ معلومات ہیں. سب سے پہلے آپ کھیلوں کی تاریخ کے بارے میں بات کریں گے. اس کے بعد آپ جدید کھیلوں سمر اور سرمائی اولمپک گومز کے بارے میں سیکھیں گے جو آج ہمارے پاس موجود ہیں، اور ان میں پاکستان کی شرکت۔ آپ جدید کھیلوں کے لئے بنائے گئے کچھ اسٹیڈیموں کے بارے میں بھی سیکھیں گے۔

"The first modern Olympic The first moderedithens, Greece, in 1896. There were a few different attempts to set up a modern Olympics before that, but these had been national rather than international events. In 1894, Baron Pierre de Coubertin set up the International Olympic committee in Switzerland. This committee organises the Summer and Winter Olympic Games. De Coubertin, like the others before him who were interested in reviving the ancient Olympics, was inspired by the ancient Olympic games.

"پہلا جدید اولمپک 1896ء میں یونان کے شہر یونان میں شروع ہوا۔ اس سے پہلے ایک جدید اولمپکس کے قیام کے لئے کچھ مختلف کوششیں کی گئیں، لیکن یہ بین الاقوامی مقابلوں کے بجائے قومی تھے۔ 1894 میں، بیرن پیئر ڈی کوبرٹن نے سوئٹزرلینڈ میں بین الاقوامی اولمپک کمیٹی قائم کی۔ یہ کمیٹی موسم گرما اور سرمائی اولمپک کھیلوں کا انعقاد کرتی ہے۔ ڈی کوبرٹن، ان سے پہلے کے دوسرے لوگوں کی طرح، جو قدیم اولمپکس کو دوبارہ زندہ کرنے میں دلچسپی رکھتے تھے، قدیم اولمپک کھیلوں سے متاثر تھے۔

The original Olympic Games were held from 776 BCE to 393 CE. Different city states and kingdoms in Ancient Greece would get together, pausing any wars or battles between themselves, and arrange competitions. The ancient Olympic games featured wrestling, horse and chariot races, and athletic events. They were held every four years.

اصل اولمپک کھیل 776 قبل مسیح سے 393 عیسوی تک منعقد ہوئے تھے۔ قدیم یونان میں مختلف شہری ریاستیں اور سلطنتیں اکٹھے ہو جاتی تھیں، آپس میں ہونے والی کسی بھی جنگ یا لڑائی کو روکتی تھیں اور مقابلوں کا اہتمام کرتی تھیں۔ قدیم اولمپک کھیلوں میں کشتی، گھوڑے اور رتھ کی دوڑ اور ایتھلیٹک مقابلے شامل تھے۔ انہیں ہر چار سال بعد منعقد کیا جاتا تھا.

The modern Summer Olympic Games are held every four years as well. In the Summer Games today, there are thirty-eight different categories of sport that competitors can take part in. Some of the categories of sport consist of different disciplines. For example, aquatics includes the disciplines of swimming and water polo, and athletics is sub-divided into track, field, and road events. New sports, disciplines, and events are added when they become popular, or removed when they are not. Tug-of-war was dropped from the Olympics in 1920. Recent new additions have been BMX for men and women, and skateboarding. Disciplines are sub-divided into a wide range of events. Track events include hurdles and running races of different distances. As a result, there are hundreds of different events at each Olympic Games.

جدید موسم گرما کے اولمپک کھیل بھی ہر چار سال بعد منعقد کیے جاتے ہیں۔ آج موسم گرما کے کھیلوں میں، کھیلوں کی اڑتیس مختلف اقسام ہیں جن میں حریف حصہ لے سکتے ہیں۔ کھیلوں کی کچھ اقسام مختلف مضامین پر مشتمل ہیں۔ مثال کے طور پر، آبی حیات میں تیراکی اور واٹر پولو کے مضامین شامل ہیں، اور ایتھلیٹکس کو ٹریک، فیلڈ اور روڈ ایونٹس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ نئے کھیلوں، مضامین اور واقعات کو اس وقت شامل کیا جاتا ہے جب وہ مقبول ہو جاتے ہیں، یا جب وہ نہیں ہوتے ہیں تو ہٹا دیا جاتا ہے. ٹگ آف وار کو 1920 میں اولمپکس سے خارج کر دیا گیا تھا۔ حالیہ نئے اضافے مردوں اور خواتین کے لئے بی ایم ایکس، اور اسکیٹ بورڈنگ ہیں. مضامین کو واقعات کی ایک وسیع رینج میں تقسیم کیا گیا ہے. ٹریک ایونٹس میں رکاوٹیں اور مختلف فاصلوں کی دوڑ شامل ہیں۔ نتیجتاً، ہر اولمپک کھیل میں سیکڑوں مختلف ایونٹس ہوتے ہیں۔

Since 1924, there have also been Winter Olympic Games. Before 1924, winter sports such as skiing, ice-skating, and ice-hockey were included in some Summer Olympic games. However, it soon became clear that it was difficult for many countries to host these winter sports during the summertime. At first, it was decided that countries would host the Summer and Winter Olympics at different times in the same year. This plan was quickly abandoned and different countries hosted the Summer and Winter games in the same year. In the 1990s, starting with the 1994 Winter Olympics in Norway, it was decided that the Winter Games would be held every four years, two years after the Summer games. Since then, the Summer and Winter Games have alternated. So, now the Olympic games take place every two years. The Olympic Games were cancelled three times, once during World War I (1916), and twice during World War II (1940 and 1944). In 2020, the Olympic Games were due to be held in Tokyo, Japan. But, because of the COVID-19 pandemic, the games were postponed.

1924 کے بعد سے، سرمائی اولمپک کھیل بھی منعقد ہوئے ہیں۔ 1924 سے پہلے، موسم سرما کے کھیل جیسے اسکیٹنگ، آئس اسکیٹنگ، اور آئس ہاکی کو کچھ موسم گرما کے اولمپک کھیلوں میں شامل کیا گیا تھا۔ تاہم، جلد ہی یہ واضح ہو گیا کہ بہت سے ممالک کے لئے موسم گرما کے دوران موسم سرما کے ان کھیلوں کی میزبانی کرنا مشکل تھا۔ سب سے پہلے، یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ممالک ایک ہی سال میں مختلف اوقات میں موسم گرما اور سرمائی اولمپکس کی میزبانی کریں گے۔ اس منصوبے کو فوری طور پر ترک کر دیا گیا اور مختلف ممالک نے ایک ہی سال میں موسم گرما اور موسم سرما کے کھیلوں کی میزبانی کی۔ 1990 کی دہائی میں، ناروے میں 1994 کے سرمائی اولمپکس سے شروع ہونے والے، یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ موسم سرما کے کھیل موسم گرما کے کھیلوں کے دو سال بعد ہر چار سال بعد منعقد ہوں گے۔ اس کے بعد سے موسم گرما اور سرمائی کھیل باری باری شروع ہوئے ہیں۔ لہٰذا اب اولمپک کھیل ہر دو سال بعد منعقد ہوتے ہیں۔ اولمپک کھیلوں کو تین بار منسوخ کیا گیا، ایک بار پہلی جنگ عظیم (1916) کے دوران، اور دو بار دوسری جنگ عظیم (1940 اور 1944) کے دوران۔ 2020 میں اولمپک کھیل جاپان کے شہر ٹوکیو میں منعقد ہونے والے تھے۔ لیکن، کیونکہ...

Getting to compete in the Olympics is not that easy. Originally, De Coubertin wanted the competitors in the games to be ordinary people who enjoyed sports in their spare time, rather than professional athletes. However, since 1986, professional athletes have been allowed to compete in each sport in the Games. To stop any one country from dominating the Games, there are rules about the number of competitors allowed. A maximum of three individual athletes may represent each nation per competition. Each nation may be represented by no more than one team per competition. As there are so many nations that want to take part in the Olympics, there are qualifying continental tournaments for the team events before the Olympics. Competitors or teams who win the competitions get medals: gold for first place, silver for second, and bronze for third.

اولمپکس میں حصہ لینا اتنا آسان نہیں ہے۔ بنیادی طور پر، ڈی کوبرٹن چاہتے تھے کہ کھیلوں میں حریف عام لوگ ہوں جو پیشہ ور کھلاڑیوں کے بجائے اپنے فارغ وقت میں کھیلوں سے لطف اندوز ہوں۔ تاہم، 1986 کے بعد سے، پیشہ ور کھلاڑیوں کو کھیلوں میں ہر کھیل میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی ہے. کھیلوں میں کسی ایک ملک کو غلبہ حاصل کرنے سے روکنے کے لئے، حریفوں کی تعداد کے بارے میں قواعد موجود ہیں. ہر مقابلے میں زیادہ سے زیادہ تین انفرادی کھلاڑی ہر ملک کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ ہر ملک کی نمائندگی ہر مقابلے میں ایک سے زیادہ ٹیم کے ذریعہ نہیں کی جاسکتی ہے۔ چونکہ بہت سارے ممالک ہیں جو اولمپکس میں حصہ لینا چاہتے ہیں، لہذا اولمپکس سے پہلے ٹیم ایونٹس کے لئے کوالیفائنگ براعظم ٹورنامنٹ ہیں۔ مقابلے جیتنے والے حریفوں یا ٹیموں کو تمغے ملتے ہیں: پہلی پوزیشن کے لئے سونے، دوسرے کے لئے چاندی، اور تیسرے کے لئے کانسی.

The Olympics is aiming for there to be more equality between the male and female competitors. In the first Olympics, women were not allowed to compete at all. Over time, women have been allowed to compete in many more of the sports. In the 2008 Summer Olympics in Beijing, China, women competed in all six fencing events and in the steeplechase for the first time. In 2012, women's boxing was included in the Olympics. However, there are still more men's events than women's and mixed events at the Olympics.

اولمپکس کا مقصد مرد اور خواتین حریفوں کے درمیان زیادہ مساوات پیدا کرنا ہے۔ پہلے اولمپکس میں خواتین کو حصہ لینے کی بالکل اجازت نہیں تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خواتین کو بہت سے کھیلوں میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔ بیجنگ، چین میں 2008 کے موسم گرما کے اولمپکس میں، خواتین نے پہلی بار تمام چھ فینسنگ مقابلوں اور اسٹیپل چیس میں حصہ لیا. 2012 میں خواتین کی باکسنگ کو اولمپکس میں شامل کیا گیا تھا۔ تاہم اولمپکس میں اب بھی خواتین اور مخلوط مقابلوں کے مقابلے میں مردوں کے مقابلے میں زیادہ مقابلے ہوتے ہیں۔

Over 200 nations take part in the Olympic Games. The nations that want to host the Olympic must bid to do so. The Olympic committee chooses the city based on these bids. London is the only city to have hosted the Olympics three times.

200 سے زیادہ ممالک اولمپک کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں. جو ممالک اولمپکس کی میزبانی کرنا چاہتے ہیں انہیں ایسا کرنے کے لئے بولی لگانی چاہئے۔ اولمپک کمیٹی ان بولیوں کی بنیاد پر شہر کا انتخاب کرتی ہے۔ لندن واحد شہر ہے جس نے تین بار اولمپکس کی میزبانی کی ہے۔

Pakistan has never hosted the Olympics but it has taken part in every Summer Olympic Games since 1948. Pakistan has won a total of 10 medals in the Games: three gold, three silver, and one bronze.

پاکستان نے کبھی اولمپکس کی میزبانی نہیں کی ہے لیکن اس نے 1948 کے بعد سے ہر گرمائی اولمپک کھیلوں میں حصہ لیا ہے۔ ان کھیلوں میں پاکستان نے مجموعی طور پر 10 تمغے جیتے ہیں جن میں تین طلائی، تین چاندی اور ایک کانسی کا تمغہ شامل ہے۔

At the first modern Olympic games, in Greece in 1896, the stadium in which the games were held was thoroughly refurbished before the games began. There was a grand opening ceremony and lots of people paid to watch the competition.

1896 میں یونان میں پہلے جدید اولمپک کھیلوں میں، کھیلوں کے آغاز سے پہلے جس اسٹیڈیم میں کھیلوں کا انعقاد کیا گیا تھا اس کی مکمل تزئین و آرائش کی گئی تھی۔ ایک شاندار افتتاحی تقریب تھی اور بہت سارے لوگوں نے مقابلہ دیکھنے کے لئے ادائیگی کی۔

In recent Olympics, the host countries have spent large amounts of money to prepare for the Olympic Games. The preparation includes building or improving stadiums and sports facilities. People travel from all over the world to compete in and watch events in the Games. These visitors buy tickets for the events, and they all need food and a place to stay. Their spending brings lots of money into the host country.

حالیہ اولمپکس میں میزبان ممالک نے اولمپک کھیلوں کی تیاری کے لیے بڑی رقم خرچ کی ہے۔ تیاری میں اسٹیڈیم اور کھیلوں کی سہولیات کی تعمیر یا بہتری شامل ہے۔ کھیلوں میں مقابلوں میں حصہ لینے اور دیکھنے کے لئے دنیا بھر سے لوگ سفر کرتے ہیں۔ یہ زائرین تقریبات کے لئے ٹکٹ خریدتے ہیں، اور ان سب کو کھانے اور رہنے کے لئے جگہ کی ضرورت ہوتی ہے. ان کے اخراجات میزبان ملک میں بہت پیسہ لاتے ہیں.

In conclusion, the modern Olympic games are a major global sporting and cultural event. People from all walks of life gather together to participate. Hundreds of thousands of spectators come from all over the world to watch the Games and support their country's athletes. Then there are billions around the world who watch the Olympic Games on TV, making it one of the few events shared and followed by nearly all the people of the world, and one of the few events that can bring us together and make us all feel part of one big global family.

آخر میں، جدید اولمپک کھیل ایک اہم عالمی کھیل اور ثقافتی ایونٹ ہیں. زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شرکت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ کھیلوں کو دیکھنے اور اپنے ملک کے کھلاڑیوں کی حمایت کرنے کے لئے دنیا بھر سے لاکھوں تماشائی آتے ہیں۔ پھر دنیا بھر میں اربوں لوگ ہیں جو ٹی وی پر اولمپک کھیلوں کو دیکھتے ہیں، جو اسے دنیا کے تقریبا تمام لوگوں کی طرف سے شیئر اور فالو کیے جانے والے چند ایونٹس میں سے ایک بناتا ہے، اور ان چند ایونٹس میں سے ایک ہے جو ہمیں اکٹھا کر سکتے ہیں اور ہم سب کو ایک بڑے عالمی خاندان کا حصہ محسوس کر سکتے ہیں۔

14 Thinking about Role Models

رول ماڈلز کے بارے میں سوچنا

The people around you, such as your family, friends, and teachers have an T influence on you. Even people you see on TV or in a film might seem to you to be special. We see what people do and how they do it. When people do things well, we can be influenced by them, as well as learn from them. In this way, to us, they become a role model.

آپ کے آس پاس کے لوگ، جیسے آپ کے خاندان، دوستوں اور اساتذہ کا آپ پر ٹی اثر پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ جن لوگوں کو آپ ٹی وی پر یا کسی فلم میں دیکھتے ہیں وہ بھی آپ کو خاص لگ سکتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ کیا کرتے ہیں اور وہ یہ کیسے کرتے ہیں. جب لوگ چیزوں کو اچھی طرح سے کرتے ہیں تو، ہم ان سے متاثر ہو سکتے ہیں، اور ساتھ ہی ان سے سیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح، ہمارے لئے، وہ ایک رول ماڈل بن جاتے ہیں.

A role model is a person viewed by others as an ideal to be copied. We can choose to be like a role model for their behaviour, their way of life, or their success in a particular area. We can have different role models for different reasons.

رول ماڈل ایک ایسا شخص ہے جسے دوسروں کے ذریعہ نقل کرنے کے لئے ایک مثالی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ ہم ان کے طرز عمل، ان کے طرز زندگی، یا کسی خاص شعبے میں ان کی کامیابی کے لئے ایک رول ماڈل کی طرح بننے کا انتخاب کر سکتے ہیں. ہمارے پاس مختلف وجوہات کی بنا پر مختلف رول ماڈل ہو سکتے ہیں۔

You need to know quite a lot about a person before you decide if he or she is a role model. For example, we often view rich people as successful. However, it is not a bright idea to simply choose someone as a role model because they are rich. There is a big difference between someone who is rich from stealing money from others and someone who is rich because they have a good job and they have not wasted their money. A dishonest person is not a suitable role model! Good role models are important.

آپ کو کسی شخص کے بارے میں بہت کچھ جاننے کی ضرورت ہے اس سے پہلے کہ آپ فیصلہ کریں کہ آیا وہ رول ماڈل ہے یا نہیں۔ مثال کے طور پر، ہم اکثر امیر لوگوں کو کامیاب کے طور پر دیکھتے ہیں. تاہم، کسی کو رول ماڈل کے طور پر منتخب کرنا ایک روشن خیال نہیں ہے کیونکہ وہ امیر ہیں۔ کسی ایسے شخص میں بہت بڑا فرق ہے جو دوسروں سے پیسہ چوری کر کے امیر ہے اور جو امیر ہے کیونکہ اس کے پاس اچھی نوکری ہے اور انہوں نے اپنا پیسہ ضائع نہیں کیا ہے۔ ایک بد دیانت شخص مناسب رول ماڈل نہیں ہے! اچھے رول ماڈل اہم ہیں.

Many people choose famous personalities as role models. People can be easily impressed by fame. This is why many advertisements feature famous people. We may think we know about a famous person from reading about them or seeing them on television. However, we do not really know them at all. For example, a famous actor who often plays kind people, may be kind or unkind in real life. Though there are many great famous people, we should not follow someone just because they are a celebrity.

بہت سے لوگ مشہور شخصیات کو رول ماڈل کے طور پر منتخب کرتے ہیں۔ لوگ شہرت سے آسانی سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے اشتہارات میں مشہور لوگوں کو دکھایا جاتا ہے۔ ہم سوچ سکتے ہیں کہ ہم کسی مشہور شخص کے بارے میں ان کے بارے میں پڑھنے یا ٹیلی ویژن پر دیکھنے سے جانتے ہیں۔ تاہم، ہم واقعی انہیں بالکل نہیں جانتے ہیں. مثال کے طور پر، ایک مشہور اداکار جو اکثر مہربان لوگوں کا کردار ادا کرتا ہے، حقیقی زندگی میں مہربان یا بے رحم ہو سکتا ہے۔ اگرچہ بہت سارے عظیم مشہور لوگ ہیں، لیکن ہمیں کسی کو صرف اس وجہ سے پیروی نہیں کرنی چاہئے کہ وہ ایک مشہور شخصیت ہے۔

Many sportspeople are great role models. They train hard, live healthy lives, and inspire us with their achievements. Many of them are also good people. However, we need to remember that no one is completely 'good' or completely 'bad'. We all have good and bad qualities. We can use role models to help us reduce our bad qualities and improve our good qualities.

بہت سے کھلاڑی عظیم رول ماڈل ہیں. وہ سخت تربیت کرتے ہیں، صحت مند زندگی گزارتے ہیں، اور اپنی کامیابیوں سے ہمیں متاثر کرتے ہیں. ان میں سے بہت سے اچھے لوگ بھی ہیں. تاہم، ہمیں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ کوئی بھی مکمل طور پر 'اچھا' یا مکمل طور پر 'برا' نہیں ہے. ہم سب میں اچھی اور بری خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ ہم اپنی بری خصوصیات کو کم کرنے اور اپنی اچھی خصوصیات کو بہتر بنانے میں مدد کرنے کے لئے رول ماڈل کا استعمال کر سکتے ہیں۔

Two role models:

Have you heard of Arfa Randhawa? You might have, because she achieved a great deal in her short lifetime.

دو رول ماڈل: کیا آپ نے ارفع رندھاوا کے بارے میں سنا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ آپ نے ایسا کیا ہو، کیونکہ اس نے اپنی مختصر زندگی میں بہت کچھ حاصل کیا ہے.

Arfa was born in 1995 and, sadly, she died in 2012, when she was only 16 years old. From a very young age, she enjoyed using computers. She quickly became very adept at using them. When she was just nine years old, she became the youngest Microsoft Certified Professional (MCP). She had to learn about how Microsoft computers and their software works, and develop her skills enough to pass this difficult exam. It takes adults many years to become an MCP. She did it at the age of nine!

ارفع کی پیدائش 1995 میں ہوئی تھی اور افسوس کی بات یہ ہے کہ 2012 میں ان کا انتقال ہو گیا، جب وہ صرف 16 سال کی تھیں۔ بہت چھوٹی عمر سے ہی، وہ کمپیوٹر کے استعمال سے لطف اندوز ہوتی تھی. وہ جلد ہی انہیں استعمال کرنے میں بہت ماہر ہو گئی۔ جب وہ صرف نو سال کی تھیں، تو وہ سب سے کم عمر مائیکروسافٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل (ایم سی پی) بن گئیں۔ اسے مائیکروسافٹ کمپیوٹرز اور ان کے سافٹ ویئر کے کام کرنے کے بارے میں سیکھنا تھا، اور اس مشکل امتحان کو پاس کرنے کے لئے اپنی صلاحیتوں کو کافی ترقی دینا تھی۔ بالغوں کو ایم سی پی بننے میں کئی سال لگتے ہیں۔ اس نے نو سال کی عمر میں ایسا کیا!

Arfa's amazing skills and hard work earned her a place in the Guinness Book of World Records. She held that record until 2008.

ارفع کی حیرت انگیز صلاحیتوں اور سخت محنت نے انہیں گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں جگہ دلائی۔انہوں نے2008تک یہ ریکارڈ برقرار رکھا۔

When he heard about Arfa's computer skills, Bill Gates, the head of Microsoft, invited her to visit the company headquarters in the USA.

جب انہوں نے ارفع کی کمپیوٹر کی مہارت کے بارے میں سنا تو مائیکروسافٹ کے سربراہ بل گیٹس نے انہیں امریکہ میں کمپنی کے ہیڈ کوارٹرز کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔

After that, she was interviewed by reporters and asked to talk about her experiences and achievements in Barcelona, Spain, and Dubai, UAE. Pakistan's largest Information and Communications Technology Park, in Lahore, is named after Arfa.

اس کے بعد صحافیوں نے ان کا انٹرویو کیا اور بارسلونا، اسپین اور دبئی، متحدہ عرب امارات میں اپنے تجربات اور کامیابیوں کے بارے میں بات کرنے کو کہا۔لاہور میں واقع پاکستان کے سب سے بڑے انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی پارک کا نام ارفع کے نام پر رکھا گیا ہے۔

Many of us felt proud that Arfa came from Pakistan. In her interviews, and in talks she gave, Arfa spoke well, creating a great impression on the public. She was highly skilled but she also worked hard to become successful. For these reasons and more, Arfa is a role model for many young people in Pakistan and all around the world.

ہم میں سے بہت سے لوگ فخر محسوس کرتے تھے کہ ارفع پاکستان سے آئی تھی۔اپنے انٹرویوز میں،اور ان کی گفتگو میں،ارفع نے اچھی بات کی، جس سے عوام پر ایک اچھا تاثر پیدا ہوا۔وہ انتہائی ہنر مند تھیں لیکن انہوں نے کامیاب ہونے کے لئے سخت محنت بھی کی۔ان وجوہات کی بناء پر ارفع پاکستان اور دنیا بھر کے بہت سے نوجوانوں کے لئے ایک رول ماڈل ہیں۔

Here is a description of a real person who you will not have heard of My grandmother was a gentle woman. She looked after her things well and was always well presented, without being overly fussy.

یہاں ایک حقیقی شخص کی تفصیل ہے جس کے بارے میں آپ نے نہیں سنا ہو گا کہ میری دادی ایک نرم مزاج عورت تھیں۔وہ اپنی چیزوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کرتی تھی اور ہمیشہ بہت زیادہ ہنگامہ کیے بغیر اچھی طرح سے پیش کی جاتی تھی۔

When people went to visit her, Grandmother was a kind host and always happy to talk. If her guest had a particular interest, she would be happy to do that with them. She would get out books, toys, craft equipment, paints, or tea and biscuits, depending on who the guest was.

جب لوگ ان سے ملنے جاتے تھے، تو دادی ایک مہربان میزبان تھیں اور ہمیشہ بات کرنے میں خوش رہتی تھیں۔اگر اس کے مہمان کو کوئی خاص دلچسپی تھی، تو وہ ان کے ساتھ ایسا کرنے میں خوش ہو گی. وہ کتابیں، کھلونے، دستکاری کا سامان، پینٹ، یا چائے اور بسکٹ نکالتی تھیں، اس پر منحصر تھا کہ مہمان کون ہے۔

Grandmother liked gardens, especially flowers, and would happily tell you all about her plants.

دادی کو باغات، خاص طور پر پھول پسند تھے، اور خوشی سے آپ کو اپنے پودوں کے بارے میں سب کچھ بتاتی تھیں.

I never heard my grandmother say anything unpleasant about anyone. When, as a child, I did something naughty, she would tell me what I had done wrong without shouting. For some reason, what she said stayed with me and I tried hard to behave myself because I never wanted to be told off by her.

میں نے اپنی دادی کو کبھی کسی کے بارے میں کوئی ناخوشگوار بات کہتے نہیں سنا۔ بچپن میں جب میں نے کوئی شرارتی کام کیا تو وہ مجھے بغیر چیخے بتاتی کہ میں نے کیا غلط کیا ہے۔ کسی وجہ سے، اس نے جو کچھ کہا وہ میرے ساتھ رہا اور میں نے خود سے برتاؤ کرنے کی بہت کوشش کی کیونکہ میں کبھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کی طرف سے مجھے بتایا جائے۔

My grandmother cooked well, she sewed well, and she loved singing and music. She taught me to do all those things and, most importantly, she taught me about kindness.

میری دادی اچھی طرح کھانا پکاتی تھیں، وہ اچھی طرح سلائی کرتی تھیں، اور انہیں گانا اور موسیقی بہت پسند تھی۔ اس نے مجھے یہ سب کام کرنا سکھایا اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس نے مجھے مہربانی کے بارے میں سکھایا۔

The older I get, the more I think about what a great role model my grandmother was.

In conclusion, having a role model is useful. Choose your role models well. Think about what admirable qualities they have and how to be like them. Also, think about how you can be a fine role model for others.

میری عمر جتنی بڑھتی جائے گی، اتنا ہی میں سوچتا ہوں کہ میری دادی کتنی بڑی رول ماڈل تھیں۔ آخر میں، ایک رول ماڈل ہونا مفید ہے. اپنے رول ماڈل کا انتخاب اچھی طرح کریں۔ اس بارے میں سوچیں کہ ان میں کون سی قابل تعریف خصوصیات ہیں اور ان کی طرح کیسے بننا ہے۔ اس کے علاوہ، اس بارے میں سوچیں کہ آپ دوسروں کے لئے ایک اچھا رول ماڈل کیسے بن سکتے ہیں.

Critical Thinking

Work with a friend and choose to analyse one role model. Brainstorm and write everything that makes them special. Do you want to model your life on their footsteps? Is there any one thing that you will try to do differently?

تنقیدی سوچ ایک دوست کے ساتھ کام کریں اور ایک رول ماڈل کا تجزیہ کرنے کا انتخاب کریں۔ غور و فکر کریں اور ہر اس چیز کو لکھیں جو انہیں خاص بناتی ہے۔ کیا آپ ان کے نقش قدم پر اپنی زندگی کا نمونہ بنانا چاہتے ہیں؟ کیا کوئی ایک چیز ہے جسے آپ مختلف طریقے سے کرنے کی کوشش کریں گے؟